کھڑوس عمر کی معصوم نشاء

تحریر : نشاء عمر

عمر بس یہ اخری دفعہ سمجھا دیں میں کر لوں گی پھر ...وہ کوئ بیس دفعہ ایک ہی نمیریکل اس سے سمجھ چکی تھی پھر بھی سمجھ نہیں ا رہا تھا...

اپ پہلے کچھ دماغ کو ٹھنڈا کریں پھر سمجھ آئے گی ..اسے دیکھا جو ٹینشن سے رونے والی تھی بس..

تین پیپرز ہو چکے تھے تین باقی تھے باقی تو جو بھی تھا بس اسے نمیریکلز سے چڑ تھی جتنی دفعہ بھی کوشش کر لے اسے پھر بھول ہی جاتا کہ یہاں کون سا فارمولا لگانا ہے...

عمر.--.

ہووووں

اپ ایک ہلپ کر دیں گی میری ..کچھ سوچتے ڈائری اور بک بند کی..

کردوں گا وہ لیپ ٹاپ پہ افس کا کام کر رہا تھا سر اٹھا کے اسے دیکھا

..اپ کسی سے سفارش ہی کروا دیں کہ مجھے نقل لگانے دیں ..... معصومیت سے کہا

.. عمر کو تو پہلے سمجھ ہی نہیں ایا پھر جب ائی تو اسے گھور کے دیکھا

.اپ تیاری کر لین اگر نہیں ہو رہا تو چوائیس پہ چھوڑ دینا پاسنگ مارکس تو ا جائیں گے نا

جی وہ تو ا ہی جانے ہیں

.. چلیں اب کھانا کھا کے سو جائیں کل پھر صبح صبح اٹھ کے تنگ کرنا ہے اپ نے مجھے

عمر اپ کیسے ہزبینڈ ہیں اتنی پیاری لڑکی معصوم سی کیوٹ سی اپ سے ہیلپ مانگ رہی

...اور اپ منع کر رہے

.. یہ کیوٹ سی معصوم سی لڑکی پہلے پڑھ لیتی نا .. چھ ماہ کیا کیا اپ نے ....اسے ڈانٹا

باقی سارا تو اتا ہے نا بس یہ ہی سمجھ نہیں ارہا .. منہ بنا کے کہا---

ان کی پریکٹیس کی ہوتی تو یہ بھی اتا ہوتا---

کی تھی پر--

اچھا چھوڑیں کچھ نا کچھ ہو جائے گا --- وہ بھی لیپٹاپ بند کر کے اٹھا--

نشا نے بکس بیگ میں ڈال کے بند کیا اور پاس پڑی ایزی چیر پہ رکھا پھر بیڈ پہ پڑا دوپٹہ

.. اٹھا کے گلے میں ڈالا

... چلیں عمر اسی کا انتظار کر رہا تھا اسے ریڈی دیکھ کے پوچھا

جی ... عمر کے پیچھے وہ بھی باہر نکلی ..نیچے سب لاونج میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے ...وہ

.. بھی فاطمہ کے پاس جا کے بیٹھ گئ عمر سارہ کے پاس جا بیٹھا

..پیپر کی تیاری کیسی ہے ..بسما جو عائزہ کے پاس بیٹھی تھیں نشا سے پوچھا

.. سہی ہی ہے بس.. ...بہت اچھی نہیں ہے

.. کیوں اچھی کیوں نہیں ہے بسما کی بجائے عائزہ بولی تھیں اب

ماما میں نے عمر سے کہا تھا وہ نہیں سمجھاتے میں کیا کروں پھر ..منہ بنا کے عمر کو دیکھا

..جو سارہ سے باتیں کر رہا تھا

..سب اس کی بات پہ مسکرائے

اچھا ہی کرتے ہیں عمر بھائ جو نہیں سمجھاتے تمہیں بندا سمجھانا شروع کرے تو اپنا

.. بھول جائے.. علی نے جیسے اس کا مزاق اڑایا

بھابھی کو تنگ نہیں کرو ..بڑی ہیں تم سے .. عمر جو بظاہر تو باتوں مین مصروف تھا ---

سارا دھیان نشا کی طرف تھا جو ہمدردیاں سمیٹنے کے چکر میں تھیں . عمر کی بات پہ وہ خود

میں سمٹ تھی سب نے اسی کی طرف دیکھا تھا جس کا چہرا خون چھلکا رہا تھا

..اووووہ سوری بھای میں تو مزاق کر رہا تھا علی نے چہرا نیچے کر کے شرمندگی کو چھپایا

..کھانا کب تک لگے گا کام کرنا ہے اگر جلدی کریں اپ

..ہاں فاطمہ بیٹا اٹھو ..نشا تم بھی کبھی ہل لیا کرو ..عائزہ نے نشا کو بھی گھسیٹا

وہ جو شرم سے دہری ہو رہی تھی اٹھ کے بھاگی تھی کچن کی طرف شکر ہے ابھی بابا لوگ نہیں تھے اور اب علی نے پتا نہیں کتنی واٹ لگانی تھی ......بھا بھیییی ..اوووف پہلے ...اتنی مشکل سے علی نے اس لفظ کی جان چھوڑی تھی

سوچتے اس نے ساتھ کھانا بھی لگیا فاطمہ بھی ساتھ ہی تھی ..پھر تھوڑی دیر میں سب نے کھانا کھایا بابا لوگ جب اتے تو پھر بڑی ماما یا سارہ انہین دے دیتیں تھی ...یہ دس ماہ تو سکون سے گزر گئے تھے لیکن اب اگے ان کے لیے پھر سے مصیبتں انے والی تھی ..

...کھانا خوشگوار ماحول میں کھایا گیا

OOOOOO

صبح تین بجے سے اٹھی وہ دوبارہ سب ریوائز کر رہی تھی عمر بھی جاگ رہا تھا ساتھ ..کوئ نا کوئ کوئسچن یا فارمولا پوچھ لیتا

گود میں بک رکھے چہرے پہ ہتھیلیاں ٹکائے وہ بچوں کی طرح ہل ہل کے پڑھ رہی تھی ..ساتھ اونگھ بھی رہی تھی

بس کر دیں اب اٹھ کے نماز پڑھ لیں ...5 بج گئے ہیں

..اچھا پڑتی ہوں ...اپ یہ سمجھا دیں ڈائری اس کی طرف بڑھائ

نمیریکل سمجھ کے وہ وضو کرنے چلی گئ عمر سیدھا ہو کے لیٹ گیا ..جب سے پیپر شروع ہوے تھے ..اس نے نماز بھی باقائدگی سے پڑھنا شروع کی ہوئ تھی چلو جو بھی ... مشکل میں تو اللہ یاد اتا ہے اب اسے امید تھی کہ یہ عادت اس کی پکی ہو جائے گی...

جب تک وہ وضو کر کے واپس ائ عمر دوبارہ سو چکا تھا

سو بھی گے ..اسے اٹھانے سے پہلے نماز پڑھی پھر بیڈ پہ بیٹھ کے اسے اواز دی...

عمر اٹھیں میں اگئ ہوں ...پر وہ سویا رہا ..

عمررر---- اب اس نے اواز کے ساتھ بازو پہ ہاتھ رکھ کے ہلایا ..

ہوں ...جی..... خمار الودہ انکھیں کھولیں..

اٹھیں نا مجھے ڈر لگ رہا ہے پلیز..

میں جاگ رہا ہوں اپ پڑھیں اس نے بمشکل مکمل انکھیں کھولیں اور اسے دیکھا..

سیدھے ہو کے بیٹھیں نا ...پکڑ ے بٹھانے کی کوشش کرتے بولی...

بیڈ کراون سے ٹیک لگاتے وہ سیدھا ہوا ....

اس کے بعد ایک گھنٹہ اور ریوائیز کیا جو رہ گیا تھا ...پھر اٹھ کے تیاری کی عمر بھی تیار ہوا اسے چھوڑ کے آفس چلا جاتا تھا--

....ساری چیزین اٹھا کے وہ نیچے ائ ماما ناشتا بنا رہی تھی .. عمر کمرے میں ہی تھا

..تیاری کیسی ہے اسے دیکھ کے سب سے پہلے عائزہ نے تیاری کا پوچھا

... ٹھیک ہے ماما ...وہ وہیں چیر پہ بیٹھ گئ

کل سے

میرے روم میں سونا تم .. عمر کو اتے دیکھا جس کی انکھیں نیند سے بوجھل ہو رہی تھی

...اس کی تو چلو پیپرز کی وجہ سے نیند اڑ چکی تھی ساتھ عمر کو بھی تنگ کیا ہوا تھا

ماما ... عمر پڑھاتے بھی ہین ساتھ اپ کسے پڑھائیں گی سر ٹیبل پہ رکھا نیند تو اسے بھی ا رہی تھی پر سونا نہیں تھا .اسے تو بلکل بھی ..

.. عمر جوس لو گے بیٹا ...عائزہ نے عمر سے پوچھا

بس ناشتہ کروں گا ...سوئ نشا کو دیکھا ...بس دو پیپر رہ گئے ہیں سوچتے شکر کا سانس لیا تھا ..

.. تھوڑی دیر میں ناشتہ کر کے وہ لوگ پیپر کے لیے نکل گئے تھے

OOO

اج دس ماہ مکمل ہو گئے ہیں ... خرم ..تیاری پکڑو باہر انے کی ...وہ جو میسج کیا تھا اب ...اس کا ریپلائے ملنے والا ہے ہمیں ...شیرازی جیل میں بھی خوشی سے چہک رہا تھا

اللہ کرے جو تم کہ رہے ہو وہ سچ ہو لیکن مجھے تو کوئ امید نہیں لگ رہی اگر ..ہمیں ...یہاں سے نکلوانا ہوتا اس نے تو کوئ نا کوئ نشانی تو دے ہی دیتی

...منہ اچھا نا ہو تو بات تو بندا اچھی کر لیتا ہے ...شیرازی نے خرم کو غصے سے گھورا

..

جہاز رکتے ہی ایک ہیل والا پاوں باہر ایا تھا ..اور پھر دوسرا ..اس کے بعد ایک اور لڑکی بھی ساتھ باہر آئ

ہینڈ بیگ تھامے جینز اور وائٹ شرٹ میں بالوں پہ گوگلز ٹکائے وہ 40 سالہ عورت جو حسین اور سمارٹ ہونے کی وجہ سے اپنی عمر سے دس سال کم لگ رہی تھی ..سیڑھیاں اترتے نیچے ائ ..وہ امیرکن لڑکی بھی اس کے ساتھ ہی نیچے اتری تھی

چار سال بعد اس نے پاکستان کی فضا مین دوبارہ سانس لیا ..امریکن نقوش کی حامل اس عورت اور لڑکی کو لوگ مڑ مڑ کے دیکھ رہے تھے .. ...جو ہونکوں کی طرح کسی کو تلاش کر ...رہی تھیں دور سے ایک ادمی اپنی طرف اتا نظر ایا جو یقینا انہیں کو لینے ایا تھا

اس ادمی نے ان کا سامان ٹرالی میں رکھا

...پہلے وہ لڑکی گاڑی میں بیٹھی اور پھر وہ خاتون ..گاڑی کا رخ شیرازہ ہاوس کی طرف تھا

OOOOOOO

...پیپر کیسا ہوا ..نشا کا منہ بنا دیکھ کے پوچھا ...اور گاڑی اگے بھڑا ئ

وہ نمیریکل تو ایا نہیں تھا جو میں نے بار بار کیا تھا...پھر میں باقی بھی چھوڑ دیے بس

... تھیوری والے کیے ہیں

...کون سا نمیریکل ایا تھا سٹیٹمنٹ پڑھیں زرا ...ڈرائیو کرتے زرا سا دیکھا

..نشا نے کوئسچن پیپر کھول لے نمیرکل کی سٹیٹمنٹ دوہرائ

یہ وہ ہی تو ہے بس اس میں نمبرز چینج ہیں ....اپ نے

... کل رٹا لگایا تھا ...بنداہ ایک دفہ غور سے پڑھ لے

...اچھا نا ...کچھ نہیں ہوتا ... میں پاس تو ہو جاؤں گی

...ہووں عمر نے تعاسف سے سر ہلایا

لاسٹ پیپر میں ہم بانک پہ ائیں گے ...پانچ منٹ کی خاموشی کے بعد وہ پھر سے بولی تھی ..

..کیوں ..دیکھے بغیر پوچھا

..میری فرینڈز نے اپ کو دیکھنا ہے ..وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی

عمر پہلے ہی سمجھ گیا تھا کہ کوئ بونگی سی ہی وجہ ہو گی....کیا کرنا ہے دیکھ کے انہوں نے..

....پلیز عمر میری بات مان جائیا کریں

.مشکل ہو گا---

...نہیں ہم جائیں گے فائنل ہے بس ..مکمل رعب جمایا

..اوکے ..اگر ان میں سے کوئ مجھی اچھی لگئ تو کیا کریں گی ...اسے چڑایا

..وہ میرے سے تو اچھی نہیں ہیں

..اااااہ -------کونفیڈینس ...وہ مسکرایا

گھر کے سامنے گاڑی روکتے اسے اترنے کا کہا

..اپ نہیں ائیں گے

..نہیں مجھے کام ہے ..یہ اٹھا لیں ..پینسیلز کی طرف اشارہ کہا جو ڈیش بوڈ پہ پڑی تھیں

..شام کو لے ائے گا اپ کمرے میں ..وہ اندر چلی گئ

کوئ کام نہیں کرتیں ...کچھ دنوں میں سیدھا کرتا ہوں اپ کو بھی..گاڑی زن سے بھگا لے گیا..

وہ لاونج میں ائ تو سب نے ایک ایک کر کے پیپر کا پوچھا جو کہ ڈیلی کی روٹین تھی ..سب ..کو پتا کے فری ہو کے وہ ردا عشا فاطمہ چارو عشا کے روم میں بیٹھی تھیں

عشا کا چھٹا جبکہ ردا کا اٹھواں پریگنسی منتھ چل رہا تھا ..ردا ادھر ہی آ چکی تھی ڈلیوری کے بعد بھی اس کا کا جانے کا کوئ ارادہ نہین تھا کے وہ سب اکیلے کیسے سنمبھال سکتی تھی احمد نے بھی اس کی طبعت دیکھتے ادھر سب کے پاس رہنا ہی مناسب سمجھا تھا ...خود ..ہر ویک اینڈ پہ چکر لگا جاتا

..فاطمہ کے بھی نشا کے پیپرز کے بعد پیپرز تھے

..بھابھی ..اپ نے بے بی کا نام کیا سوچا .نشا نے ردا سے پوچھا

..المیر اگر میں نے رکھا تو ..اور احمد کیا رکھے پتا نہیں

..عشا اپی اپ نے کیا سوچا ہے ..اب عشا سے پوچھا

..پتا نہیں ابھی سوچا نہیں ہے

یہ کیا بات ہوئ اپ کا ہونے والا اور اپ نے سوچا نہیں میرا ابھی نہیں ہوا اور میں سوچا بھی ہوا ہے ...اتنی معصومیت سے بولی تھی تھوڑے فاصلے پہ بیٹھی عائزہ سٹپٹائ تھیں ...توبہ یہ لڑکی

..اچھا کیا سوچا ..ردا نے مسکراہٹ چھپائی

میں ژارون رکھوں گی ..وہ مسکائ ...فاطمہ جا چکی تھی بھی شادی شدہ لوگوں کی باتیں

..ہو رہی تھیں

...اور اگر عمر بھائی نے اپنی پسند

نہیں وہ بھی یہ ہی کہتے ہیں ..حالنکہ کے اس سے تو کبھی اس سلسلے میں بات تک

...نہیں کی تھی کتنے مزے سے بول دیا

پتا جب ایک دفعہ میں عمر سے پوچھا کہ جب ہمارا بے بی ہو گا تو

...اٹھو یہاں سے نشا..جا پڑھو کل کس چیز کا پیپر ہے

...ماما دو دن کے بعد ہے ..بد مزہ ہوتے کہا

..رات کو سو جانا اب جاؤ اور پڑھو .. عمر کو بھی جگا کے رکھتی ہو

...سو جایا کریں نہیں جگاؤں گی اب غصے سے کہتے وہ وہاں سے چلی گئ

...شرم تو زرا نہیں اتی .. عمر سامنے ہوتا تو دیکھتی کیسے منہ پھاڑ کے باتیں کرتی ہو

ردا اور عشا ابھی بھی مسکرا رہی تھیں

...گاڑی ایک جھٹکے سے رکی

....کیا ہوا ڈرائیور...شہلا نے یوں اچانک سے رک جانے کی وجہ پوچھی

پتا نہیں میں چیک کرتا ہوں میڈیم صاحبہ..ڈرائیور کہ کے گاڑی سے نیچے اتر گیا اور بونٹ کھول کے چک کرنے لگا...

شہلا بھی تھوڑی دیر بعد باہر نکلی کہ دیکھے کیا ہوا...

میڈم صاحبہ گاڑی تو بہت گرم ہے پانی بھی ختم ہو گا...

شیٹ---- اب کیا ہو گا...پریشانی سے بولی

میڈم صاحبہ گاڑی ٹھنڈی ہونے کا انتظار کرنا پڑے گا...

اس سنسان راستے میں ہم رات تو نہیں گزار سکتے... شہلا کو کوفت ہوئ..

کیا ہوا موم ...اب رمل بھی بھی باہر نکل ائ تھی...

کچھ نہیں میری جان ..بس گاڑی زرا سی خراب ہوگئ تم اندر بیٹھو..

شام کا اندھیرا پھیل رہا تھا اس طرف تو گاڑیوں لا انا جانا بھی کم ہی تھا کوئ دس بیس منٹ بعد کوئ گاڑی گزرتی تو وہ بھی لیفٹ نا دیتے...

تم کسی کو کال کر کے بلا لو...

میڈم یہاں سروس بھی نہیں آرہی...

ڈوب مرو جب پتا تھا اتنی دور آرہے ہو تو گاڑی کوئ اچھی لے اتے پاگل انسان ...اس نے ایک زور کی کک ٹائر پہ ماری....

تین گھنٹے ہو گئے تھے ڈرائور بھی پانی تلاش کر کر کے خالی ہاتھ واپس آگیا

.

..!وہ بھی کبھی اندر بیٹھتی کبھی باہر ...رمل ہینڈ فری لگائے شائید سو چکی تھی

وہ اندر بیٹھنے لگی تو دور سے اسے گاڑی کی ہیڈ لائٹس جلتی نظر آئیں ..جو انہیں کی طرف آ رہہ تھیں ...اس نے ہاتھ سے اشارے کرنے شروع کر دیے ..لیفٹ ..لیفٹ ..پر وہ گاڑی بھی باقیوں کی طرح اگے گزر گئ .... تھوڑا اگے جا کے گاڑی والے نے بریک لگاۓ

...اور اتر کے باہر ایا

... کیا ہوا گاڑی کو ....وہ بھی شائید ڈرائیور ہی تھا

..گرم ہو کے بند ہوگئ ہے ..ڈرائیور نے ہی جواب دیا

... پانی ڈالنا تھا

اس احمق کے پاس اتنا دماغ ہوتا تو پانی لاتا ... شہلا کا بس نہیں چل رہا تھا اس کا دماغ ٹھکانے لگا دیتی.....

....میں صاحب سے پوچھتا ہوں کے اپ کو لیفٹ دینی کے نہیں

...ہووں ...جاو

...اس کے جانے کے بعد شہلا نے ڈرائیور کو گھورا

..آ جائ جی صاحب کہتے کے لے او ..دو منٹ بعد وہ واپس ایا

...اٹھو رمل ..اس نے جلدی سے رمل کو اٹھایا اور اپنا اور اس کا ہینڈ بیگ اٹھایا

وہ دونوں گاڑی کے پاس آ کے رکیں ..اندر سے ایک پچاس سالہ شخص نکلا او فرنٹ ڈور

...کھول کے بیٹھ گیا ...وہ دونو بھی جلدی سے پیچھے بیٹھی گیئں

..کہاں جانا ہے اپ نے ...اس شخص نے ان کو مخاطب کیا ..اس نے جگہ بتائ

چلیں چھوڑ دیں گے ...اس کے لب و لہجے سے لگ رہا تھا کے شائید وہ کوئ پٹھان

...ہے

OOOOOOOOO

...ردا بھابھی اس ویک اینڈ پہ بھائ ائیں گے نشا جو ابھی ردا کے کمرۓ میں آئ تھی

..ہاں شائید کیوں

...پھر انہوں نے واپس بھی جانا ہو گا

..ہاں جانا تو ہو گا تم کیوں پوچھ رہی ہوں

میرے پیپرز پرسوں ختم ہو جانے ہیں پھر میں ان کے ساتھ جاؤں گی اسلام آباد

...گھومنے

..اکیلے پلین بنایا ہے یا کسی سے پوچھا بھی ہے ..ردا نے مشکوک .نظروں سے اسے دیکھا

ابھی تو میں نے سوچا ہے عمر سے پوچھوں گی لاسٹ پیپر والے دن.....

بتانا جب انھوں نے جانے دیا تو ...وہ بیڈ پہ لیٹی ہوئ تھی....

اویں نہیں جانے دیں گے سال مکمل ہونے میں ابھی پورے دو منتھ باقی ہین..

مطلب ردا نے نا سمجھی سے اسے دیکھا..

کچھ نہیں ..میں عمر کو بتا کے اپ کو بتاؤں گی ..دیکھنا وہ مان جائیں گے..

اچھا ..لیکن تمہیں اگر جانا ہے تو عمر بھائ کے ساتھ جاو نا احمد کے ساتھ جانے کی کیا تک بنتی..

بھائ ہیں میرے وہ اور عمر اکیلے ہر جگہ ہو اتے اب میں ان کے بغیر جاؤں گی ..کہہ کے ٹی وی کا ریموٹ اٹھایا...

ایکسرسائز والا کوئ چینل لگا ہوا تھا..

ویسے بھابھی بے بی کب آئے گا ...مسکا کے چمکتی انکھوں سے اسے دیکھا...

دس یا پندرہ دن تک انشاء اللہ...

پتا ہے بے بی احمد بھائ کی طرح ہو گا اور اس کی عادتیں اپ کی طرح...

اچھا تمیں کیسے پتا ...موبائل اٹھا کے ٹائم چیک کیا ابھی تک سارہ نہیں آئ تھی ...سارہ اس کے ساتھ سوتی تھیں ان دنوں--- جس دن احمد ہوتا تو اپنے کمرے میں..

..کیونکہ ایسا ہی ہوتا ہے ....بیٹا ہوا تو وہ احمد بھائی کہ طرح ہو گا اپ دیکھنا

کیا پتا ایسا نا ہو --

ہوگا--- ویسے پہلا بے بی میا ہونا چاہیے تھا نا پر ---

ردا کی انکھیں حیرت سے پھٹیں مطلب کچھ بھی---

ردا بیٹا کیسے لیٹی ہو ..سارہ کمرے میں آئیں .. تمہں کہاں بھیجا تھا نشا ..ردا کو سہی کر کے لٹاتے نشا کو دیکھا ..

سوری مجھے بھول گیا تھا ..

بھابھی اپ کچھ کھائیں گی ...

جلدی سے پوچھا ...

ہاں ...ماما سے کہو کہ جوس بنا دیں اورنج ..

اچھا وہ ریموٹ صوفے پہ پھینک کے باہر نکل ائی--

بھائی پیپرز کتنے رہتے ہیں ابھی ...وہ مما کو بتا کے اپنے کمرے میں جا رہی تھی جب علی نے اس سے پوچھا ...

دس بیس تو رہتے ہیں ..اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا ....

اووووہ ...اوکے بھابھی جی اسے چیڑاتے وہ کمرے میں بند ہو گیا ...

ایییییییہ ..... عمرررررر اس نے دانت پیسے اچھی بھلی جان چھوڑی ہوئی تھی اور اب پھر علی شروع ہو گیا تھا

اج عمر بھی ابھی تک نہیں ایا تھا اور کل اس کا پیپر بھی نہیں تھا سو وہ ارام سے پورے گھر میں گھوم رہی تھی ..اب اپنے کمرے میں کچھ ملا نہیں تو دابو کے کمرے میں آئ وہ بھی بس سونے کی تیاری کر رہے تھے ..

سونے لگے ہیں ...دابو کو لیٹتے دیکھ کے ہوچھا ..

جی سونے لگا ہوں اور اپ اس وقت یہاں کیسے ...

کیا دابو ...میں نہیں آ سکتی کیا ...

نہیں .. نہیں ..آ سکتی ہو بھی ..بس میں یہ کہ رہا ہوں ویسے تو کبھی نہین آئ اج کیسے چکر لگ گیا ..

اپ کو پتا ہے نا میرے ایگزامینز ہو رہے ہین اس سے پہلے روز اتی تھی ..وہ ان کے پاس جا کے کمبل میں گھسی ...

اا چھا ...پھر ہو گئے پیپر ..

نہیں ایک رہتا ہے ..اپ سے ایک بات پوچھنی ہے ...

ہاں پوچھو ...

دابو اگر میں احمد بھائی کے ساتھ اسلام آباد چلی جاؤں تو کیا ہو گا۔۔۔

وہ کچھ کہیں گے تو نہیں میرا مطلب کہ اپ ان سے سفارش کر دین نا وہ کچھ نا کہہ سکیں .. مسکین سی شکل بنا کے ان کو دیکھا

جانا کیوں ہے تم نے ...اگر جانا ہے تو عمر کے ساتھ ...

نہیں نہیں نا دابو .. عمر کے ساتھ نہین جانا ...ان کی بات درمیان سے کاٹی ....

پھر میں تو سفارش نہین کروں گا ..اگر اس نے مجھے ہی غصے میں پنچ مار دیا تو ..میری تو بوڑھی ہڈیاں گئی نا ...

دابو ....پلیز نا ..اپ کو تو کچھ نہیں کہیں گے اب اتنے بھی کھڑوس نہیں ہیں اگر میں نے پوچھا تو مجھے لازمی مار دیں گے ...

تو بیٹا جانا ضروری ہے کیا ..

ہاں جی ضروری ہے ...سب گئے ہین اسلام آباد مین ایک دفہ بھی نہیں گئ ...

یہ ضرورت ہے ..جانے کی ...دابو نے حیرت سے اسے دیکھا ...

جی ....سر جھکا کے کہا ...

مجھے تو کوئ اور وجہ لگ رہی ہے ...

سچ مین دابو سچ میں .. میں فری ہو جاؤں ں گی دو دن تک پھر احمد بھائ بھی ائیں گے تو ...ان کے ساتھ

...احمد وہان جا کے کام میں مصروف ہو جائے گا تم گھومو گی کس کے ساتھ

...اوو ..یہ تو سوچا ہی نہیں تھا ...میں اکیلی گھوم لوں گی

نا بیٹا تم رہنے دو بس ...اور جاؤاب میں نے سونا ہے ..ایسے تو تمہیں عمر جانے تو کیا ...ملنے بھی نا دے

...دابوووو ..اپ منا

نہین میں بھی اس حق میں نہیں ہو ..کچھ دن تک سب پلین کر لو ساتھ چلے جانا کہیں ...اور ایسے توکھی نہین جانے دون گا میں خود بھی

اوووف ..یہاں آ کے اور پھنس گئ ہون غصے سے کمبل سے نکل لر سوفٹیز پھنی اور باہر ...نکل ائ

اب کیا کروں گی ....رونے والی شکل بنی ہوئ تھی

OOOOOOOOO

مین حامد خان ..اپنے دوست سے ملنے جا رہا تھا تو ..اپ لیفٹ مانگتی ہوں نظر آئیں ..تو گاری روک دی ...اس نے اپنا تعارف کروایا

جی اپ کا بہت شکریہ ..میں بھی پرشان تھی جوان بچی ..اندھیری رات کیسے گزارتے

....اسے سنسان جگہ پہ

...اپ کو تو ہمارے لیے فرشتہ

بس بس شکریہ کی کوئ بات نہین ہے ہم اپ کو ڈراپ کر دیں گے ..ویسے اپ برا نا

.منائیں تو پوچھ سکتا ہون کہ اپ کہاں سے آ رہی تھیں

ہم لوگ امریکہ سے آ رہے ..میرے شوہر کو کسی نے بیٹے کے قتل کے الزام میں عمر

قید کی سزا دلا دی ہے بس اسی چکر مین پاکستان انا ہوا

...اووو... .یہ تو بہت غلط ہوا ..اسے سچ میں افسوس ہوا تھا..لیکن یہ سب کیا کس نے

ہے ایک مشھورے زمانہ انسان .... نخوت سے سر جھٹکا ...خیر اب اس کا برا وقت بنوں

...گی میں

..کون ہے نام کیا ہے ...حامد خان نے پوچھا

پھر کبھی بتاؤں گی اب تو ملنا جلنا رہے گا ..خیر سے اپ نے ہماری مدد کی اس احسان کا

بدلہ تو چکانا پڑے گا ہی نا ...رمل ان دونون کی باتوں سے بے نیاز ہینڈ فری لگائے موبائل

...میں مگن تھی

...جی جی کیوں نہیں ضرور موقع دو گا اپ کو اپنی خدمت کروانے کا

...گاڑی شیرازی ہاوس کے سامنے رکی تو وہ دونوں اتر گیئں

..ان کا پتا کرواؤ ...ان کے جانے کے بعد خان صاحب نے ڈرائیور سے کہا

...جی صاحب

ہوں ..سٹرونگ پارٹی لگتی ہے ...بڑی فائدہ مند ہوں گی یہ خاتون سوچتے وہ شاطرانہ مسکرایا تھا ..تین ماہ پہلے ہی دلاور اسے چھڑوا کے لایا تھا اور اب وہ احمد کے گھر اپنی بیٹی ردا کو لینے جا رہا تھا....

OOOOOO

وائٹ ٹراؤزر کے ساتھ کھلی شرٹ پہنے ..دوپٹہ حجاب سٹائل میں باندھے وہ عمر کے پیچھے بائک پہ بیٹھی ...مسکراہٹ تو جیسے ہونٹوں سے چپک گئ تھی...

عمر اسے کتنی دفہ منع کر چکا تھا پر وہ بھی ضد پہ اڑی ہوئ تھی ..جانا ہے تو بائک پہ ورنہ نہیں..

..اس کے بیٹھتے ہی عمر نے ہیوی بائیک سٹارٹ کی

...اپ کی فرینڈز ہمیں گاڑی میں بھی دیکھ سکتی ہیں نا

..نہیں بائیک پہ ہی کہا تھا میں ان سے عمر کے گرد بازو باندھے

واپسی پہ میں گاڑی میں ہی اؤں گا

اچھا ..اب اگے دیکھ کے چلائیں گاڑی وہ مین سڑک پہ پنچ چکے تھے اسے ڈر بھی لگ رہا تھا کیوں کے سپڑ تیز ہو رہی تھی...

عمر نے مڑ کر اسے دیکھا جو انکھیں بند کیے پتا نہیں منہ میں بڑبڑا بھی رہی تھی...

ڈر کیوں رہی ہیں اب...

نہیں ڈر رہی اپ باتیں بعد میں کر لینا...

ہاہاہا اچھا ...وہ ہنسا تھا ..اگر ڈر لگتا ہے تو بیٹھتی ہی نا...

عمرررر میں دابو کو بتاؤں گی ..وہ رونے والی ہوئ عمر نے سپیڈ اور تیز کی وہ اس کے ساتھ مکمل چپکی ہوئ تھی..

اب اپ جان بوجھ کے کر رہے ہین نا..

نہین مین کیوں کروں گا جان بوجھ کے ... بمشکل مسکراہٹ کو روکا ...گھنٹے کا سفر ادھے گھنٹے میں طے ہوا..

لے آئیں اپنی فرنیڈز کو ...بائیک روکتے اسے کہا ..نشا نے پہلے اپنی سانسیں ترتیب دیں پھر اچھل کے بائیک سے اتری....

دو منٹ بعد وہ اپنی تین دوستوں کے ساتھ واپس باہر آئ گارڈ بھی ان کے پیچھے پیچھے چل کے ایا.....جسے عمر نے اشارائے سے منع کر دیا تھا

اسلام و علیکم ..تینوں نے تھوڑا حیران ہوتے اس ہینڈسم بندے کو دیکھا..
یار یہ تو نشا سے کافی بڑے لگ رہے ..ایک دوسری کے کان میں گھسی عمر نشا کو ہی دیکھ رہا تھا جو اترا رہی تھی جسے بتانا چاہ رہی ہو جو میرے پاس ہے وہ کیا تم لوگون کے پاس ہے..
پہلے تو وہ سب اس سے کچھ پوچھ نا سکیں ..ڈیسنٹ پرسینلٹی .. عمر کو بھی کچھ سمجھ نا ایا کے کیا بات کرے ان سے..
کیسی ہیں اپ سب ...پھر اخر کسی کو تو بولنا تھا ہی....
ہم ٹھیک ہیں...
نشا ..انٹرو کون کرائے گا .. عمر نے نشا کو دیکھا جو مزے سے مسکا رہی تھی..
اوہہ تعارف تو کروایا ہی نہین..
کنزا ...سعدی ...اور رمی اس نے تینوں کا ایک ہی سانس میں بتایا..
ہم شائد پہلے ملے اپ سے ..کنزا بولی..

ہوں شاید شادی سے پہلے .. عمر نے موبائل نکالا وہ ان کی طرف دیکھنے سے گریز کر رہا تھا

..جی

اپ جائیں اب ..نشا جو رمی کو دیکھ رہی تھی اور رمی عمر کو ..جلدی سے عمر کو بولا کے

..اب وہ جائے

..چلیں پھر میں چلتا ہون ..اس نے بائیک سٹارٹ کی

....تم لوگ بھی جاؤ...نشا نے ان تینو کو بھی حکم سنایا

گھر جا کے پوچھوں گی اپ سے ..ان کے جانے کے بعد عمر لو دھمکی دیتی وہ بھی

...دروازے سے انٹر ہو گئ

...کہاں سے کہاں پہنچ گئے عمر تم اس چھوٹی سی لڑکی کے چکر میں

احمد,ردا,علی ,فاطمہ ,عثمان .اور نشا سب لان میں بیٹھے پچھلے ایک گھنٹے سے باتیں کر رہے تھے ... عمر اسے واپسی پہ گاڑی میں ہی چھوڑ کے گیا تھا ...وہ لوگ کھانے سے

فارغ ہوے ہی تھے کہ احمد بھی اگیا ...اور اب بیٹھے ساتھ باتیں کر رہے تھے احمد حال احوال سنا رہا تھا -----

...کتنے دن بعد جانا اب .. عثمان نے احمد سے پوچھا

...اب تو ایک ماہ بعد ..ردا کو دیکھ کے دانت نکالے

...کیا .....ااااہ نشا بچاری جو جانے کا سوچ رہی تھی پلین چوپٹ ہوتا نظر ایا

..کیا !کیا ...احمد نے ایي پرو اچکا کے اسے دیکھا

اپ سچ میں ایک ماہ کے لیے ہی ائے ہیں

...تصدیق کرنا چاہی.

ہاں جی بلکل اب تو اپنے بیٹے کو ساتھ لے کے جاؤں گا ...خوشی اس کے انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی ..

..اچھا ..پر

..نشااااا ...ابھی وہ بات مکمل کر بھی نا سکی تھی کہ ماما کی اواز ایی

جی ادھر اؤ---

...ائ ....کہہ کے وہ اندر ائ ..فاطمہ کو بھی لے کے آؤ

...واپس بھیجا

..اچھا ماما

اسے تیار کر دو بیٹا تھوڑا بہت کپڑے میں نے نکال کے رکھے ہین بیڈ پہ وہ ہی پہنا

وہ فاطمہ کو لے کے ائ تو عائزہ نے دونوں کو حکم دیا ..اوکے .--- لیکن کیوں----

وہ عمر کا فون ایا تھا ڈنر باہر کرنا اج---

اہمممم فاطمہ نے نشا کو دیکھا جو ایک دم سے کھلی تھی-------

پھروہ فاطمہ کے ساتھ خوش ہوتی کمرے مین ائ کہ تیار ہونا تھا

چلیں نشا بھابھی ...فاطمہ کمرے کا دروازہ بند کرتی اس کے پاس ائ جو نائیٹ گاون الٹ

..پلٹ کر دیکھ رہی تھی

...یہ میں پہنوں گی

..جی بلکل ...فاطمہ نے انکھ ماری

.....نا ....بلکل بھی نہیں ..اس کی تو بیک ہی نہیں ہے ...میں نہیں پہنوں گی

..صاف انکار کرتے وہ دوسرے کپڑے لینے چلی گئ تھی

...چینج کر کے واپس ائ تو سامنے عائزہ کھڑی تھیں جنہیں یقیناً فاطمہ بلا کے لائ تھی

...یہ اٹھاؤ ..اور جاؤ

..ماما یہ دیکھین کتنا گہرا گلا ہے اس کا اور بیک پہ بھی بس ڈوریاں لگی ہیں ...منہ بنایا

..اس کے اوپر شال لے لینا اپ فلحال تو چینج کرو نا

مماااااا---کوی اور ---

نشا بات مان لیا کرو---

وہ پاؤ پٹختی گاؤن اٹھا کے چلی گئ .. تھوڑی دیر بعد واپس ائ تو ڈوریاں پیچھے سے ویسے ہی ..لٹک رہی تھیں

انہیں باندھیں اب .ناک چڑھای----

..عائزہ نے پھر اس کی ڈوریاں باندھیں .

ڈارک بلو کلر کے گاون پہ سیلور ہلکا سا اوپری حصے میں کام ہوا تھا ..بازو نٹ کے تھے ..جس سے دودھیا بازو حشر سامانیاں بکھیر رہے تھے

..فاطمہ نے اسے تیار کیا

.. انکھوں پہ مسکارا جو اس کا فیورٹ تھا ..بڑی بڑی انکھیں اور بڑی کر دیتا

.... ریڈ بلڈ لپ سٹک کے ساتھ بال ایک طرف کندھے کھلے چھوڑے

.. اینے میں دیکھ کے ایک لمحے کے لیے وہ خود بھی مبہوت رہ گئ تھی

.

ماشاءاللہ میری بیٹی بہت پیاری لگ رہی ہے ..عائزہ جو ساری تیاری مین اس کے پاس ہی تھیں ..اس کی نظر اتاری ..

یہ جوتے ..فاطمہ نے ہائی ہیل سینڈل لا کے رکھے جو اس نے ارام سے پہن لیے..تھے ....

پھر اس کو شال سہی کر کے کروائی ....

عمر کے انے مین ابھی ٹائم تھا ..ماما اسے مکمل تیار کر کے چلی گئ تھیں ...وہ اور فاطمہ دونوں مل کے سیلفیاں لینے لگیں کہ بعد موقع ملے نا ملے ....ادھے گھنٹے بعد عمر کی گاڑی کا ہارن بجا ..اس کا دل اچھل کے باہر ایا ..جلدی سے جو شال ایک کندھے سے لٹک گئ تھی سیٹ کی ...اور فاطمہ کے ساتھ نیچے ائی ... عمر گاڑی باہر کھڑی کرے کے اسے لینے ایا تھا اندر .. سیڑھیوں سے اترتی نشا کو دیکھ کے وہ ایک پل کے لیے ساکت ہوا .. کوئ اتنا بھی پیارا اور معصوم ہو سکتا ہے ..یقیناً نہیں ..اس کے اپنے دل نے ہی گواہی دی ...

اہمم عثمان نے گلا کھنکارا...جو لاونج میں ہی ٹیوی پہ میچ دیکھ رہا تھا

... وہ ہوش کی دنیاں مین ایا تھا

...چلیں ....پاس آ کے اسے کلائ سے تھا

جی ..وہ بمشکل شال سمبھالتی .اس کے ساتھ باہر تک ائ .. عمر نے خود دروازہ کھولا ..اور ہاتھ پکڑ کے اسے بٹھیا...شال سمیٹ کے اس کی گود مین رکھی جو اس نے کندھوں سے سرکنے تک نا دی تھی ..اسے خوشی ہوئ تھی کہ عائزہ نے اس کی فیلنگز کا خیال رکھا تھا...

خود دوسری سائیڈ سے آ کے ڈرائیورینگ سیٹ سنبھالی...

بیلٹ ..اپنا بیلٹ باندھتے اسے بھی اشارہ کیا ..جو مضبوطی سے شال کو پکڑے بیٹھی تھی..

جی ... عمر کے جھک کے گاڑی سٹارٹ کرنے تک اس نے جلدی سے ہاتھ نکال کے بلٹ باندھا...

کون سے ہوٹل جانا ہے ....اس نے عمر کی طرف دیکھا ...جو سامنے دیکھ رہا تھا ...اور اسے دیکھنے سے گریز کر رہا تھا ..اس کا دل کر رہا تھا بس اسے لے کے وہ کہیں ایسی جگہ غائیب ہو جائے جہاں ان دونوں کے علاوہ کوئ نا ہو...

عمر ....بتائیں نا...

جب پہنچ جائیں گے تو اپ دیکھ لینا

..اوکے ..اس نے زیادہ فورس نہین کیا ...اس کی ہتھیلیاں پسینے میں بھیگ رہی تھیں..

...ایک گھنٹے مین وہ مطلوبہ جگہ پہنچے اسے لگ رہا تھا یہ راستہ دیکھا دیکھا ہے

چلیں .. عمر نے اتر کے اس کے لیے بھی دروازہ کھولا وہ اسے اپنے فارم ہاوس لے کے

ایا تھا...یہاں وہ پہلے بھی ایک دو دفہ آ چکی تھی

اندر آ کے کمرے مین جانے کا اشارہ کیا اور خود سرویںنٹ سے کھانا لگانے کیلیے کہنے کچن مین

...ایا جو تقریباً ریڈی تھا

..دس منٹ بعد ا جانا

...جی سر

.. کہہ کے وہ بھی نشا کے پاس ایا وہ دروازے کے سامنے کھڑی تھی ابھی تک

...اہاں پہلے ادھر آئیں ..وہ اسے دوسرے کمرے مین لایا ...کہ وہاں تو بعد میں جانا تھا

..وہان چھوڑ کے وہ دوبارہ سے واپس اگیا

...اکے ڈائنگ ٹیبل پہ رکھی کینڈلز جلائیں ... سرونٹ کھانا لگا رہا تھا

اس کے جانے کے بعد عمر نے حال کا دروازہ لاک کیا ...لائٹس بند کیں اور نشا کو لے

کے ایا ..اس کی آنکھوں پہ ہاتھ رکھ کے وہ اسے باہر لایا تھا..کہ وہ اچانک سے دیکھے گی تو

زیادہ مزے کا ریئکشن دیتی

واوہ....یہ اپ نے ..جونہی اس کی انکھوں سے ہاتھ ہٹایا ..دیکھ کے وہ واپس اس کی طرف گھومی......

جی ...وہ بھی صرف اپ کے لیے ..وہ جو اس کے بلکل قریب کھڑی تھی اس کے جزبات کو ابھار رہی تھی ..

بہت بہت پیارا لگ رہا سب...

اس نے دل سے تعریف کی تھی....

اب تو اور زیادہ پیارہ لگ رہا ہے

چلیں وہ اس کے پاس سے ہٹتا اس کے لیے چیر گھسیٹی ..جس پہ وہ آ کے رانیوں کی طرح بیٹھی تھی ...اونر چیر پہ نشا اور لفٹ سائیڈ والی چیر پہ عمر خود بیٹھا ..رومینٹک سے ماحول مین دونون نے کھانا کھایا...

عمر نے خود اسے پلیٹ مین نکال کے دیا تھا ..کھانا کھانے کے بعد وہ اسے باہر لے ایا .کہ کھانے کے بعد تھوڑی چھل قدمی کر لی جائے . ....ہر طرف پودے ہی پودے تھے.. اسے ساتھ لیے رہائشی حصے کا ایک چکر لگایا ...پورے فام ہاوس کا لگاتے تو ادھی رات تو بس چکر لگاتے ہی گزر جاتی....

اب بس نا دیر ہو گئ ہے گھر چلتے ہین ..ان لوگون کو ائے 3 گھنٹے ہو گئے تھے..

اج ادھر ہی رہنا ہے... عمر واپس اندر کی طرف بڑھا

کیوں ..ادھر اکیلے ..سارا جنگل ہر طرف .. نہیں گھر چلتے ہیں...وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے چل رہی تھی..

وہ اس کمرے کے سامنے آرکا جس مین اسے جانے سے روکا تھا

اپ کے لیے ایک سرپرائز ہے ..اسے دیکھتے وہ معنی خیزی سے مسکرایا...

کیا....گردن اٹھا کے اسے دیکھا ..ایک ہاتھ سے شال ابھی تک پکڑی ہوئ تھی اور ایک ہاتھ عمر کے ہاتھ میں تھا...

عمر نے دروازہ کھولا ...گاب کے پھولوں کی مہک ایک دم سے مسھور کر گئ..

اسے اندر لا کے کھڑا کیا ...اور خود دروازہ لاک کیا پہلے ....وہ کمرے کوں دیکھ رہی تھی چاروں طرف .مصنوئ کینڈلز لگی ہلکی ہلکی رروشنی بکھیر رہی تھیں ....فانوس کی طرف دیکھا جہاں سے گلاب کی پتیاں کالین پہ ایسے گرتی تھیں کے پہلے وہ ہاٹ شیپ بنتی اور پھر بکھر جاتیں..

عمر چلتا ہوا اس کے قرہب ایا ...وہ ایک دم سے پیچھے ہوئ ...اسے اب کسی گڑ بڑ کا احساس ہوا...

.....عمر پھر ایک قدم چل کے اس کے پاس ایا

....ع ... عمر ..کیا ..وہ گھبراتی اور پیچھے ہوئ شال بس چھوٹنے لگی تھی

عمر پھر قریب ایا اور اس کے ہاتھوں کو کھول کے اپنے ہاتھوں میں لیا.جو پسینے سے بھیگنا شرو ہو چکے تھے . . .شال پھسل کے زمین پہ گری ...اس کا وجود ...ایک دم سے جیسے .اس ماحول میں چمکا

...باقی ہر چیز جیسے ماند پڑ گئ ہو . . . عمر نے جھٹکے سے اپنے اور قریب کیا

....ع ... عمر ....گھ ...ر ..گھر ..اس کی زبان لڑکھڑا رہی تھی

...خاموش اب نہیں ....اس کے ہونٹوں کو انگھوٹھے سے مسلتے لپسٹک بکھیری تھی

....ع .. عمر ...اس کے ہونٹ ایک دفہ پھر سے پھڑ پھڑاے

..جی ....وہ محبت سے بولا

....ن .... نہیں کریں نا ....وہ اس کے سینے سے الگی تھی ..پلیز نہیں کریں

اج کچھ نا کہیں...ایک نہیں سنوں گا

عمر نے اس کے سارے بال سمیٹ کے ایک طرف کندھے پہ کیے اور ڈوریوں کو پکڑ کے کھینچا.....اس کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے ....اج اسے عمر سے بچانے والا کوئ نہیں تھا نا کوئ اچانک سے کمرے میں اتا ...اور نا وہ خود سے عمر کو روک پا رہی تھی

...

فراک ڈھیلی ہو کے ایک کندھے سے سرک رہی تھی جیسے جلدی سے کندھے پہ ہاتھ رکھ کے روکا ...

جانے دییں نا ...پلیز ...وہ سسکی تھی ..

خبر دار جو اج اپ روئ توں ....مار کھائیں گی اب .....کافی ٹائم دیا ہے میں نے اپ کو .!....

ہاتھ کو پکڑ کے نیچے کیا جو اس نے کندھے پہ رکھا ہوا تھا ..ہاتھ ہٹتے ہی فراک پھسل کے کافی حد تک نیچے ہوگئ تھی ..نشا نے شرم سے لرزتے انکھیں بند کی .... عمر نے جھک کے اس کے کندھے پہ ہونٹ رکھے تو پورے جیسم میں بجلی سی دوڑ گئ تھی ..اس کی سانسیں تھمی ....

اس کے بالوں کی خوشبو کو اپنے اندر اتارتے اس کی گردن پہ سلگتے ہونٹ رکھے ....وہ اس کے سہارے کھڑی لرز رہی تھیں انکھیں سختی سے ..بند کی خوف و شرم سے سرخ قندھاری ہو رہی تھی ...پانچھ منٹ بعد جب اس جی حالت غیر ہونے گی تو اسے چھوڑا ..

بال سارے بکھر چکے تھے ..گہری سانسیں لیتے رو رہی تھی ..

عمر اسے چلاتے اہستہ سے بیڈ تک لایا اور اسے بٹھایا ..

خود زمین پہ بیٹھ کے اس کے نازک پاوں سینڈلز سے ازاد کیے کو پورے جسم کا وزن برداشت مرتے سرخ ہو چکے تھے..

اسے بیڈ پہ پیچھے کر کے لیٹاتے وہ اس پہ جکھنے لگا تھا..جب نشا جلدی سے سرکتے روخ موڑا ...اتنی نروس تھی کہ اسے سمجھ ہی نہیں آئ کے اس بچاو میں اس کی بیک عمر کی طرف ہے....

عمر نے قریب ہو کے اس کندھوں کے درمیان ہونٹ رکھے ...وہ اندر تک کانپ گئ تھی..

اس کی شدتیں وہ کیسے سہارے گی...

ع ...م .. عمر م ..میں مر جاوں ...گی..

شیی ...خاموش رہیں ...اج تو بنتا تھا تھا بھی ...ایک مرد کتنا برداشت کر سکتا ہے...

عمر نے اگے ہو کے لیمپ لی روشنی گل کی ...اب بس ان مصنوئ کینڈلز کی ہلکی ہلکی روشنی ماحول کو اور رومانیت . بخش رہی تھی ... عمر نے اسے سیدھا کیا اور اس کے ماتھے پہ ہونٹ رکھے ...اس نے ابھی بھی انکھیں بند رکھی ہوئ تھیں...

اس کے ہونٹ پہ فملس کرتے عمر نے ہونٹ اس کے ہونٹ پہ رکھنے لگا تھا جب نشا نے اپنی ہتھیلی اس کے ہونٹوں پہ جمائ ...جو عمر نے ارام سے اپنے ہاتھ میں قید کرتے ہٹائ تھی...

عمر نے اپنے ہونٹ اس کے ہونٹوں پہ رکھتے اس کے بالوں میں ہاتھ پھنسا کے سر اونچا کیا...

وہ پسینے سے بھیگ رہی تھی اس کی سانسیں اکھڑ رہی تھیں جب عمر کافی دیر نا ہٹا تو اس کے سینے پہ زور دیتے اسے پیچھے کیا...

لیکن وہ اسے کیتا روک سکتی تھی ...جو اج اپنا حق .وصول رہا تھا مکمل اشتیاق سے..

ساری رات وہ اس کی محبت کہ پھوار میں بھیگتی رہی ...اسکی شدتیں اس کی تھکاوٹیں برداشت کرتے وہ پاگل ہو رہی تھی ...پر عمر نے اج اس پہ زرا رحم نہیں کیا تھا...

OOOOOOOOOOOOOOO

صبح عمر کی انکھ شور کی اواز سے کھلی تو پہلی نظر پاس بکھری سی حالت میں لیٹی نشا پہ پڑی سر عمر کے سینے سے لگا بال بکھرے وہ نیند میں بھی سرخ ہو رہی تھی .. عمر نے پہلے جھک کے اس کے ماتھے کو چوما ..اور پھر احتیات سے اٹھ کے فریش ہونے باتھ روم چلا گیا...

ابھی اسے گے پانچ منٹ بھی نا ہوے تھے جب پیچھے سے کمرے کا دروازہ کھولتے پوری مخلوق اندر داخل ہوئ..

نشا جو مزے سے سو رہی تھی ہڑ بڑا کے اٹھی ...سامنے فاطمہ عثمان علی اسد اور احمد سارے لائین بنا کے کھڑے تھے ...نشا جو سب روٹین لے مطابق سمجھتے کفرٹر سے باہر انے لگی تھی ایک دم رکی..سب اسے دیکھ کے مسکرا رہے تھے کیوں ...اس نے خود پہ نظر ڈالی ..تو ساکت رہ گئ ...رات کو جو شرٹ عمر نے پہنی تھی اب وہ اس کے وجود میں تھیں ...یہ ...پہلے تو نا سمجھی سے دیکھا ..یاد انے پہ وہ شرم سے کمفٹر میں غائب ہوئ یہ سب کہاں سے ...اور میں کیسے باہر نکلوں گی .. عمر کہاں ہیں بے چینی سے تھوڑا سا اگے سرک کے ہاتھ بڑھا کے چیک کیا کے عمر سچ میں نہیں ہیں..

نکلو باہر .....فاطمہ اس کی طرف بڑھی تھی ...نشا نے سختی سے کمفرٹر کو پکڑا ..فاطمہ کھینچنے لگی تھی جب باتھ روم کا دروازہ کھلا تھا...

عمر کو دیکھتے سب کے چہروں پہ ہوایاں اڑی تھیں...

یہاں کیا کر رہے اپ سب...وہ ان سب کو دیکھ کے حیران ہونے کے ساتھ غصہ بھی ہوا تھا

وہ ...ہم لوگوں کوں فاطمہ ... عثمان جان بچانے کے لی فاطمہ کا نام لے دیا...

وہ .. عمر بھائ ماما نے کپڑے اور...

جائیں یہاں سے .....سب کو دوٹوک کہتے حکم دیا ..وہ سب باری باری کر کے باہر نکل گئے...

نشا نے زرا سی انکھ نکال کے دیکھا عمر دروازہ بند کر رہا تھا...

ان سے تو بچ گئ اب وہ اس شرٹ مین عمر کے سمنے کیسے باہر جائے گی...

عمر دروازہ بند کر کے ڈریسنگ روم میں چلا گیا کہ نشا ارام سے باتھ روم جا سکے...

اس کے جاتے وہ اہستہ سے بیڈ سے اتر کے شرٹ کو پکڑے باتھ روم چلی گئ

نشا فرش ہو چکی تو کپڑے اٹھانے لگی ..پر کپڑے تو تھے ہی نہیں...

اب...کیا کروں ...پھر دوبارہ سے وہ ہی شرٹ پہنی اور احتیات سے باہر ائ عمر کمرے میں کہین نہین تھا ....ارام ارام سے چلتے ڈریسنگ روم دیکھا تو اس کی سلائڈز بھی اوپن تھیں ...اندر جا کے جلدی سے ڈور بند کیا اور گہرا سانس لیا...

اب ..کہاں سے لوں ..یہاں تک تو پہنچ گئی

..کبڈ کھولا تو اس میں بھی سارے عمر کے ہی تھے

ساری شرٹس بڑی بڑی ..اور جینز بھی بڑی بڑی ..سب سے چھوٹی شرٹ جو اسے لگی تھی ییلو کلر کی اٹھا کے پہنی ..جو اس کے گھٹنوں تک ا رہی تھی اور اتنی کھلی کہ نشا کے سائز کی دو تین لڑکیاں اس میں گھس جائیں...

ناچار ایک جینز بھی اٹھائی لیکن وہ سچ میں اسے کافی لمبی ہونی تھی ...باہر آکر ڈرار سے کینچی برامد کی اور جینز کے پائنچے نیچے سے اتنے کاٹ دیئے کے اسے پوری ا جائے..پھر جینز پہن کے باقی کٹے ہوے ٹکڑے اٹھا کے ڈسٹ بین میں ڈالے اور دوبارہ سے کمفٹر اوڑھ کے اس میں گھس گئ ..شال جو صوفے پہ پڑی تھی وہ بھی اٹھا کے اپنے پاس رکھ لی تھی ..سب کے سامنے باہر جانے کی غلطی تو وہ کبھی نہیں کر سکتی تھی

پہلے عمر کی شرٹ میں اسے دیکھ چکے تھے

OOOOOO

کس خوشی .میں ائے ہین یہاں اپ سب .. عمر صوفے پہ بیٹھا ان کو سامنے کھڑے کیے ...ان کی کلاس لے رہا تھا

...احمد اور اسد کم سے کم اپ لوگوں سے یہ امید نہیں تھی

وہ .. بھائی ہم لوگوں کو تو پتا بھی نہیں تھا یہ علی اور عثماان سرپرائز کے چکر میں ہمیں ....یہاں لے ائے

...واٹ ... سرپرائز ہے یہ سب وہ دھاڑا تھا

...س .. سوری بھائی.. بس .نشا کو

تم لوگ ان کا پیچھا چھوڑ کیوں نہیں دیتے .. تم لوگوں کی وجہ سے ان میں کونفیڈینس نہیں ہے..اا کی بات کاٹتے وہ برہم ہوا

وہ سب خاموش تھے واقعی جتنا وہ سب مل کے اسے تنگ لرتے تھے اور کسی کو اج تک نہین کیا تھا اتنا ...وہ سب مل جاتے اور وہ ایک سائیڈ پہ اکیلی سب کی سنتی تھی ..

جاو ..یہان سے دوبارہ نظر نا انا ...اور فاطمہ ..کپڑے دے کے او ان کو ...

کک ..کون سے کپڑے ...

جو ماما نے دیے ہیں مشا کے لیے ..

میں نے تو اسے جلدی میں کہ دیا ورنہ لے کے تو ...

جاو ان کے ساتھ اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے اسے بھی حکم صادر کیا ..وہ بھی ان کے پیچھے باہر ائ جو گاڑی میں بیٹھ رہے تھے ...

اور سناؤ پھر مزا ایا سرپرائز کا ..احمد نے فاطمہ کو دیکھا ..جو پلین کی ماسٹر مائنڈ تھی ...

جی بہت زیادہ فرنٹ ڈور کھول کے اندر بیٹھی ..

پیچھے اسد عثمان اور علی ...ڈرائیو احمد کر رہا تھا اور فاطمہ فرنٹ پہ اس کے ساتھ تھی ...

ویسے مزا تو سچ میں ایا ہے ...سارے گلا پھاڑ کے ہنسے تھے ...

سدھرنا تو ان لوگوں نے تھا نہیں ...

OOOOOOO

....ان سب کو بھیج کے کمرے میں ایا تو نشا ابھی کمفرٹر میں ہی گھسی ہوی تھی تھی

اٹھیں --- ناشتہ کر لیں---

...ٹائم دیکھا تو گیارہ ہو رہے تھے

..پر وہ ٹس سے مس نا ہوئ

اٹھ جائیں شاباش وہ لوگ چلے گئے ہیں اسے لگا وہ شائد ان کی وجہ سے باہر نہیں نکل

...رہی پر نشا عمر کی وجہ سے نہیں نکل رہی تھی

...اس رات کے بعد اس میں اتنی ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی جو وہ اس کا سامنا کرتی

...ایک دفعہ پھر سے رات کا منظر اس کی انکھوں کے سامنے گھوما

عمر مرر کر سامنے کھڑے ہو کے بال بنا رہا تھا ..مرر سے ہی بیڈ پہ جھانکا ...نشا زرا سا ہلی

..تھی

...وہ برش رکھ کے اس کے پاس ایا اور جھک کے کمفرٹر اس کی مٹھیوں سے چھڑاوایا

کفرٹر ہٹایا تو بے ساختہ ہونٹوں پہ مسکراہٹ ائ..وہ اس کی شرٹ اور جینز پہنے..

انکھیں بند کیے ایسے لیٹی تھی جسے اس کے انکھیں بند کر لینے سے وہ سب کی نظروں

...سے اوجھل ہو جاتی

..چلیں اٹھ جائیں اب ..اسے بازو سے پکڑ کے اٹھایا

..وہ بھی اب اٹھ گی تھی

مین یہ جوتے پہنوں گی ...ہائ ہیلز کی طرف اشارا کیا پہلے تو باتھ روم والے یوز کر لیے

...تھے اب باہر تو وہ پہن کے جانے سے رہی

..یہ پہنیں عمر نے اپنے دوسرے سلیپرز اس کے سامنے رکھے

..یہ ..بڑے بڑے

پہن لیں ابھی کے لیے ..پھر بعد میں لے لیں گے ..اسے دیکھا جس نے ابھی تک

..ایک دفعہ بھی نظر اٹھا کے اسے نہیں دیکھا تھا

نیچے ہو کے جوتے پہنے اور زمین پہ کھڑی ہوئ .....چھوٹے چھوٹے پاؤں سے بڑے

...بڑے جوتے گھسیٹتے شڑاپ شڑاپ کرتی شال لپیٹ کے وہ عمر کے ساتھ باہر آئ

...اتنی کیوٹ سی لگ رہی تھی وہ عمر کے کپڑوں میں .. عمر کا دل پھر سے مچلنے لگا تھا

ناشتہ پہلے ہی لگا ہوا تھا وہ چیر پہ بیٹھی تو عمر نے اس کے لیے املیٹ پلیٹ میں ڈال

...کے ایک پراٹھا نکالا

یہ لیں وہ جو شرٹ کو دیکھ رہی تھی رات والا منظر یاد انے پہ وہ ایک دفہ پھر سرخ ہوئ تھی .. عمر نے اس کے چہرے پہ بکھرے رنگوں کو دیکھ کے بمشکل اپنے منہ زور جزبات کر کنٹرول کیا تھا...

ناشتہ کر لین نظریں چراتے موبائل نکالا ..وہ اس کے سامنے جھجک رہی تھی...

بس ایک نوالہ...لے کے رک گی تھی

بھوک نہیں ہے...

کھائیں کم سے کم ایک پراٹھا تو ختم کریں ...میں باہر ہو ..کہہ کے باہر اگیا...

پیچھے اس نے ادھا پڑاٹھا ہی کھایا تھا ...اور دودھ کا گلاس پی کے وہ پھر سے شڑاپ شڑاپ کرتی شال گھسیٹتی باہر عمر کے پاس ائ تھی جو تھوڑے فاصلے پہ بنے اصطبل کے پاس کھڑا گھوڑا نکلوا رہا تھا..

اس کے پہنچتے ہی وہ بندا وہاں سے چلا گیا..

یہ اپ کا گھوڑا ہے نا--- وائیٹ کلر کے گھوڑے پہ ہاتھ رکھا--- اسی کے ساتھ اپ کی وہ والی پک ہے جو سائیڈ ٹیبل پہ رکھی ہے ...گھوڑے کی کمر پہ ہاتھ پھیرتے عمر سے پوچھا...

جی ..یہ ہی گھوڑا ہے ..اس کا فیورٹ اس کا اپنا سدھایا ہوا وہ جب بھی فارم ہاوس اتا ایک

...دفہ اس پہ بیٹھ کے لازمی پورے فارم ہواس کا چکر لگاتا

..ہورس رائڈنگ کریں گی ..اس سے پوچھا .جو گھوڑے کی کمر پہ ہاتھ رکھ کے کھڑی تھی

...مجھے اتی ہی نہیں ہے تو

...میرے ساتھ ..وہ اچھل کے گھوڑے پہ بیٹھا

..ائیں اسے ہاتھ دیا

شال گرنے لگی تھی اتار کے سائڈ پہ بنے بینچ پہ رکھی اور ہاتھ تھاما ... عمر نے جھٹکے ..

...سے اسے اٹھا کے اپنے اگے گھوڑے پہ بیٹھایا

...ایک ہاتھ سے گھوڑے کی لگام تھامی اور ایک بازو نشا کے گرد باندھ کے قریب کیا

...گھوڑے کو اواز دے کے دوڑیا ..پہلے آہستہ پھر وہ تیز ہوتا گیا

..ر ..روکین عمر

ابھی وہ تیز ہوا ہی تھا کہ وہ چیخی

ابھی تو شرو کی ہے--- عمر نے اسے مضبوطی سے نشا کو پکڑا---

...میں گر جاؤں گی ..

میں نہیں گرنے دوں گا ----ریلکس رہیں----

عمرررر ...گھوڑے نے جب زیادہ سپیڈ پکڑی تو نشا کی چیخیں نکل گئیں حالانکہ عمر نے اسے پکڑا ہوا تھا ...لگام کھینچ کے گھوڑا آہستہ کیا ..تو نشا نے سکون کا سانس لیتے عمر کے سینے سے ٹیک لگائ..

اب آئندہ کبھی نہیں رائڈینگ کروں گی..جان نکال دی اپ نے میری ..سانسیں بحال کرتے عمر کو دیکھنے کی کوشش کی---

اتنے سے ہی سے یہ حالت ہو گئی اپ کی---

پھر سلو سپیڈ مین پورا فارم ہاوس اسے دیکھایا...سب ل

کرتے کرتے ایک بج گیا تھا

دو بجے کے قریب وہ لوگ وہاں سے نکلے راستے میں فائیو سٹار ہوٹل میں لنچ کرنے کے بعد تین بجے وہ گھر پہنچے تھے..

OOOOOOOOOO

وہ وکیل سے بات کر ہی رہی تھی کہ ملازم اندر ایا...

ہوں کیا ہے ...فون بند کرتے اسے دیکھا...

میڈم باہر کوئ حامد خان ایا ہے ...کہہ رہا ہے کہ اپ جانتی ہیں اسے اندر انے دوں؟

ہوں ...لے آو ..ملازم کے جانے کے بعد وہ سیدھی ہو کے بیٹھی تھیں ...یہ تو اب میرے پیچھے ہی پڑ جائے گا.

وہ لاونج میں داخل ہوے تو سامنے ہی عشا اور سارہ بیٹھی تھیں باقی سارے سامنے تو نظر نہیں آ رہے تھے لیکن تھے گھر ہی ...

وہ عمر کے پیچھے چھپ چھپ کے چل رہی تھی ...ایک تو ویسے شروم و حیا اور اپر سے عمر کے کپڑوں میں------

اگئے اپ لوگ...

عائزہ سامنے ہی کچن سے ان دونوں کو دیکھ کے باہر آئیں..

جی ... عمر ان کے سامنے ہلکا سا جھکا-----

انھوں نے اس کی پیٹھ تھپ تھپائ....بی ایسی شیر نے ان کی شیرنی کو قابو کیا ہوا تھا..

پھر نشا کو گلے لگایا تھا جو بس ایک رات میں ہیں کھل سی گئ تھی..

ان کے گلے لگتے اس نے رونا شروع کر دیا .. عمر اگے چلا گیا تھا..

کیا ہوا ...رو کیوں رہی ہو بیٹا ..انھوں نے فکر مندی سے پوچھا...

ماما ... عمر .نے مجھے ...وہ بولتے بولتے خاموش ہوئ تھی کہ ..انھوں نے اسے خود میں بھینچا

.... کچھ کھایا ..پیچھے کر کے اس کے انسو صاف کرتے پوچھا

جی لنچ کر کے اے ہیں ..نروٹھے پن سے کہتی وہ اپنے کمرے کی طرد بڑھی عشا تو نہیں البتہ سارہ اسے دیکھ کے ضرور مسکرائیں ....پر وہ منہ بناتی کمرے میں ائ تو عمر سامنے ...ہی بیڈ پہ بہ لیٹا سونے کی تیاری میں تھا

وہ اسے کچھ کہے بغیر اپنے کپڑے اٹھا کے چینج کرنے چلی گئ ...اورنج شارٹ فراک کے ساتھ وائیٹ کھلا ٹراوزر پہن کے باہر نکلی تو عمر باتھروم کی طرف نظریں ٹکائے اوندھا لیٹا ..تھا ...ادھر آئیں

..کیوں

آئیں تو کچھ بتانا ہے-----

..یہں بتا دیں میں وہاں نہیں آوں گی ....نظریں ملائے بغیر جوا دیتی صوفہ پہ بیٹھ گئ

......ادھر ائیں نا ....میں دیکھوں کیسی لگ رہی ہیں

....میں ہمیشہ کی طرح پیاری ہی لگ رہی ہون اپ سو جائیں

....مطلب نہیں آئیں گی اپ

... نہیں

ٹھیک ہے رات کو پھر گلہ نا کرنا کہ سوتا نہیں ہوں میں ...اپ بھی سو جائیں ....اکھٹے

... جاگنا ہے رات کو

.... عمرررر ...کتنے لوفر ہیں اپ ..وہ چڑ کے چیخی تھی

....اب کیا کروں ایسے ہی قبول کرنا پڑے گا

.. لوفر ....اپ باقیوں کی طرح ...کہہ کے وہ باہر نکل ائ

پھر وہ شام تک نیچے ہی رہی فاطمہ لوگ پتا نہیں کہاں چھپ کے بیٹھے تھے ...وہ تھوڑی

....دیر ردا اور عشا کے پاس رہیی اور پھر عائزہ کے پاس چلی آئی .. عمر سو گیا تھا

OOOOOOOOOOO

...احمد ...ردا نے احمد کو دیکھا جو ٹی وی پہ ٹاک شو دیکھ رہا تھا

...ہووں

....ہوسپیٹل جانا ہے ہم لوگوں نے

ہوں ...۔ وہ ہنوز ٹی وی کی طرف متوجہ تھا

مجھے پانی لا دو ..ردا سیدھا ہو کے لیٹنے لگی ...اچانک سے اسے پیٹ میں درد ہوا تھا ..۔۔۔

احمد نے اسے پانی پکڑایا تو اس کا جسم ٹھنڈا ہو رہا تھا ..... ٹھیک ہو تم ---احمد نے جلدی سے گلاس رکھ کے اسے سہارا دیا

...وہ جو بیٹھنے لگی تھی پانی پینے کے لیے دوبارہ سے پیچھے لیٹ گئ

..ردا ...ر ..ردا .ک ..کیا ...احمد اسے دیکھ کے حواس باختہ ہوا

..ردا پیٹ پہ ہاتھ رکھے دوہری ہوئ تھی

...م ..ما ..کو بلا ... بمشکل احمد کو کہا

..وہ باہر بھاگا-- .سامنے ھی بسما بیٹھی تھی ...ما ..ما .ر ..دا ...الفاظ ٹوٹ رہے تھے

کیا ..ردا ..وہ بھی پرشانی سے گھٹنوں کی پرواہ کے بغیر اٹھ کے اس کے کمرے کی طرف ...دوڑی تھیں .عائزہ بھی آگئ تھیں ..ردا کو سیدھا کیا .گاڑی نکالو .احمد ہوسپیٹل جانا ہے

ردا کو تھامے بسما کے ہاتھ کامپے تھے ...سب آہستہ آہستہ جمع ہونا شروع ہو چکے ..تھے ....سب پرشان ..ردا کو بسما اور عائزہ احمد کے ساتھ ہوسپیٹل لے کے آئ تھیں

....اسد بھی تھا ساتھ ..احمد پرشانی میں ڈرائیورنگ نہیں کر سکتا تھا

.....ہوسپیٹل پہنچ کے آئی سی یو ..میں اسے لے جایا گیا ...سب دعائیں کر رہے تھے

..ڈاکٹر نے دودن بعد کا کہا تھا لیکن شدید درد کی وجہ سے اج ہی ڈیلوری کرنی پڑ رہی تھی

..سائین کون کرے گا...ایک ڈاکٹر جلدی سے باہر ایا

م ..میں نہیں کروں گا ...وہ جانتا تھا اس میں کیا لکھا ہوگا---احمد کا بس نہیں چل .

...رہا تھا کہ وہ ایک دم سے سب ٹھیک کر دے

...دیکھیں یہ سب تو کرنا پڑے گا ..اپ دیر کریں گے تو اپ کا نقصان بھی ہو سکتا ہے

...پھر احمد نے دل پہ پتھر رکھ کے سائین کیے تو ڈاکٹرز نے اپنا کام شروع کیا

.سب دعا گو تھے...

...گھنٹے کے لمبے انتظار کے بعد نرس ایک کمبل میں لپٹے بچے کے ساتھ باہر آئ ..

..بسما نے سب سے پہلے اسے پکڑا تھا

نرس ...ر ..ردا کیسی ہے ...احمد نے بے چینی سے اس کا پوچھا جس نے اتنا پیارہ تحفہ

..اسے دیا تھا

..وہ بھی ٹھیک ہیں کچھ دیر بعد اپ کو ملنے کی اجازت دی جائے گی

...اپنے بیٹے کو ہاتھوں میں لیتے خوشی سے ہاتھ کانپ رہے تھے

..مبارک ہو اپ کو ..نرس پیشاوارانہ کہہ کے واپس مڑی

نرس کے جانے کے بعد ڈاکٹر بھی باہر آگیا تھا ..جو ان کو مبارک باد دے کے اگے چلا

...گیا

دس منٹ بعد احمد اپنے بیٹے کو اٹھائے اندر ردا کے پاس ایا ..نرس اسے روم میں شفٹ کرنے لگی تھی ...احمد بھی ساتھ ساتھ چل کے روم تک ایا .نرس اس کی بے چینی اور خوشی دیکھ کے مسکرائ...

ردا کو ڈریپ لگا کے باہر چلی گئ

ردا ابھی بے ہوش تھی ...عائزہ اور بسما اسی کے پاس آئیں تو احمد میٹھائی لینے چلا گیا..

بچے کو نرس دوبارہ لے گئ تھی...

تھوڑی دیر میں نشا اور فاطمہ بھی ہوسپیٹل اگئ تھیں---عائزہ نے ان دونو کو گھورا کہ صبر نہیں ایا گر آنا ہی تھا انہوں نے---

OOOOOOOOOOO

شیرازی کے بیل پیپرز ٹیبل پہ رکھتے وہ کرسی پہ شہانہ انداز میں بیٹھی ..کہ اس کے باہر انے کے بعد پہلا کام مسز عمر چوہدری پہ قتل کا کیس درج کروانا تھا ...وہ مکمل تیاری میں تھی ..سارا پلین بن چکا تھا بس اب عمل کرنا باقی تھا..!

بی بی میں ان کو نہین مانتا..اپ وکیل ساتھ لائیں....

جی سر.وہ ابھی بات کر ہی رہا تھا جب اس کا فون بجا..

..جی سر ...ناگواری سے سامنے بیٹھی عورت کو دیکھا

...اوکے سر ..ابھی چھوڑ دیتا ہوں

...اللہ حافظ سر ..غائیبانہ سلیوٹ کرتے اس نے فون رکھا

..پھر کسی کو اواز دے کے شیرازی اور خرم کو لانے کا کہا

دو منٹ بعد ہی دو ادمی جن کے بال جنگلی جانوروں کے بالوں کی طرح بڑے ہوئے تھے

..پیلے دانتوں کی نمائش کرتے باہر آئے

....مجھے پتا تھا سویٹ ہارٹ ...شیرازی شہلا کو انکھ مار کے ہنسا تھا

چلیں ..ان کو اس حلیے میں دیکھ کے کوفت سے کہتی وہ اٹھ گئ ...وہ دونو بھی انسپیکٹر پہ

طنزیہ مسکراہٹ اچھالتے اسکے پیچھے باہر نکل ائے

OOOOOOOOO

ردا کو گھر لے ائے تھے ..اب سب ان کے روم میں بیٹھے بچے کو کبھی کوئی اٹھاتا کبھی

کوئی ...اب نشا کے پاس تھا جو اپنی انگلی سے گلاب جامن کا شیرا لگا کے اس کے

ہونٹوں سے لگا رہی تھی ....جبکہ احمد اس سے لینا چاہ رہا تھا کے پتا نہیں کون سے

.... تجربے کر رہی ہے اس کے بیٹے کے ساتھ

...احمد بھای نام کیا رکھنا ....احمد کی طرف دیکھتے مسکرائ

سارہ ردا کو سوپ پیلا رہی تھیں عائزہ کچن میں جبکہ مرد حضرات کاموں پہ اور باقی ینگ پارٹی ردا کے کمرے میں...

المیر ..پہلے بتایا تھا نا .....احمد کی بجائے ردا نقاہت سے بولی..

احمد بھائ ڈن ہے یہ ..فاطمہ نے پوچھا...

وہ جو سوچ رہا تھا کیا جواب دے ردا کی طرف دیکھا ..جس کے چہرے پہ اج اور ہی چمک تھی ..ماں بنے کی خوشی میں انکھیں جھلملا رہی تھیں..

اوکے ڈن ..نیکسٹ ٹائم میں رکھوں گا اس دفعہ ردا...

اوووو سب نے اووو کی طرح شکل بھی بنائ...

ویسے اب اپ بڑے ہو جائیں ....نشا نے احمد کو دیکھ کے طنز کیا

جو حرکت ان لوگوں نے کی تھی اس کے بعد اس کا ان کے ساتھ بات کرنا بنتا نہین تھا ..علی اسے کافی دفعہ چھیڑ چکا تھا لیکن باقیوں نے کچھ نہین کہا تھا ....اب نشا انہیں عمر کی دھمکیاں جو دیتی تھی ..بیچارے اچھے پھنسے تھے سب...

اب اسد بھائ کی بیٹی ہو گی...

اسد اور عشا ... بھی ساتھ بیٹھے تھے ....نشا نے انہیں بتایا .جسے اسے واقع پتا ہے..

...انشاللہ ..عائزہ چائے کی ٹرے کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئیں

...پھر ہم ان دونون کی بھی شادی کروائیں گے جیسے ہم سب کزن کی ہوئ ہے اپس میں

..ہاہاہا ...ہاں کیون نہیں ...احمد نے اس کو دیکھا

..نا بابا ...یہ اگر اپنے باپ پہ چلا گیا تو میری بیٹی

اللہ نا کرے ... عثمان کے منہ سے پھسلا تھا ...احمد نے اگے ہو گے اس کی کمر پہ

..دھپ لگائ

...میں برا ہوں جو میرا بیٹا نشئی ...لوفر غنڈہ ٹائپ ہو گا

...اسد کو گھور کے دیکھا

...اوہوں ....فضول باتیں نہین کرو سارہ نے سب کو ڈپٹا

ان دونون کا رشتہ پکا ...ان کی پھپھو نے فائینل کر دیا ..اب اپ سب گواہ رہنا ...نشا

..نے سب فائینل کیا

....اوکے ..رشتے کرانے والی ماسی .عشا نے اسے چھیڑتے ساتھ لگایا تھا

ایسے ہی پھر میرا بیٹا ہو گا ...اور فاطمہ کی بیٹی ان کی بھی کردیں گے ..بے بی کو گود میں

لیے محبت سے دیکھتے کیا بول گئ تھی ...اسے خود بھی اندازہ نا ہوا------

..انشاللہ ...عائزہ نے دل ہی دل میں کہا

جبکہ باقی سب بس خاموشی سے اسے دیکھ رہے تھے ..سب کے خاموش ہونے پہ ...نظریں اٹھا کے دیکھا

فاطمہ پاس سے اٹھ رہی تھی اس کے پاس آ کے عمر بیٹھا تھا ....دانتوں تلے زبان ..دبائ

... عمر نے سن لیا ہو گا

...اس کے ہاتھ سے بے بی لے کے عائزہ نے ردا کو دیا تھا

عمر اسے ڈھونڈتے ڈھونڈتے وہاں ایا تھا ...اس کی بات سن تو لی تھی ..پر اس بارے ...مین وہ اکیلے میں زیادہ اچھے طریقے سے فائدہ اٹھا سکتا تھا

...کچھ دیر بیٹھنے کے بعد وہ وہاں سے نشا کو بھی ساتھ کمرے میں لے ایا

کپڑے نکال دیں ...کمرے میں اتے اسے کہہ کے خود باتھ روم چلا گیا ...نشا نے کپڑے نکال کے دروازے کے ہک کے ساتھ لٹکائے اور خود ٹی وی ان کر لیا ..چینل سرچ کرتے آخر اسے مطلوبہ چینل مل ہی گیا ...روز شام کو اس چینل پہ بچوں کا پروگرام لگتا تھا جیسے وہ کم ہی مس کرتی تھی-------ابھی بھی دیکھنا شروع کر دیا----

... عمر دس منٹ بعد باہر ایا ..وائٹ کاٹن کے شلوار قمیص میں شہزادہ لگ رہا تھا

بہت پیارے لگ رہے ہین .نشا جو بیڈ کراون سے ٹیک لگائے ٹی وی دیکھ رہی تھی اسے باہر اتے دیکھ کے تعریف بھی کی....

میں ویسے ہی پیارہ لگتا ہوں ..اٸنے کے سامنے کھڑے ہو کے خود کو دیکھا...

جی جی .. سڑیل ..کھڑوس ...ظالم ...منہ ہی منہ مین بڑ بڑاٸ..

عمر دوسری سائیڈ پہ آ کے بیٹھا ...اور اسے اپنی طرف کھینچا..دو منٹ میں وہ اس کا حلیہ خراب کر چکا تھا...

پیچھے ہوتے اس کی بال سیٹ کیے ...نشا کا تنفس بحال ہونے تک وہ دوبارہ جھکنے لگا تھا.

جب نشا خود کو بچاتے بیڈ سے اتر کے بھاگی تھی ...ایسے ہی کرتی رہیں تو ہو گیا بیٹا....

غصے سے کہتے اسے پکڑنے کے لیے بیڈ سے اٹھا..

وہ بچنے کے لیے دروازے کی طرف بھاگی تھی پر عمر نے پھرتی سے اسے اپنے مظبوط بازوں کے حصار میں قید کر ہی لیا تھا.

بھاگ کہاں رہی ہیں ...کمر سے پکڑ کے اسے ساتھ لگایا...

اییییییہ .....چھوڑیں ..مجھے ..کندھے پہ اپنے دانت گاڑھتے اسے پیچھے کرنے کی کوشش کی جو اس کے بالوں مین چہرا گھسا چکا تھا....

عمر .....!اب اس نے زرا زور سے کاٹا...

وہ درد سے بلبلاتا پیچھے ہوا------

بلی.....

کہاں .....وہ اچھل کے دوبارہ اس کے پاس ائی .. عمر نے کاٹنے کی وجہ سے بلی کہا تھا ...اور وہ سچ مچ کی بلی سمجھ کے پھر سے اس کے شکنجے میں پھنس چکی تھی ..

ماما......وہ چیختی رہی پر عمر دھیان دیے بغیر ...اسے تنگ کرنے میں لگا رہا ...

عائزہ جو اس کی چیخ سن کے اوپر ائ تھیں .دروازہ کھولتے کھولتے رکی تھیں کہ اب اندر سے ہنسنے کی آواز آ رہی تھیں...

وہ تعاسف سے سر ہلاتے مڑی ہی تھیں جب عمر کی اواز ان کے کان میں پڑی..

میں تو زارون نہیں رکھوں گا اپنے بیٹے کا نام....

جی نہیں ...اگر اپ نے کوئ اور رکھا نا تو...

حد ہے ویسے میں سمجھی تھی عمر کے ساتھ رہ کے سیانی ہو جائے گی ..پر یہاں تو عمر کو ہی نشا نے اپنے جیسے بنا دیا تھا....

OOOOOOOOOO

رمل ...رمل دیکھو کون ایا ہے ....وہ گھر داخال ہوتے ہی چلائ تھیں...

ڈیڈ..

رمل کمرے سے باہر نکلی ... لیکن ان کے پاس نا آئ کہ اس کا حلیہ دیکھ کے اسے ابکائ انے لگی تھی...

موم..ان کو پہلے صاف ہو لینے دیں پھر ملوں گی ...ٹھک سے دروازہ بند کرتی وہ واپس اندر...

شیرازی اپنا سا منہ لے کے رہ گیا...

شہلا نے نے اپنی ہنسی روکتے اسے کمرے میں بھیجا..

کچھ دیر میں اس کا حلیہ کچھ بہتر نکل ایا تھا ..پھر وہ سیلون ایا کے کٹینگ کروانی تھی... خرم اپنے گر چلا گیا تھا

ان دس مہینوں میں اس کا سارا کاروبار کام دھندا ٹھپ ہو گیا تھا ..اب جو بھی کرنا تھا شہلا نے ہی کرنا تھا..

سیلون سے واپسی وہ سیدھا وکیل سے ملنے چلا گیا تھا ...کہ کیس اوپن ہونے کے بعد ان کے پاس نوٹس جانا تھا ..

OOOOOOOO

مبارک ہو....اپ کو بابا جان ...دلاور خان نے فون اٹینڈ ہوتے ہی مبارک باد دی

ابھی کیوں دے رہے ہو مبارک ..ابھی تو اس احمد کو سبق سکھانے جانا ہے ...حامد گھمنڈ سے بولا

ہو نہہہہہ مبارک اس لیے دے رہا ہوں کے اپ نا .....نا ...جان بن گئے ہیں ..اس ...نے حامد خان پہ طنز کرتے نانا کو لمبا کھینچا

....کیا ..بکواس ہے

بکواس نہیں سچ ہے یہ ..وہ ہنسا تھا

....

اج احمد نے واپس جانا تھا المیر بھی تین ہفتوں کا ہوگیا تھا ....ان دنوں میں اتنی مصروفیت رہی تھی ... کبھی کوئی گیسٹ اجاتا تو کبھی کوئی .....المیر تو ردا کی بجاے باقیوں کے پاس زیادہ رہتا ..ایک ردا کو پکڑتا اور دوسرا پکڑتا ....بس فیڈ کے لیے ہی اس کے پاس ہوتا----

یار ...یہ میرا بچہ ہے مجھے بھی اٹھا لینے دیا کرو------ احمد چڑ کے کہتا------

...تو ساری رات اپ لوگوں کے پاس ہوتا ہے ...علی ...نشا اور فاطمہ کا یہ ہی جواب ہوتا

رات کو اس نے سونا بھی ہوتا ہے ....دن کو تو بچارے کو سکون سے سونے بھی نہیں

...دیتے

کچھ دن تو ہیں پھر اپ ردا بھابھی کو ساتھ لے جانا یہ بھی اپ کے ساتھ ہو گا ...نشا

..کہتی

...ہاں میں شکر ادا کروں گا تم لوگوں سے جان چھوٹے گی

....اپ ایسے یہیں چھوڑ کے جائیں گے..

...اگلا وار ہوتا

..دماغ نہیں خراب کرو یہ اتنا سا بچہ ...تم لوگوں کے ہوالے ..شکلیں گم کرو

اور پھر اسی لڑای جھگڑے میں احمد کی چھٹی بھی ختم ہو گئ ...میں بھی اپنا بزس جوائین

...کر لیتا ...آرمی کی بجائے

...یہ فقراہ بھی باریا دہرا چکا تھا

شام کو تین بجے انھوں نے نکلنا تھا ..اب ایک مسئلہ یہ بھی تھا کہ ردا وہاں اکیلی بچے کو

کیسے سنبھالے گی کوئ تو ساتھ ہو ...احمد نے گھر ہونا نہیں تھا ...سو ضرورت ہوتی ..وہ

بچے کے ساتھ ہو گی یا احمد کے کام کرے گی ...کسی ایک کو ساتھ تو جانا تھا ...عشا

پریگننسی کی وجہ سے جا نہیں سکتی تھی عائزہ کے کندھوں پہ ویسے پورے گھر کی زمہ

داری .. بسما اور ساراہ عمر کے لحاظ سے سارے کام نہیں کر سکتی تھیں پیچھے دو لوگ بچتے ...یا تو نشا جاتی یا فاطمہ ...فاطمہ کے بھی پیپرز ہو گے تھے ...اور نشا کو پتا نہیں عمر جانے دیتا کے نا ..

بقول نشا کے اس نے اجازت لے لی ہے ...

لنچ کے بعد سب سے مل ملا کے وہ ردا اور احمد کے ساتھ گاڑی میں بیٹھی ....دابو کو اس پہ شک نہیں یقین تھا کے عمر سے پوچھے بغیر جا رہی ہے ...لیکن وہ اسے کچھ بھی کہے بغیر جانے دے رہے تھے ...

گاڑی میں بیٹھ کے اس نے عمر کو میسج کیا ....

میں احمد بھائی کے ساتھ نیکسٹ فلائٹ سے اسلام آباد جا رہی ہوں ...

عمر جو فائلز دیکھ رہا تھا میسج ٹیون بجنے پہ چیک کیا تو....ایک دم سے اسے نشا پہ انتہا کا غصہ ایا ...جلدی سے نشا کا کال ملائ ..کوٹ اور گاڑی کی چابیاں اٹھاتے وہ بھاگتے ہوے افس سے باہر نکلا تھا ...اسے پتا تھا کہنے سے وہ کبھی نہیں رکے گی

پک دا کال ...بل مسلسل جا رہی تھی

ڈیم اٹ ....فون بج بج کے بند ہو گیا لیکن نشا نے پک نہیں کیا کہ عمر منع کر دیتا...

لیکن یہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اس کی بڑی بری سزا ملنے والی تھی

اسے عمر سے...

عمر ریش ڈرائیونگ کرتا ان سے پہلے ایئرپورٹ پہنچا .....

وہ لوگ انٹر ہوے ہی تھے کہ احمد کی نظر اس پہ پڑی...

عمر بھائی یہاں کیا کر رہے ہیں ..نشا کو دیکھا ...نشا نے اس کی نظروں کے تعاقب میں

دیکھا تو سامنے ہی عمر سرخ انکھوں سے اسے ہی گھور رہا تھا ...اس کا حلق تک کڑوا ہوا...

و ...وہ ...ملنے .اے.زبان لڑکھاڑی...

مجھے تو کچھ اور ہی لگتا ہے ردا نے مشکوک نظروں سے نشا کو دیکھا ..جس کا رنگ عمر کو

دیکھ کے اڑ چکا تھا ...اسے کیا پتا تھا عمر ائیرپورٹ ہی پہنچ جائے گا....

OOOOOOOOOOOOO

کورٹ سے پیپرز تیار ہو چکے تھے اب بس عمر چوہدری کے گھر پہنچانے تھے ...شیرازی نے

گھر قدم رکھا تو سامنے بلیک کلر کی گاڑی کھڑی دیکھ کے سیدھا ڈرائنگ روم آیا ..جہاں شہلا

کسی مرد کے ساتھ بیٹھی ناگواری سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی...

حامد خان انے والے کو دیکھ کے کھڑا ہوا..

...اپ شیرازی صاحب ہیں ..مصاحفہ کے لیے ہاتھ بڑھایا .

..جی ...وہ ہاتھ ملاتا شہلا کے پاس جا کے بیٹھا

..یہ کون ہیں ...شیرازی نے شہلا سے پوچھا

...پھر اس نے بتایا کہ کیسے اس نے اس رات ان کی مدد کی تھی

حامد اتنے دنوں میں یہ تو جان ہی گیا تھا کہ ان کی دشمنی بھی اسی خاندان سے ہے جہاں ...ردا تھی

..تو اپ بتائیں کچھ اپنے بارے میں...

...اس ایک گھنٹے کے دوران وہ لوگ عمر کے خلاف بڑا پلین تیا کر چکے تھے

اپ کی بیٹی بہت پیاری ہے ...باتوں کے دوران جب رمل ڈرائنگ روم میں ائ تو حامد ...نے اسے دیکھ کے چاپلوسی کی

...باپ پہ جوگئ ہے شیرازی نے کہہ کے خود ہی قہقہہ لگایا

ہاہاہا ...میرا بیٹا بھی ہے جو اس سے کچھ سال ہی بڑا ہے ...بہت شریف اور نیک بچہ ...ہے

اپنے باپ کی طرح .... شہلا نے طنز کیا ...حامد بس مسکرا کے رہ گیا

رمل کے ملاقات عمر سے کیسے کروانی ہے---- شہلا نے شیراز سے پوچھا------

نشا کی دوست بن کے ملے گی ---وہ شاطرانہ انداز میں مسکرایا------

فرنٹ ڈور کھول کے اسے اندر دھکیلا....

ڈرائیورینگ سیٹ سنبھالتے اس کا بیلٹ باندھا جو سن سی بس اسے دیکھے جا رہی تھی.... عمر کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ایک رکھ کے لگاے....

فل سپیڈ سے ڈرائیورینگ کرتے وہ حویلی کی بجاے فارم ہاوس ایا تھا اسے لے کے...

بہت شوق ہے اپ کو مجھ سے جان چھڑوانے کا ....وہ کمرے میں اتے ہی سرد اواز میں اس کے کان کے پاس غرایا تھا...کس سے پوچھ کے جا رہی تھیں---بازہ سے پکڑ کے جنجھوڑا-----

ن..نہیں...میں دابو سے...پوچھا.

جھوٹ ...

جھوٹ----.

وہ مجھ سے پوچھے بغیر اپ کو کبھی نہیں جانے دیتے......

م...میں...سس..سچ اس کی تو جان ہی نکل گی تھی اتنے شدید ردے عمل پہ....انکھیں پانیوں سے بھرنے لگیں تھیں----------

..کیا چاہتی ہیں اپ

بتائیں کیا چاہتی ہیں ------اپ...کیوں کرتیں ہیں ایسے کام جس سے مجھے تکلیف.

ہو..........

سو...سوری..میں.......

بس ایک لفظ نہیں ...اسے بازو سے پکڑ کے اپنی طرف گھسیٹا....وہ کسی بے جان گڑیا کی ماند اس کے سینے سے ٹکرای ....

اب اپ یہاں اکیلی رہیں گی...پورے دس دن .... مجھ سے دور رہنے کا شوق پورا کریں اس کے نازک بازوں میں انگلیاں گاڑتے وہ سرد مگر دھیمی اواز میں بولا-----..

ایک ایک حرکت پہ نظر ہے میری اپ کی.------.پہلے کچھ نہین کہا اس کا یہ مطلب نہیں کے اپ کچھ بھی کریں ....

اسے بیڈ پہ دھکیل کے وہ کمرے کا دروزہ باہر سے لاک کرتے انکھوں کو بے دردی سے مسلا....کتنے دنوں سے وہ احمد کے ساتھ جانے کا سوچ رہی تھی...دابو بھی اسے بتا چکے تھے کہ وہ کیا کر ہی ہے..وہ اچھے طریقے سے جانتا تھا کہ یہ سب کیوں ہو رہا ہے....اگر وہ اگنور کر ہا ہے تو اس کا یہ مطلب نہین کے وہ کوئ بھی فیصلہ اس سے پوچھے بغیر کر لے...

...

....اس کے جانے کے بعد ابھی تک وہ ساکت بیٹھی تھی

... میں ایسا کیا کر دیا جو اتنا....بس وہ رو رہی تھی

.. احمد بھائی کے ساتھ جانا ہی تھا نا

.بتا بھی دیا تھا پھر بھی.----اتنا ڈانٹا---

کتنا ٹائم ہو گیا تھا رات کا اندھیرا پھیلنا شروع ہو گیا تھا....کمرے کا دروازہ کھولنے کی کوشش کی تو وہ باہر سے لاک . کتنی دیر ٹرائی کرتی رہی کہ کھل جائے---پر کھلنا ہوتا تو پہلی بار کھل جاتا---

...اسے اب ڈر لگ رہا تھا ہر طرف درخت ہی درخت

اس نے جلدی سے ونڈو کی سلائیڈز بند کیں اور پردے اگے کیے....اسے تو یہ بھی نہیں پتا تھا لائیٹ کہاں سے جلے گی ....

اس دن جب ایسے تھے اسے ان سب کا ہوش ہی کہاں تھا...سارے سوئچ ان کر کے دیکھ لیے لیکن لایٹ نہیں جلی ...سائیڈ لیمپ ان کیا تو وہ بھی ایک ہی جلا...اس سے کمرے میں ہلکی سی روشی پھیلی تھی...

....جوں جوں وقت گزر رہا تھا..اس کے ڈر میں اضافہ ہو رہا تھا

عمر...پلیز ا جاییں نا....بیڈ پہ گھٹنوں میں سر دیلے وہ رو رہی تھی....پتا نہیں ٹائم کیا ہوا تھا.....سر اٹھا کے دیکھنے کی بھی ہمت نہیں تھی...انکھیں بند کیے ہی وہ تھوڑا سرک کے کمفرٹر میں گھسی تھی..

اسے سہی معینوں میں خوف محسوس ہو رہو تھا...

انکھیں بند کیے کمفرٹر کو مٹھیوں میں بھینچے وہ جوجو دعائیں اتی تھی پڑھے جا رہی تھی...

باہر سے اب ٹڈیوں کے بولنے کی اوازیں بھی ماحول کو وحشت زدہ کرنے لگیں

دور کہیں گھوڑا ہنہنایا تھا...وہ سمٹ کے اور دہری ہوی ... -----------

اللہ جی پلیز عمر کو بھیج دیں...میں ائیندہ ایسا کبھی بھی نہیں کرو گی ..پلیز اللہ جی...اس کی سسکیاں بندھنا شرو ہو چکی تھیں...

وہ اپنی جگہ سے ہل تک نہیں رہی تھی...سانس لینے کی مجبوری نا ہوتی تو وہ بھی نا لیتی...

اسے کسی نے بتایا تھا کے فارم ہاوسیز میں ہر طرح کے مونسچرز ہوتے --رات کو تو اور زیادہ ہو جاتے ہیں ماما......ہونٹوں نے ہلکی سی جنبش کی تھی....

عمر.......باہر شائد کتا بھونکا ...اس کی چیخ نکل گئی. ...

عمر جو باہر دروزے کے پاس ہی نیچے زمین پہ بیٹھا تھا..تڑپ کہ دروازہ کھولا....لائیٹ ان کی تووہ کمفرٹر کے اندر خوف سے کانپ رہی تھی...

جاو..یہاں سے...اسے لگا کوی اور ہے .کوی جن بھوت--- عمر تو اسے چوڑ کے چلا گیا تھا

.... عمر چلتا ہوا اس کے پاس ایا...کمفرٹر ہٹایا اس کا چہرا لٹھے کی مانند سفید ہو رہا تھا...

..جج...ا..و. عمر....اللہ جی

نشا...بے خودی سے اسے جھنجھوڑا....میں ہوں

...عع--.مر.وہ خوف سے اسکے گلے آ لگی تھی...سانسیں مدھم ہونے لگی-----

....ع..مر ..وہ...مونسچر

...کچھ نہیں ہس...اسے خود میں بھینچتے کمر سہلای تھی

..میں..ڈر

چپ..چپ..بس.. عمر کو خود پہ شدید غصہ ایا تھا..بے شک وہ باہر ہی بیٹھا رہا تھا لیکن

..نشا کو تو نہیں پتا تھا نا

وہ اسے کیسے تکلیف دے سکتا تھا جو اس کی سانسوں میں بستی تھی..اس کے اندر خون کی

...طرح دوڑتی تھی

.. وہ اس کے ساتھ چمٹی تھی کہ عمر پھر سے اسے چھوڑ کے چلا جاے گا

اٹھیں...اسے خود سے لگاے اٹھایا تھا...دس دن کا کہا تھا اور ادھی رات بھی وہ
...برداشت نہیں کر پائی تھی
عمر کے انے سے اسے تھوڑی سی ڈھارس ملی تھی..کہ اب وہ بس اس کے سینے سے
لگے ہلکی ہلکی سسکیاں لے رہی تھی--
....اس کی شرٹ ابھی بھی بھیگ رہی تھی
OOOOOOOOOO
...اسد .... عشا نے اسے اواز دی جو لیپ ٹاپ پہ .مووی دیکھ رہا تھا

......ہوون

.اس کی اوز بند کر دو ..نید نہین ا رہی بارہ بجنے والے ہین اب تو....سو جاو

....اچھا ...کرتا ہوں بس دو منٹ

وہ کب سے انتظار مین تھی کے وہ سوے گا تو ہی اسے بھی نیند اے گی

.....بس تھوڑی سی ہی رہ گئ ہے نا

...دس منٹ ہو گئے بس تھوڑی سی ہی رہ گئ ہے ...کہ رہے ہو

....جلدی بند کرو ورنہ یہ تمہیں کل نظر نہیں اے گا...لپٹاپ کی طرف اشارہ کیا

دو منٹ صبر نہیں اتا.....

ٹھیک ہے دیکھتے رہو میں باہر جا رہی ہون جب ختم ہو جاے تو بتا دینا ....دھمکی دیتے

وہ بمشکل بیڈ سے اٹھی تھی ... بھرا بھرا وجود .ہونے کی وجہ سے وہ سلو ہی کام کر پاتی...

اے ے ے ے------ رکو کرتا ہون بند.. ...اگر وہ باہر چلی جاتی اور ممامازکی تھری

میں سے کوئ بھی اس ٹائم دیکھ لیتا تو اسے تو پکا جنت رسید کر دیا جاتا...

یہ .لو کر دیا بند ...اسنے لیپٹاپ بند کر کے اسے ارام سے واپس بٹھایا...

میرا خیال نہیں ہے تو کم سے کم اس کا تو رکھ لیا کرو ..پیٹ کی طرف دیکھ کے

کہا---- اوررونے والی شکل بنائ..

اس سے زیادہ تمہارا ہے میری جان ...اس کا سر تھپتھپاتے جیسے اس کی انفارمیشن میں

اضافہ کیا....

یہ تم اب بس میرا دل رکھنے کے لیے کہ رہے ہو ..وہ سیدھی ہو کے لیٹی تھی..

وہ تو کب کا رکھا ہوا ہے ..وہ بھی لیٹا اپنی جگہ پہ....

ایک بات بتاو ....عشا نے ہلکا سا رخ اس کی طرف پھیرا..

ہوں ..اسد پورا کا پورا اس کی طرف ہو کے لیٹ گیا!

.....جب تم لوگ فارم ہاوس گئے تھے صبح صبح سب مل کے

...ہاں

اس وقت کیا ہوا تھا وہاں جو تم لوگ واپس آ کے چھپ گے تھے

وہ ....وہ تو ہم فاطمہ کے ساتھ گئے تھے کہ وہاں نشاء اور عمر بھائی ہنی مون منانے گئے تھے ہم لوگوں نے چھاپہ مارنا تھا پر ہماری اپنی بے عزتی ہو گئی الٹا ......اسد نے اسے بتاتے برا سا منہ بھی بنایا

ہاہاہاہا تم لوگوں کو کس نے کہا تھا فاطمہ کی بات مانو جو منہ اٹھا کر صبح صبح چلے گئے تھے

ایشاء نے اسکا مزاق اڑایا......

اچھا بس کرو تم اب نیند نہیں آ رہی اس نے مصنوعی غصے سے گھورتے کمفرٹر اپنی طرف کھینچا جو آدھے سے زیادہ ایشاء نے اپنے اوپر لیا ہوا تھا ....

نہیں کرو نہ میں نے بھی لینا سارا تو مت کھینچو اچھا اسد تھوڑا قریب ہو کر لیٹا کے اسے بھی برابر ملے اور لائیٹ بند کر دی ...

...

....نشا روتے روتے اس کے سینے پہ ہی سر رکھے سوگئ تھی

عمر کا موبائل کب سے وائبریٹ رہا تھا لیکن نشا کے ڈیسٹرب ہونے کے ڈر سے بات نا کی..

..اب میسج ٹیون بجی تو احتیات سے موبائل نکالا ...رمیز کا میسج تھاکہ..

..سر ضروری خبر دینی ہے فری ہو کے بات کریں

..

...نشا کا سر تکیے پہ رکھ کے وہ باہر نکل ایا ...اور رمیز کو کال کی....

...ہوں بولو ....رمیزسپاٹ لہجے مین بات شروع کی

...سر ..وہ شیرازی اور خرم ازاد ہو گئے ہیں

...کیا ....ایسے کیسے ہو سکتا .... عمر کو واقع جھٹکا لگا تھا

....اس سے بھی بری خبر ہے ایک

....وہ کیا ہے اب

...سر ...شیرازی نے رومان کے قتل کا کیس کر دیا ہے میم پہ

واٹ ٹ ٹ ٹ ...دماغ ٹھیک ہے...تمھارا ----

......سر میں سہی کہہ رہا ہوں ...ان کی مدد جس نے کی ہے اس کا بھی پتا ہے

...کس نے کی ہے ...جلدی بتاو

...اس کی بیوی جو امریکن ہے

...

...ہیلو

....ہیلو سر

عمر نے سن کے فون بند کر دیا پیچھے رمیز ہلو ہیلو کرتا رہ گیا

....اندر ایا تو نشا سو رہی تھی ....اس کے پاس اکے لیٹ گیا

اگے جو بھی کرنا تھا وہ نشا کو بتاے بغیر کرنا تھا .... لیکن بتاے بغیر کیسے ہوتا اسے کچھ

... سمجھ نہیں ا رہا تھا

OOOOOOOOOOOOO.

کیتنے بجے پہنچے تھے ... بسما ردا سے فون پہ بات کر رہی تھیں. ...ویسے تو رات کو احمد سے بات ہوی تھی رحمان سے... لیکن اب وہ خود ردا سے حال احوال لے رہی تھیں.

....دس بجے تک پہنچ گئے تھے.... اپ سنائیں طبعیت کیسی اپ کی

.....میں ٹھیک ہوں بیٹا .....المیر کیسا ہے اس کا خیال رکھنا بہت سارا

......جی ...وہ ٹھیک ہے ...ابھی تو سویا ہوا ہے احمد باہر گیا کسی کام سے

.....اور نشا کہاں ہے .....انہوں نے نشا کا پوچھا

......کیا مطلب نشا کہاں ہے ...اسے تو ایئرپورٹ سے ہی عمر بھای لے گے تھے

..کیا .....وہ گھر تو نہیں آئ ..اور نا ہی عمر

کیا بتا ---لیکن عمر بھای لے گے تھے اسے----

اچھا --

... لیکن تم ..... تم کیسے رہو گی وہاں اکیلی کیسے سنبھالو گی

میری فکر نا کریں ماما اپ ..ادھر میں ...اپنی بہن کو بلا لوں گی یا مورے کو ...وہ رہ لیں

...گی ساتھ

..ہوں ...دھیان رکھنا ...پھر بھی ...نشا کے بجاے فاطمہ کو بھیج دیتے تو بہتر تا

.

ماما اپ ٹینشن نا لیں احمد بھی تو ہے ساتھ ...اور اگر پھر بھی مشکل ہوا تو واپس آجائیں

گے مین اور میرا بیٹا..اس نے المیر کو دیکھا جو سوتے میں تھوڑا سا ہلا تھا----

اچھا ٹھیک ہے خیال رکھنا ...میں نشا کا پوچھوں ..کہاں رہ گئے دونو ....انھوں نے فون بند کر دیا رہا ... صبح کے 9 ہونے والے تھے ....کچھ ابھی سو رہے تھے اور کچھ جاگ رہے تھے البتہ عائزہ کچن میں ہی تھیں...

نشا کہاں ہے ....ڈائریکٹ بسما نے آ کے پوچھا...

کیا مطلب کہاں ہے ..انھوں نے پیڑا بناتے ہوے حیرانگی سے انہیں دیکھا...

اسلام آباد تو نہیں گئ وہ ...ابھی ردا سے بات ہوی---- کہہ رہی تھی عمر لے گیا.....

اووہ ..عائزہ کو تسلی ہوی کے عمر ساتھ ہے ..پتا نہیں ....لیکن مجھے تو ابھی اپ ہی بتا رہی ہیں...

عمر کو فون کر کے پتا کرو ...کہہ کہ وہ باہر چلی گیئں ...جبکہ عائزہ روٹی بیلنے لگیں کہ ابھی سب نے اٹھ جانا تھا اور ہللہ مچ جانا تھا

پراٹھے بنا کے ہاٹ پاٹ میں رکھے -----اور کمرے میں آگیں----

پھر عمر کو کال کی ---وہ بزی جا رہا تھا------

OOOOO

کون ....گارڈ نے بیل بجنے پر باہر جھانکا تو ڈاکیا کھڑا تھا ....ہاں کیا ہے دروازہ کھول کے باہر ایا...

یہ نوٹس ہے عالت سے ...اس پہ سائین کر دو.اسے دیتے ہوے کہا----

گارڈ نے انویلپ لے کے سائین کیے اور دروازہ بند کر کے اندر ایا ...سامنے ہی ملازمہ جا .
...رہی تھی

اووے باجی بات سنو .....اسے اواز دے کے روکا---------

...میں ...اس نے مڑ کے اپنی طرف اشارا کیا

ہان تم ہی اور کون ہے جو ....یہ اندر دے دینا ..اس کے قریب انے پہ چپ ہوتے
اسے پکڑایا------

کسے دیلا ہے---

اندر کسی کو بھی دے دینا---

....اچھا ..وہ لے کے اندر بڑھ گئ

اندر ای تو سامنے کوی نہیں تھا ...ٹیبل پہ رکھ کے خود کام کرنے لگی کہ بعد میں بتا دے
.....گی ...لیکن وہ بعد میں اس کے ذہن سے نکل گیا اور وہ انویلپ ٹیبل پہ ہی پڑا رہ گیا

OOOOOO

نشا بسما کی گود میں سر رکھے لیٹی تھی جب اسے قے آئ ...منہ پہ ہاتھ رکھ کے وہ کچن
...کی طرف بھاگی کہ اس وقت کچن ہی سب سے قریب تھا

کیا ہو گیا ...عائزہ جو کچن میں ہی تھی اسے ایسے دیکھ کے پاس ائیں جو ڈسٹ بین پہ جھکی تھی ... گلاس میں ڈال کے جلدی سے اس کے منہ سے لگایا ...

نشا کی انکھوں سے پانی نکل رہا تھا ...

کیا ہو گیا طبعت ٹھیک ہے .....فکر مندی سے اس کی کمر سہلاتے پوچھا ... عشا اور فاطمہ ہوسپٹل گئ تھیں ... ساراہ اپنے کمرے مین تھی ...

پتا نہیں کل رات کو بھی ایسا ہی ہوا تھا پھر ٹھیک ہو گیا ...اسے فارم ہاوس سے اے ہفتہ تو ہو ہی گیا تھا..اس کے بعد عمر بس ایک دفہ ہی گھر ایا تھا ...پھر پتا نہین کیاں چلا گیا ...

کچھ الٹا سیدھا تو نہیں کھایا نا ....انہیں شک ہو رہا تھا .. لیکن پھر بھی اس کا کیا بھروسہ کے سچ میں ہی کچھ کھایا ہو ..

کچھ نہین کھایا ... بسما بھی اسی کو دیکھ رہی تھیں جس کا رنگ بس دو منٹوں میں زرد ہو گیا تھا ...

..اچھا مین تمہارے لیے کچھ لے کے اتی ہوں کھانے کو ... عائزہ مسکراتی اٹھی تھی

نشا نے بسما کے کندھے پہ پھر سے سر ٹکا دیا ...

انہوں نے اسے بازوں کے گھیرے مین لے کہ گال پہ پیار کیا ..تو نشا نے حیرانگی سے دیکھا...

کچھ نہیں ..اللہ تمیں ڈھیرو خوشیاں دے...

امیں..

الٰہی آمین ...عائزہ اس کے لیے جوس بنا کے لائ تھیں ...کھٹا ..وہ چیک کرنا چاہ رہی تھین جو وہ سمجھ رہی ہیں وہ سہی ہے یا غلط ....

نشا نے پکڑ کے ایک منٹ میں ختم کیا ...بہت مزے کا تھا ...اور ہے ....ساتھ پوچھا......

ہان ...انہوں نے خوشی سے سر ہلایا اور کچن سے اور لینے چلی گئ ....واپس ا کے دیا تو وہ بھی اس نے فورا ختم کر دیا ...

اب ٹھیک لگ رہا ہے ...بسما نے پوچھا..

جی ..بلکل ٹھیک...

اب جاو اپنے کمرے میں آرام کرو....

عائزہ نے اسے کمرے میں جانے کا کہا ...اور جب وہ چلی گئ تو خوشی سے بسما کے گلے لگی...

..پہلے کنفرم تو کر لو انہون نے ہنستے ہوے عائزہ کو پیچھے کیا

....انشاء اللہ ایسا ہی ہو گا

...انشاءاللہ

OOOOOOOOOOOOOO

....ردا بات سنو

...جی ....وہ المیر کو چینج کرا رہی تھی جب احمد کمرے مین ایا

....جب تم گھر گئ تھی وہان کچھ ہوا تو نہیں تھا

.. نہیں .. کیون

....خان صاحب گھر تھے

...... نہیں کیون کیا ہوا ہے

....کچھ نہیں ہوا ابھی تک تو لیکن مجھے خطرہ ہے ارام سے تو وہ نہین بیٹھیں گے

.... ہمہم .. لیکن کیا پتا کچھ نا کرین کیونکہ مورے لوگون کو بھی تو کچھ نہیں کہا انھوں نے

ہوں ....اللہ کرے ...ردا اسے چینج کرا چکی تو ...احمد نے اگے ہو کے المیر کو گود میں

اٹھایا

میلا بیٹا ... جھک کے اس کے گال کو چوما ..ردا اس کے خراب کپڑے اٹھا کے بالکنی

... مین پڑے باکس مین رکھ ائ

...اسے کا خیال رکھنا مین نہا لوں

..

اچھا ...وہ اسے اٹھا کے باہر نکل ایا ...دو مہنون کا ہونے والا تھا ...احمد شام کو گھر آ کے

...پہلے اسے ہی دیکھتا ...اٹھاتا پھر باقی کام کرتا

وہ ابھی باہر آیا ہی تھا کہ ردا کا فون بجنا شروع ہو گیا ------

المیر کو ایک بازو پے کرتے فون اٹھا کر کال پک کی --------

السلام و علیکم ردا----

کال اٹینڈ ہوتے ہی حرا بے بسی سے بولی---

میں احمد ہوں ردا نہیں ہے ---

اور اچھا --- احمد لالا کیسے ہیں----

میرا کیسا ہے -----

میں ٹھیک ہوں المیر بھی ٹھیک ہے تم سناؤ کیسی ہو--- مورے چاچی والے سب

سب ٹھیک ہیں مورے نے ردا سے بات کرنی تھی ----

وہ تو ابھی بزی

--پھر بات میں کال کر لینا ---

اوکے آپ کب آئیں گے دوبارہ---

دیکھو ردا سے پوچھ لینا وہ جب کہیں گی آجائیں گے----

اوکے لالا اللہ حافظ اور میرو کو بہت سارا پیار دینا میری طرف سے ----کہہ کر جلدی سے فون بند کر دیا

جاہل---- احمد نے موبائل بیڈ پر پھینکتے سر ہلایا

OOOOOOOOOOOOOO

. خرم ....شیرازی دانت پیسے--------

..کیا ہوا اسے ... شہلا جو ہاتھوں پہ لوشن لگا رہی تھی اسے دیکھا

کیا ہونا ہے وہ بے وقوف .. عمر کے ہتھے چڑ گیا ہے ...اب سب اگل دے گا اور عمر نے اسے مار دینا...

....سارا پلین چوپٹ ....اس نوٹس پہ بھی کوئی ریکٹ نہیں کیا

....رومان کی جگہ خرم کو مار دیتا عمر

...اس کا بس نہین چل رہا تھا وہ خود جا کے اسے مار دے

...اب اگے کیا کرو گے

کرنا کیا ہے ...وہ عمر اتنا ٹارچر کرے گا کہ کیس واپس لینا ہی پڑے گا ...اور جان الگ سے نکالے گا اس دفہ تو نہیں چھوڑے گا ...وہ متوقع حالات کا سوچ کے ہی کانپ رہا تھا---

خوف اس کے چہرے سے ٹپک رہا تھا----

اچھا سنو ...میں کچھ عرصہ کے لیے غایب ہو جاتا ہوں لیکن جو رمل کے حوالے سے ہمارا پلین ہے

وہ چلتا رہنا چاہیے اس نے جلدی سے اپنی ضروری چیزیں سمیٹ کے ایک بیگ میں ڈالیں---

دوسری طرف------

خرم ......تمہین نہین لگتا پچھلی دفہ تمہیں چھوڑ کے میں نے بہت بڑی غلطی کی ہے .... عمر پسٹل گھماتے مسکرایا تھا

خرم کے تو پسینے چھوٹ رہے تھے .....وہ جو قلب سے واپس آرہا تھا پتا نہین عمر کے بندون کے ہاتھوں کیسے چڑ گیا..

اسے مار دو یا چھوڑ دوں ...وہ اب رمیز کی طرف گھوما جو اس کے پیچھے ہی کھڑا تھا ...پھر اس کا جواب سنے پغیر گن کا رخ خرم کی طرف کیا جو کرسی پہ رسیوں سے جکڑا ہوا تھا

م .. میںنے کچھ ن--- نہین کیا ...سارا ش--ش-شیرازی نے کیا ہے..وہ ہکلایا.

تم بھی تو شیرازی کے ہی پالے ہوے ہو .....رکھ کے تھپڑ اس کے منہ پہ مارا.... جس سے اس کا نچلا ہونٹ پھٹا تھا...

رمیز اسے فون ملا کے دو .شیرازی سے بات کرواو اس کی...

اور تم ...اسے ابھی بولو کیس واپس لے ورنہ یہ جو سانس لے رہے ہو یہ واپس نہیں ملے گی...

رمیز نے جلدی سے اسی کے موبائل سے فون ملایا..

شیرازی جو کپڑے بیگ مین ٹھونس رہا تھا خرم کا نمبر دیکھ کے گھبرا گیا....

کس کا ہے

ع---عمر---

...اٹھاو تو ... شہلا اس کے پاس آی

...شیرازی نے سکرین اس کے اگے کر دی

ادھر مجھے دو ... شہلا نے کال پک کی اور سپیکر ان کر دیا

..ہیلو... شہلا کی اواز سپیکر پہ گھونجی

....ہ ..ہیلو ..بھ ..بھا .. بھی ....میں خ .. خرم

اوہہ اچھا خرم کیسے ہو .----

میں ٹھیک اپ کیسی ---ش ..یرازی سے بات کروایں.... عمر کے گھورنے پہ جلدی

....سے وہ اصل مدعے پر ایا

وہ تو امریکہ چلا گیا ہے صبح دس بجے کی فلائیٹ سے ...سفید جھوٹ بولتے وہ شیرازی کو

...دیکھ کے مسکرائ

پ ..پر بھابھی ک ...کیس واپس ..لے لیں ...ورنہ یہ پاگل سب کو مار دے گا .... عمر

....اس کی بات پہ کھل کے ہنسا تھا

نہیں ....واپس تو نہیں لیں گے اب ہم چاہے تم مرتے ہو تو مرو شیرازی یہاں ہے

... نہیں اور مجھ تک وہ پہچ سکتا نہیں

..اس کی بات مکمل ہوتے ہی اسے خرم کی چیخ سنائی دی

عمر نے گن کی پکڑن والی سائیڈ اس کے کندھے پہ اس جگہ اتنی زور کی ماری کہ اس کا کندھا ٹوٹ گیا ...وہ درد سے بلبلا اٹھا

.....اللہ کا واسطہ .. بھابھی

...مر جاؤ تم میری بلا سے

...خرم کی آخری چیخ موبائل میں گھونجی ..کہ گولی اس کے سر کے آر پار ہوئی تھی

...اس کے گرنے سے پلے عمر نے جلدی سے فون پکڑا اور کان سے لگایا

جیسے خرم کو مار دینے سے تمہیں کوئی فرق نہیں پڑا نا ...مجھے بھی تم لوگون کو مارتے نہیں پڑے گا ..اور یہ غلط فہمی دور کر لو کہ مین تم تک پہنچ نہین پاؤں گا ...مجھے تو یہ بھی پتا ہے کہ شیرازی تمہارے سامنے کھڑا خوف سے کانپ رہا ہو گا ...شہلا نے سامنے دیکھا تو وہ واقعی ..خوف سے کانپ رہا تھا...

کل تک کا ٹائم ہے مقدمہ واپس لو ...اور ہاں ...شیرازی کو بتا دینا ...اپنے دوست کی طرح وہ بھی اب اپنا کفن سلوا کے رکھ لے ..جہان بھی نظر ایا ...وہیں پہ..

بس اتنا کہہ کے اس نے فون بند کر کے رمیز کہ طرف اچھالا ..جس نے مہارت سے کیچ کیا...

اس سے شیرازی کو جتنی بھی کالز کی گی ہین ان کی ریکوڈینگ چک کرو ....اور کوئ کام کی بات ہو تو مجھے فورا بتانا ..اوہ اسے کہتا باہر ایا...

جی سر ...گن وہ پہلے ہی اسے پکڑا چکا تھا..

اور یہ خرم کی لاش کو بھی ٹھکانے لگوا دینا ..بلکہ میں تو کہتا ہون کہ اسے پیک کر کے شیرازی کے گھر گفٹ بھیج دو ... مسکراتے رمیز کو دیکھا..

اوکے سر ہو جائے گا اپ فکر نا کریں ...وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا...

چلو پھر کل ملتے ہین ...گازی میں بیٹھتے اس نے اپنا موبائل چک کیا.سامنے ہی نشا کے مسج نوٹی میں ..سیڈ ایموجی اس ایک بار پھر مسکرانے پہ مجبور کر گیا... میین آ رہا ہوں ریپلائے کر کے گاڑی سٹارٹ کی.....

اسے یقین تھا کہ کل تک وہ لوگ مقدمہ واپس لے لیں گے...

OOOOOOOOOOO

نشا ...عائزہ نے اسے اواز دی جو شائد بالکنی میں کھڑی تھی....

جی ..وہ معصومیت سے کہتی کمرے مین آئ ...جہاں عائزہ دودھ کا گلاس لیے کھڑی تھیں..

میں نہیں پیوں گی ماما یہ ....ناک پہ ہاتھ رکھتے اس نے رخ پھیرا...

کیا کھانا ہے پھر ...میرے بیٹے نے ..پیار سے اس کے ہاتھ پکڑتے بیڈ پہ بٹھایا اور دودھ کا گلاس سائیڈ ٹیبل پہ رکھا....

کچھ نہیں کھانا ...میں ابھی یہ کھاے ہیں ....سامنے پڑے لیز کا پیکٹ دیکھایا...

ائندہ ایسی کوئ فضول چیز کھائ نا تو بتاؤں گی تمہیں پھر ...غصے سے ہاتھ جھٹکتے وہ اٹھیں...

ابھی کھایا ہے کتنے دنوں کے بعس ...دل کر رہا تھا کچھ کرسپی کھانے کو...

مجھے بتاتی میں کچھ اور بنا دیتی ...ان کا غصہ تھواڑ ٹھنڈا پڑا...

ماما ...ایک بات پوچھوں ...وہ دودھ کا گلاس اٹھا کے جانے لگیں تھیں تو اس نے روکا.....

ایسے جسے میرے ساتھ ہو را ...ایسا .عشا اپی کے ساتھ بھی ہوا تھا ..مطلب مجھے قے ائ ان کو بھی اتی تھی. ...ہون ..اسے سمجھ نہین آ رہی تھی انہیں کیسے سمجھاے م ...میرے ساتھ ہو را نا .ماما ....عائزہ کو ہلایا...

اپی کا بے بی ہونے والا ...مطلب ..وہ رکی اور عائزہ کو دیکھا ...جو اسی کو دھیان سے دیکھ رہی تھی....

مطلب ..میرا بھی ب ..بے بی.....اس کا رنگ سرخ ہوا تھا...اور ساتھ انکھ سے انسو بھی نکلا ...

اپ .کو خوشی نہین ہوئ ...عائزہ اس کے رونے پہ پرشان ہوئ تھیں...

ن .. نہیں ..ماما .ایسی بات نہیں ہے.....بس ..وہ .پتا نہین کیوں وہ یہ سب سوچ کہ پرشان ہو رہی تھی..

کیا بات ہے پھر ..اس کے چہرے کو ہاتھو کے پیالے میں لیا...

میں چھوٹی سی ہوں .ابھی .....ماما ..پھر سے انسو نکلنا شروع ہو گے...

لو بس اتنی سی بات ....پاگل نا ہو تو ....ہم سب ہیں تمہارے ساتھ عمر ہے ..پھر ٹینش کیوں لے رہی ہو ..اسے گلے لگا کے تسلی دی ..نشا کو جیسے سکون سا مل گیا تھا...

ویسے ابھی فائل نہین پتا نا کل چیک کروانے جائین گے .. عمر کے ساتھ چلی جانا...

نن .نا ... عمر کے نام پہ پلکیں لرزی تھیں ...ا ..پ ساتھ..

اچھا اچھا...میں ساتھ .ہوں گی ..اب تم نیچے اوگی میرے ساتھ یا ادھر ہی...

نہین ادھر ہی...

اچھا چلو خیال رکھانا..

...ان کے جانے کے بعد وہ بیڈ پہ بیٹھ کے موبائل ان کیا ..تو عمر کا میسج ایا ہوا تھا سین کر کے واپس رکھ دیا ... طبعیت اتنی سست سی ہو رہی تھی ..پتا نہین عمر کا کیا ریئکشن ہو گا ...سوچے حیا سے اس کا رنگ پھر سے قندھاری ہوا تھا ...جلدی سے چہرا ہاتھوں میں چھپایا

OOOOOOOOO

نا کرو یار ...ابھی چھوٹا سا تو ہے ... حرا بریانی کو دم دے کے رمشا کے پاس آئ ...جو میرو ..کو چاکیلیٹ انگلی سے لگا کے کھلا رہی تھی

...ردا احمد کو کپڑے نکال کے دینے گئ تھی جو ابھی ابھی واپس ایا تھا

حرا اور رمشا صبح سے اسی کے پاس آی ہوئ تھیں ..اور اب کھانا کھانے کے بعد احمد اور ...ردا نے انہیں چھوڑنے جانا تھا واپس

یہ بلکل ہماری طرح ہے بس ناک احمد بھائی کی طرح اس کی ..احمد جو فریش ہو کے باہر ...ایا تھا اس کی بات سن کے مسکرایا

سہی بات ہے ..یہ اپ لوگوں پہ ہی گیا ...اس کی اپنی ماما تو بس اویں ہی ہین زرا نہیں ...پیاری ... بس رنگ پٹھانون کا ہے .... پیچھے اتی ردا کو تنگ کیا

کوئ بات نہین ..اپنی ماسیوں پہ ہی گیا ہے نا ...اور ان پہ جاے یا مجھ پہ ایک ہی بات

.ہے ....اسے گھورتے المیرکو گود میں لیا..------

ہاہاہا جلی ہوئ رہنا تم ہر ٹائم.....ہنس کے مزاق اڑایا----

جلتی ہے میری جوتی اور وہ بھی وہ والی جو پچھلے سال مین نے ملازمہ کو دے دی

..... تھی

اچھا.--

جیییی-----

یہ مجھے دو سارا دن شکل نہیں دیکھ پاتا میں اس کی ------ ..بس تھوڑا بڑا ہو جائے .

...اسے ساتھ لے کے جاؤں گا اپنے

ہان دون گی ..مین اکیلی کیا کرون گی گھر ...رمشا ٹیبل سیٹ کر رہی تھی جبکہ حرا چولہا بند

...کرنے گئ ہوئ تھی

کیا مطلب اکیلی ..ہمارے اور بھی تو بچے ہون گے نا دو سال تک پھر تم انہین سنبھالنا

...اور یہ مجھے دے دینا

شرم ...شرم کرو ...کم سے کم ان کے سامنے تو زبان بند کر لیا کرو .... حرا اور رمشا کی

..طرف اشارہ کیا

..رمشا احمد کی بات سن کے مسکرائ

کوئ بات نہیں یار ..سالیاں ہیں اور سالیاں تو ادھی گھر والیاں ہوتیں نا ...المیر کو پیار کرتے اسے اور جلایا..

...کتنے فضول انسان ہو ..پاوں پٹختے اٹھ کے چلی گئ

تمہاری ماں کتنا جلتی ہے نا ....ابھی تو جب سوتن لاوں گا پھر پتا لگے گا...جان بوج کے اونچا بولا کہ وہ سن لے------

..کیا.......ردا جاتے جاتے چیخی ....حرا بھاگ کے باہر آئ

کچھ نہیں ....کچھ نہیں ..میں بس مزاق کر رہا تھا ...ردا کا غصے سے بھبھوکا چہرا دیکھ کے وہ پچھتایا...

...اب بس حرا اور رمشا کے جانے کی دیر تھی ...اس کے بعد اس کی خیر نہیں تھی

کھانا تو خاموشی سے کھا لیا تھا ..اب اسے متوقع عزت افزائی کا انتظار تھا

OOOOOOOOO

فاطمہ اور عثمان موبائل پہ اونلائین ٹیم اپ میں لڈو کھیل رہے تھے ...دوسرا کپل جیت رہا تھا اور یہ دونوں بس ہارنے ہی والے تھے ...لاونج مین بیٹھے ایک ایک کونے مین جبکہ ...دوسرا دوسرے میں

ہر باری کے بعد مانی اسے گھور کے دیکھاتا جس کے بار بار دو ..تین ..یا ایک ہی آئ جا رہا

...تھا

...میں کیا کروں ..میرا کیا قصور والی شکلیں بنا کے اسے دیکھتی

..ہم لفٹ کر جاتے ہیں ..فاطمہ نے اسے مشورہ دیا

...جی نہیں ..جیت جائیں گے

..اوکے ..ایزیو وش ..دس منٹ کھلنے کے بعد وہ ہار گئے تھے

یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا .....اگر تماری جگہ کوئ اور ہوتا ساتھ تو پکا جیت جاتے میری تو قسمت پھوٹ گئ ...سامنے پڑے اینویلپ کا گولا بنایا اور کھینچ کے فاطمہ کو مارا جو اسے لگ کے صوفے کے نیچے چلا گیا تھا-----

بس کر دو بس ایک گیم ہارنے کی وجہ سے تم مجھے اتنی سنا رہے ہو اگر اتنی ہی بری تھی تو نکاح بھی نہ کرتے وہ بس رونے والی تھی -----

مجھ سے پوچھا جاتا تو کبھی بھی ہاں نہ کرتا ---وہ اپنے دھیان میں اسے دیکھے بغیر بول گیا

--- ---

ٹھیک ہے پھر طلاق دے دیں ---- وہ افسردہ مسکراہٹ چہرے پر سجا کر وہاں سے چلی گئ----

عثمان کو جب تک اسکی بات سمجھ آئی وہ جا چکی تھی ---

میں نے کچھ زیادہ ہی بول دیا---- شٹ---- اب پتہ نہیں کیا ہو گا

OOOOOOOOOOO

وہ کمرے مین ایا تو نشا نماز پڑھ رہی تھی ...بڑی سے وائٹ چادر چہرے کے گرد لپیٹے جیسے کوئ اپسرا ....اسے دیکھ کے عمر کو ایک لمحے کے لیے خود پہ رشک ہوا...

اسے نماز میں ڈسٹرب کیے بغیر کوٹ چابیان اور موبائل اپنی جگہ پہ رکھے ...پھر صوفے پہ بیٹھ کے جوتے اتارنے لگا..

وہ اخری دو نوافل ادا کر کے داعامانگ رہی تھی...

عمر جوتے اتار کے ڈریسنگ روم سے کپڑے لینے چلا گیا..

واپس ایا تو وہ جائے نماز طے کر کے رکھ رہی تھی ...اس کی طرف سے رخ موڑے..

.

میرے پاس مت آئے گا..وہ جونہی اس کی طرف بڑھا..نشا نے اسے.روکا..

کیوں ...وہ ایک لمحے کے لیے روکا تھا لیکن پھر چل کے اس کے پاس ایا اور اس کا رخ اپنی طرف کیا .....سرخ و سفید رنگ ..بڑی بڑی انکھیں جھلملا رہی تھیں..چہرے کے گرد لپٹا دوپٹہ ..اور بھی پیارا لگ رہا تھا ..اس کی نظروں کے ارتقاز سے پچتے دپٹہ کھولنے لگی...

رہنے دین بہت پیارا لگ رہا....

کچھ بھی بولے بغیر وہ وہاں سے ہاتھ کی تیسری انگلی میں پہنی رنگ کو گھماتے اسے نظر انداز کرتی جوتے اٹھا کے ریک میں رکھنے لگی...

پہلے نہا لوں پھر دیکھتا ہوں انہیں..اس کا موڈ بنا دیکھا...

اس کے جانے کے بعد اس نے جلدی سے دپٹہ اتارا ..اور آئنے کے سامنے کھڑے ہو کے دوبارہ سے صیح کر کے لیا ....تسلی کر کے دوبارہ اسی جگہ جا کے کھڑی ہو گئ...

وہ جونہی باہر نکلا جلدی سے عمر کا کوٹ اٹھا کے خود کو مصروف ظاہر کیا ورنہ اسی کا انتظار کر رہی تھی...

وہ بال خشک کرتا اس کے پاس ایا...

اب بتائین کیسے مانین گی ٹاول بیڈ پہ اچھالتے اسے کمر سے پکڑ کے اپنے قریب کیا...اب دوپٹہ پہلے سے زیادہ بہتر طریقے سے لپٹا ہوا تھا

نہیں ناراض نہیں ہون ..بس اپ نے مجھے ہرٹ کیا ہے ...اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے ..اپنی انگلیوں کو دیکھا

.اپ بھی تو کرتی ہیں ...اس کے جھکے چہرے کو دیکھنے کی ناکام کوشش کرتے شکوہ کیا

......

...لیکن مین اتنا نہیں کرتی جتنا اپ نے کیا تھا ..اگر وہاں کچھ

...اچھا بس ...سوری اس سے پہلے کہ وہ کوئ الٹا سیدھا منہ سے نکالتی ...اسے چپ کروایا

اپ مجھ سے پوچھے بغیر جا رہی تھیں ....وہ بھی اتنا دور.. ...اپ کو پتا مین ایک پل کے ...لیے بھی اپ سے دور نہیں رہ سکتا

ہاں ..ایک پل کے لیے ہی نہین رہ سکتے ورنہ پورا پورا ویک نظر نہین اتے.....اتنے دنوں ...کا غم

ہاں لیکن تسلی تو ہوتی نا کہ یہاں سب کے پاس ہین وہان اکیلی ہوتیں اپ ...اس کا ..دوپٹہ کھول کے بیڈ کی طرف اچھالتے بال کیچر سے ازاد کیے

...احمد بھائ اور ردا بھابھی کے ساتھ جا رہی تھی اکیلی نہیں

تو احمد اپنی بیوی کا خیال رکھتا اپ بھی ردا کا ہی رکھتین ..لیکن اپ کا کون رکھتا ...اسے ....دیکھتے وہ اس پہ جھکا تھا

ہان یہ بھی ہے .. سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ وہ سیمٹ بھی تھی .. پیچھے ہوں...یہ چبتھی ہے ..اس کی ہلکی بڑھی داڑھی کی طرف اشارا کیا اور اپنے اور اس کے سینے درمیان

...کلایاں رکھ کے اسے پیچھے کیا

... ..تو .....پیچھے ہو کے اسے گھورا .....جس کا تنفس تیز ہو رہا تھا

.....اس نے دوبارا سے جان لیوا شرارت کی تو.. .اس نے زور کا اسے پیچھے کیا تھا

...ہااا پر افسوس وہ اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نا ہلا

...میری بات تو سنین ....نشا اس کی من مانیوں سے گھبرائ

....ہون مصروف سے انداز میں جواب دیا

...وہ میں...مام ....وہ رکی ...کیا بتانے لگی تھی ..ابھی تو کفرم بھی نہین تھا نا

..وہ ..میرا برتھ ڈے آ رہا ہے...نا .تو

..تو ..!.وہ پیچھے ہو گیا تھا

...تو اپ مجھے کیا گفٹ دیں گے

...ابھی لینا ہے ....وہ پھر سے قریب ایا تھا ..اور اپنا انگھوٹھا اس کی گال سے مس کیا

..نہ .. نہین ... نہین .وہ اس کا اردادہ بھانپ کے جلدی سے بولی

....ہون تو پھر جب ٹائم اے گا تب پتا چل جائے گا

..دروازہ بجنے پہ نشا جلدی سے اس اے الگ ہوئ

...اپ سے صرف فارم ہاوس مین ہی اچھے طریقے سے نبٹ سکتا ہوں وہ بد مزاہ ہوا

شکر ہے اپ کے رشتے دارون کو اتنی تو عقل ائ کہ کسی کے روم میں دروازہ بجا کے . .

...جاتے ہیں

ہان صرف میرے رشتہ دار ہین ...اپ کے تو کچھ لگتے ہی نہین ہین ..کہتے عمر نے

....دروازہ کھولا

...سامنے عائزہ ٹرے اٹھائے کھڑی تھین

...ماما کو دیکھ کے نشا نے زبان دانتوں مین دبائ

... عمر کب ایا ....نشا کو دیکھا جو بکھری بکھری سی سارے راز عیاں کر رہی تھی

ابھی کچھ دیر پہلے ...نشا نے جواب دیا

عائزہ کو پتا نہین تھا اس کا ...اور انھون نے دستک بھی نہین دینی تھی ..بس.ہاتھ میں

.....ٹرے ہونے کی وجہ سے پاوں سے دستک دی کے نشا دروازہ کھول دے گی

....

...

یہ سب اتنا کچھ کس کے لیے.. عمر نے عائزہ کو اتنے لوازمات کے ساتھ دیکھ کے پوچھا.....

اوف کورس نشا کے لیے .. نشا کو دیکھا جو عمر کے پیچھے چھپنے کی کوشش کر رہی تھی...

اتنا سارا.....-

ہوووں اتنا سارا------

اپ تو انہیں نا دینے کے لیے ریفریجیٹر تک لاک کر دیتیں تھیں ..وہ حیرت زداہ ہوا....-

ہاں لیکن اب اور بات ہے پہلے اور تھی .....جوس گلاس میں ڈالتے نشا کو دیکھا....

کیوں اب کیا خاص بات ہے .. عمر چلتا ہوا بیڈ پہ جا کے بیٹھا ...نشا کو اب سمجھ نہیں آ رہی تھی کہاں چھپے ..جب عائزہ نے ہاتھ پکڑ کے اسے اپنے پاس بٹھایا..ریلیکس---

کیون کہ اب میری بیٹی صرف بیٹی نہیں....

ما ..ما ....نشا جلدی سے بولی..

ہوں کیا ہوا .. عمر دونوں کے چہرے دیکھ رہا تھا...

کچھ نہیں یہ مزے کا ہے ...نشا نے جوس کی طرف اشارہ کیا جو عائزہ نے اسے پکڑایا تھا...

...وہ میری بیٹی......انہین اب سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا بہانا بنائیں

...میں نے بتایا تھا نا میری برتھ ڈے ہے ...اسی کی بات کر رے ...ہے نا ماما

...ہاں اسی.----.اسی کی بات ...عائزہ نے جلدی سے تصدیق کی

ہووں .... لیکن اس کا کھانے سے کیا تعلق---- عمر نشا کو ہی دیکھ رہا تھا جو زبردستی مسکرا رہی تھی......

ہے نا تعلق ہے--- میں موٹی ہو جاوں گی-- پھر زیدہ پیاری لگوں گی----اسے کنوینس کرنا چاہا----

عمر تم کچھ لو گے ..عائزہ نے عمر کا دھیان بٹایا----

.. نہیں ..مین کھانا کھا کے ایا ہوں

...ایک عد ہی لے لو ..انھون نے نگیٹس کی طرف اشارہ کیا

.. نہیں ... فلحال زرا بھی گنجائش نہیں ہے ماما ..کہتے ساتھ موبائل اٹھایا

..نشا ایک انکھ سے زرا-- زرا اسے دیکھ رہی تھی ...جوس ختم کر کے گلاس عائزہ کو پکڑایا

....تھوڑی دیر اس کے پاس بیٹھنے کے بعد عائزہ وہاں سے چلی گئیں

نشا بھی ان کے جانے کے بعد اپنی سائڈ پہ آ کے لیٹ گئ ..ابھی انکھیں بند کی ہی تھیں ..کہ عمر نے اسے اپنی جانب کھینچا تھا ...وہ بس زرا سی ہی مزاحمت کر سکی تھی ...کہ وہ اس کی چلنے ہی کہاں دیتا تھا

OOOOOOOOOOO

اج کافی دنوں بعد ناشتے کی ٹیبل پہ سارے ساتھ موجود تھے ... عمر بھی گھر تھا!..دابو بڑے پاپا چھوٹے پاپا----

-

....علی

... علی جو موبائل میں مگن تھا دابو نے اسے ٹوکہ کہ سب ساتھ ہیں تو موبائل نہیں یوز کرنا

سوری دا بو ...وہ شرمندہ ہوا.. موبائل بند کر کے پوکٹ میں ڈالا-----

نشا اور فاطمہ نے اسے جلانے والی مسکراہٹ سے نوازا----

...کیوں نا سب کچھ پلین کریں .. کہیں گھومنے چلتے ہیں

ناشتہ کرتے اسد نے سب کو دیکھا ...اور پھر دابو کو----

مجھے کوئ عتراض نہیں ہے ..دابو نے اس کا سوال سمجھتے کندھے اچکاے ..----

ابھی نہیں ..---

.. عمر کی بات پہ سب کا منہ لٹکا تھا

کیون بھائ اتنے دنون بعد تو سب ساتھ ہوں گے اکٹھے جائیں گے ..فاطمہ نے ہمت کی...

....کیا کرنا ہے جا کے .. کسی اور دن رکھ لو

....جانے دیں نا بھائ .. عشا نے اسد کا لٹکا ہوا منہ دیکھا تو سفارش کی

.... تم بھی جاؤ گی ....سارہ جو ہاٹ پاٹ رکھ رہی تھین اسے تیکھی نظروں سے گھورا

.. نہیں ... نہیں ...میں تو بس ان کے جانے کا ...وہ منمنا کے رہ گئ

....اسد بھائ اپ کو عشا اپی کے بغیر جانے میں مزا ا جاے گا

عمر نے مسکراتی نظرو سے اسے دیکھا جو سب کی پرواہ کیے بغیر اانجانے میں ہی اس کی ...سائیڈ لے گئ تھی

ابھی تو ناشتہ کریں نا ...بعد مین دیکھتے ....بڑے پاپا نے سب کو ناشتے کی طرف متوجہ کیا ...تھا

اااییی ....نشا نے نے نیچے دیکھا تو علی جو اس کے لفٹ سائیڈ والی چیر پہ تھا ...اس ....نے اس کے پاون پی زور سے پاون رکھا ہوا تھا ... تمہین تو بعد مین بتاؤن گا

.... عمر نے بھی اس کے کرانے پہ ..اسے دیکھا اور پھر اس کی نظروں کے تعاقب میں

غصے سے مٹھیاں بھینچی ...سب کے سامنے تو اسے کچھ نہیں کہ سکتا تھا ..بعد مین پکا

..اس سے پٹنا تھا علی نے

..ناشتہ کر کے سب ایک ایک کر کے چلے گئے .. عمر بھی کمرے مین اگیا

. . .نشا فاطمہ عشا اور علی چارون باہر لان مین اگے

ہلکی ہلکی ہوا چل رہی تھی .. عشا تو آ کے چئیر پہ بیٹھ گئ ..باقی تینو کوئ ایک پودے کے

...پاس تو کبھی دوسرے

ویسے نشا ... عمر بھائ اتنے کھڑوس سے ہیں ... تمہن ان سے ڈر نہیں لگتا ....فاطمہ کا تو

... ...ان کے ساتھ ایکسپرینس ہمشہ خراب ہی رہا تھا

...لگتا ہے نا ...کیا کرون ...اب گزا را تو کرنا ہی ہے ...اداسی سے کہا

... عشا نے اسے گھورا تھا ..کہ ویسے تو ان کی محبت ختم نہین ہوتی اور یہاں ڈر لگتا ہے

علی نے جیسمین کا کی کلی توڑ کے نشا کو ماری تھی جو اس کی گال سے ٹکرا کے اس کے

....قدموں مین گری

میں شانزے نہیں ہون ....اس کے منہ سے پھسلا ... عشا جو موبائل کے ساتھ لگی

.... تھی ..چہرا اٹھا کے دیکھا ....فاطمہ نے دانت نکالتے رخ پھیرا تھا جبکہ علی وہین سٹیچو

....کیا مطلب شانزے کا زکر کیوں ... عشا نے مشکوک نظرون اے تینوں کو دیکھا

...کچھ نہین اپی ..مین تو بس ویسے ....بات گول کرنا چاہی

...فاطمہ تم بتاؤ ...ساتھ علی کو گھورا بھی عشا نے

...نشا سہی کہ رہی ..بس اس کے منہ سے ہمشہ کی طرح پھسلا ہے

ہاں سچ ہی پھسلتا پہلے بھی اور اب بھی ....سچ سچ بتاؤ ...گھورتے وہ علی کے پاس آئین

...اور اسے کندھے پہ ہلکی سا تھپڑ مارا کے ہوش کی دنیاں میں اے

...کیا ...ہونکون کی طرح ان کی شکل دیکھتے وہ چئر کی طرف بڑھا

.....جو نشا کہ رہی کیا سین ہے

کچھ نہین ہے اپی ...بس اپ ماما سے پوچھ لینا ..سکون سے بتاتے اس نے چئیر سے

...ٹیک لگائ

...ماما کو بھی پتا ہے ...مطلب سچ مین جو مین سمجھ رہی ...مطلب تم گھنے میسنے

...اس کے بال پکڑ کے زور سے کھینچے

اپیییی ..نا کریں نا ..نشا کو غصے سے دیکھتے بال چھڑوائے ...اب تمہاری خیر نہین ہے

......بچو

عشا کو پتا لگا ..مطلب اب وہ اسد کو بھی بتائے گی ...اا د کو پتا لگا سمجھو سب کو پتا..

..لگا ...اس نے تو گروپ چیٹ مین ڈھنڈھورا پیٹا جہان بڑے بھی موجود تھے

.....اااااہ ..کہاں پھنس گیا ... علی

... عشا اپی ...پلیز کسی لو بتانا نہین ابھی ...فاطمہ کو علی کی رونی صورت پہ ترس ایا

...اچھا نہین بتاتی ..بس اسد

بلکل بھی نہیں ..نشا نے ان کی بات کاٹی ....اسد بھائ کو بتانے کی تو غلطی بھی نہین

... کرنا اپ ...وہ تو ڈھول گلے مین باندھ کے ... سب کو بتائیں گے

اے ے ے ے ے خبر دار ... عشا اپنے شوہر کے بارے مین ایسے الفاظ کیاے..

...اسعمال کر سکتی تھی سو اسے ڈانٹا

.. عثمان جو باہر جانے لگا تھا ان چارون کو وہان بیٹھے دیکھ کے ان کے پاس ایا

...فاطمہ ابھی تک ناراض تھی اس سے اور اسے تو منانا بھی نہین اتا تھا

... ہیلو گائیز ..واٹس اپ ...اتے ہی سب کو متوجہ کیا

.. مسلمان ہین تو سلام کرنا چاہیے ....فاطمہ نے جتلایا

اسلام علیکم ..واس نے دوبارہ سے کہا

..واعلیکم و سلام ..سب نے جواب دیا

...ویسے انگریز کب سے بن گئے ہو تم ... علی نے اس کی پیٹھ پہ دھپ لگائ

جب سے تمہارے ساتھ رہنا شروع کیا ...فاطمہ کو ایک نظر دیکھا ...جو اس سے نظریں پھیرے کھڑی تھی

...کہاں جا رہے تھے .. عشا نے اس سے پوچھا

...اوین باہر دوستون سے ملنے ..وہ سیدھا ہو کے بیٹھا

...اچھ

جی.....دو منٹ کی خاموشی چھا گئ ...نشا نے فاطمہ اور عثمان کو دیکھا ..فاطمہ کے

..قریب ہو کے اس کا کندھا ہلایا

.... تم لوگ ناراض تو ....انکھین سکیڑ کے اسے دیکھا

..ہونہہہ ....فاطمہ نے منہ بنایا

..اوہ .. شکر ہے نشا نے شکر کا سانس لیا

....کیوں ....فاطمہ اداس ہوئ

...وہ اس لیے کہ تم دونون کو بھی محبت کے بارے مین پتا لگے گا

..ہمین پہلے ہی پتا ہے ... سر جھٹکا

..اچھا ...لیکن کبھی نظر تو نہین آی ...نشا نے طنز کیا

..ہان تمہارے اور عمر بھائ کے جیسی نہین ہے ... لیکن ہے سہی

یہ تم لوگ کیا کھسر پھسر کر رہی ہو .. علی نے ہانک لگائ .وہ دونون ان سے کچھ فاصلے پہ کھڑی تھیں...

نشا .....اندر اے عائزہ کی اواز ای...

جی ..ماما ..ائ ...نشا اندر چلی گئ

وہ اندر ائ تو سامنے بڑی ماما کسی سے فون پہ بات کر رہی تھیں دوسرے صوفے کے پاس عائزہ کھڑی چادر لے رہی تھیں ..اور اس کے چادر ہاتھ مین لیے اس کا ویٹ بھی کر رہی تھیں ..یہ لو اور چلو ڈاکٹر کے پاس جانا تھا...

اووہ ..اچھا ...وہ چادر اپنے گرد لپیٹتے ان کے ساتھ باہر ائ...

بڑی ماما کس سے بات کر رہی ...چلتے چلتے پوچھا..

اسما کی کال تھی ...انھون نے اپنا موبائل بیگ میں رکھا...

کیا کہ رہی تھیں...

پتا نھین شائد عمرے پہ جانا انھون نے..

اووووہ اچھا ...گڈ ہو گیا ...شانزے بھی ساتھ ہی جائے گی کیا ...ڈرائیور گاڑی نکال رہا تھا....

اس کا تو پتا نھیں ....وہ لوگ گاڑی سٹارٹ ہوتے بیٹھے تھے------

OOOOOOOOOOO

اچھا تم لوگ بیٹھو میں چلتی ہوں ... عشا بھی وہاں بیٹھے بیٹھے تھک گئ تھی .... سو اٹھ کے اندر چلی گئ ... علی بھی اس کے پیچھے اندر اگیا تھا ...فاطمہ بھی اندر انے لگی جب اسے عثمان نے روکا....

اے ے ے ے ....بات سنو ...فاطمہ کھڑی تھی تو وہ بھی کھڑا ہو گیا...

اوے ے فاطمہ بات تو سنو ...فاطمہ نظر انداز کرتی اندر اگئ ...کہاں چھپوں کہ مجھے ڈھونڈ نا سکے وہ ... سوچتے وہ جگہ تلاش کر رہی تھی...

پھر وہ مسکراتے عثمان کے کمرے میں اگی کہ وہ ساری حویلی چھان مارا تا لیکن کمرے میں نہین اتا اپنے...

... عثمان جو اس کے پیچھے پیچھے لاونج میں ایا تھا اسے غائب دیکھ کے تلاشنا شروع کیا سب کے کمرے باری باری چیک کیے ... کہین بھی نہیں تھی...

پھر وہ چلتا اپنے کمرے کی طرف بڑھا ....ہینڈل گھمایا .....دروازہ کھلا ...سامنے فاطمہ بیڈ پہ بیٹھی اسی کا موبائل کھنگال مطلب چیک کر رہی تھی ....زرا سی نظریں دراوزے کی طرف

اٹھائیں تو دو مردانہ جوتوں والے پاوں ...پھر اس کا چہرا دیکھا جہاں بے چینی سی بے چینی پھیل رہی تھی...

ہہہس ...فاطمہ نے موبائل کی طرف اشارہ کیا مطلب لینا ہے ...اس کی بے چینی کا یہ ہی مطلب نکالا---

نہیں----

عثمان نے دروازہ لاک کیا اور اس کے پاس ایا ...وہ اٹھنے لگی تھی جب عثمان نے اسے دوبارہ بیڈ پہ ہلکا سا دھکا دیا...

کیا ہے ...فاطمہ نے اسے غصے سے گھورا..

تم بتاو تمہیں کیا ہے... عثمان نے غصے سے اسے دیکھتے کہا------

سوری کر تو رہا ہون مان جاو نا اب...

میرا موڈ نہیں ہے اب... نخرا

پلیز نا فاطمہ ..اس وقت بس منہ سے نکل گیا تھا ورنہ میں تو تم سے....

ہان تم تو مجھ سے تنگ ہو ..میں منہوس ہوں ..تمہاری قسمت پھوٹ گئ ہے میرے ساتھ ..ساری زندگی تمہارے سر پہ مسلط رہوں گی ..بولتے بولتے اس کی سانس پھول گئ تھی.....

سوری۔۔۔۔۔ سوری۔۔۔۔۔ سوری ...اس نے ساتھ کانوں کو ہاتھ لگائے ....فاطمہ نے بیٹھے بیٹھے رخ موڑا...

پلیز معاف کر دو ..یہ دیکھو کان بھی پکڑ لیے ہیں ...وہ اس کے سامنے بیڈ پہ بیٹھا.....

نہیں ..میں معاف نہیں کرون گی تمہین کبھی بھی ...ابھی بھی اپنی بات پہ اڑی ہوی تھی۔۔۔۔۔

اچھا تم جو بھی کہو گی میں کروں گا جو بھی سزا دو گی مانوں گا ..پلیز..اس کا ہاتھ پکڑا

نہیں ... نہیں .. کبھی بھی نہیں فاطمہ نے زور سے اس کا ہاتھ جھٹکا...اور اٹھ کھڑی ہوئ...

تمیں بھی تو پتا لگے بے عزتی کیا ہوتی ہے ....کہہ کے جانے لگی تو عثمان اٹھا اور ایک جھٹکے سے پکڑ کے دیوار کے ساتھ لگایا ...اس کے چہرے کے قریب ایا ...انکھوں میں انکھیں گاڑیں...

سوری ....یہ میں بول رہا ہوں اگر میری جگہ کوئ اور ہوتا تو میں دیکھتا کیسے سوری کرتا تم سے ....اب سیدھی طرح مان جاو ورنہ ....ایک ہاتھ سے اس کے کندھوں پہ بکھرے بالوں کو سمیٹ کے پیچھے کیا...

فاطمہ تو جیسے اس کا یہ روپ دیکھ کے ساکت کھڑی تھی...

بولو اب ... سٹی گم ہو گئ کیا .... عثمان نے جھک کے اس کے پھولے گالوں پہ باری باری پیار کیا...

وہ جو سن سی کھڑی تھی... جلدی سے حرکت میں آی اور اسے پیچھے دھکیلا...

بتمیز انسان ... پیچھے ہٹو .... اپنے گالوں پہ ہاتھ رکھتے اسے گھورا...

شوہر کی عزت کرتے ہیں ... عثمان نے اسے پکڑ کے دوبارہ سے دیوار کے ساتھ لگایا....

ہاں شوہر تم جیسا ہو تو کون کرے عزت...

اب دیکھ لو تم بھی ویسی ہی باتیں کر رہی ہو ...وہ دوبارا سے جھکا تھا اور اب اس کے گال پہ ہونٹ رکھنے سے پہلے فاطمہ نے اسے دور کیا...

جاو معاف کیا .. غصے سے پاوں پٹختے ..وہ اس کے کمرے سے نکل ائ...

توبہ کتنا بے شرم انسان ہے...

پیچھے عثمان گلا پھاڑ کے دانت نکال رہا تھا

OOOOOOOOOOO

ہائے....- بھورے گھنگھریالے بال----- بڑی بڑی انکھوں پہ چشمہ لگائے وہ گوری سی لڑکی گارڈ کے روکنے کے باواجود اندر آگئ تھی ....- گارڈ اس لڑکی کے پیچھے پیچھے داخل ہوا تھا جو اس کے روکنے کے باواجود گھر میں گھس آئ تھی...

...سارا اسے دیکھ کے اٹھ کھڑی ہوئیں

ہاے ..بیوٹی فل لیڈی ...میں عینی ..یہاں اپ کے سامنے والے بینگلو میں نیو اے ہیں ابھی ماما سے لڑ کے یہاں آئ ہون ...کہ مجھے جانے دیں ..وہ ساراہ کے بیٹھنے سے پہلے ہی صوفے پہ بیٹھ چکی تھی.....

ساراہ کو بھی ناچار بیٹھنا پڑا ....اس سے پہلے کہ سارا کچھ کہتی وہ پھر سے شروع ہو گی---------

وہ ایکچولئ ..سوری انٹی ....میں پھر کبھی آ جاؤ ....وہ دوبارہ سے اٹھی کہ سارا کے فیس کے ایکسپریشن سہی نہیں تھے...

...نہین نہیں ببیٹھو اپ...میں کسی اور کوو بلاتی ہوں

..پھر وہ فاطمہ کو بلا کے لائیں

..یہ میری بیٹی ہے ...اور فاطمہ یہ سامنے اے ہیں نیو ..دونوں کا تعارف کرایا

.....اوہ...اچھا

فاطمہ اس کے پاس آ کے بیٹھ گئ ..سارا کچن میں چلی گیں------

...ویسے اپ کا نام ..فاطمہ نے اس سے پوچھا

عینی ... عینی نام ہے میرا اور میں ایک ہی بہن ہوں---افسردگی سے بتایا----

اووو۔۔کرتی کیا ہیں۔۔۔دوسرا سوال۔۔۔

...ابھی ایف اس سی کے پیپرز دیے ہیں

واہ گڈ ...ملازمہ چاۓ کے ساتھ دوسرے لوازمات لے آئ -----.نشا اور عائزہ ڈاکٹر ..کے پاس گئ ہوئ تھیں...چیک اپ کے لیے ..عشا کمرے مین سو رہی تھی

..کہان سے شفٹ ہوے ہیں ...فاطمہ نے چائے کا کپ اسے پکڑاتے اس سے پوچھا

امریکہ ...ایک لفظ جواب دے کے اس نے بے تکلفی سے چائے کا کپ ہونٹوں سے ...لگایا

....اووہ ..واہان سے پاکستان ...حیرت ہے ...فاطمہ کو کچھ گڑ بڑ لگ رہی تھی

وہ ایکچولئ میرے بابا پاکستان سے بیلونگ کرتے ہین اور ماما امریکہ سے ....سو اب ہم یہاں شفٹ ہوے ہیں شائد کچھ عرصہ کے لیے ہی ...وہ بات کرتے ہنوز چائے پی رہی ....تھی

اسے ائے ادھا گھنٹا ہوا تھا جب اسے اخر وہ لڑکی نظر آئ جس کی بربادی اس نے بننا ...تھا

عائزہ پیچھے تھین اور نشا اگے جب وہ اس لڑکی کو دیکھ کے رکی ....یہ کون ہین ..نظروں ...ہی نظروں ..مین فاطمہ سے پوچھا

..کیا ہوا رک کیون گیئن..عائزہ نے اسے ہلایا

پھر وہ ان کے پیچھے چلتی فاطمہ کے پاس ا کے بیٹھی عائزہ نے بھی اس سے پوچھا---

یہ سامنے والے گھر مین شفٹ ہوئ ہین اج ہی ... عینی ابھی بھی نشا کو ہی دیکھ رہی
... تھی

....عائزہ کو پتا نہین کیوں وہ پہلی نظر میں ہی عجیب لگی

....اپ بہت پیاری اور کیوٹ ہین نشا

!...نش

..ا ...اپ کو میر نام کیسے پت

...و ..وہ ..ابھی ف ..فاطمہ نے بتایا ...وہ گھبرائ

ہووں ....ماما مین کمرے میں جا رہی ہوں ....جواب دے کے وہ اٹھ کے اوپر کمرے
...میں آگئ

O O O O O O O O O O O

نشا کمرے میں ائ تو عمر سٹڈی روم میں کام کر رہا تھا.--------

اس نے چادر اتار کے بیڈ رکھی ..اور موبائل اٹھا کے چارج پہ لگایا جس کی بس 29..
پرسٹ بیٹری باقی تھی ..------

موبائل چارج لگا کے ...دوپٹہ اٹھا کے کندھے پہ رکھا ..اور ٹی وی اون کیا ....ڈاکٹر کے پاس کافی دیر ہو گئ تھی اور انہیں---- نیچے عینی صاحبہ سے ملاقات بھی----

دوپٹہ سیدھا کرتے اس نے سٹڈی روم مین جھانکا .. عمر دروزے کی طرف بیک کر کے لیپ ٹاپ پہ کام کر رہا تھا اور شائد کسی کو ہداہت بھی دے رہا تھا ہلکا ہلکا بولنے کی اواز بھی آ رہہ تھی ...

اس نے دروازہ بند کرتے اندر قدم رکھا ہی تھا کہ

روم میں جائیں ...اسے دیکھے بغیر اس کی خشبو محسوس کی----

..وہ منہ بناتی دروازہ بند کرتی واپس اگئ.. ...ٹی وی پہ کمرشل ا رہے تھے ابھی---- ...

اس کا فیورٹ پروگرام بھی لگنے والا تھا ....---کچھ کرنے کل لیے تو تھا نہیں--وہ آئنے کے سامنے کھڑی ہو کے اپنا چہرا غور سے دیکھنے لگی ...اسی الٹی .سیدھی حرکتیں وہ پہلے بھی کرتی رہتی تھی....

ابھی وہ لوشن اٹھا کے لگانے لگی تھی کہ موبائل رنگ ہوا...

اس نے اٹھا کے دیکھا تو واٹس اپ پہ ان نون نمبر سے میسج تھا...

ہائے جان کیسی ہو ...ساتھ دو کس والے ایموجی بھی تھے.----.

پہلے تو انکھین سکیڑ کے دیکھا.-----.

مین ٹھیک ہون جان تم سناؤ ...اس نے بھی سیم میسج کیا...----

مجھے پہچان لیا ...اگے سے دوبارہ میسج ایا...

جی--- پہچانتی کیوں نا ..کب سے تمہارے میسج کا ہی تو ویٹ کر رہی ہون ... ساتھ ایک سیڈ اور ایک شرمانے والا ایموجی..

..

ہاے مین کتنا خوش نصیب ہون .. مسج ایا..

ہاں وہ تو ہے ...ریپلاے کر کے موبائل بند کر دیا ...فاطمہ اسے یہ نمبر پہلے ہی سینڈ کر چکی تھی ...نام بھی ساتھ لکھا تھا .. عینی ...----

سو اس نے بھی اس سے اسی انداز مین بات کی...

ٹی وی پہ پروگرام شروع ہو گیا تھا...

اس دن کے بعد اس کی طبعیت مین زیادہ گڑ بڑ نہین ہوئ تھی ..ہان بس دودھ یا بٹر کو دیکھ کے ابکائ ضرور اتی..

پروگرام دیکھتے پتا ہی نہیں لگا گھنٹہ گزر گیا ... عمر ابھی تک باہر نہیں ایا تھا اسے اب الجھن ہونے لگی تھی...

میں آ جاؤن ....----؟

.دوبارہ سے سٹڈی روم میں جھانکا...--------

...میں آ رہا ہوں تھوڑی دیر تک

...ہوووں ..وہ منہ بناتی دوبارہ باہر اگئ

دس منٹ ویٹ کیا عمر ابھی بھی نہیں ایا تو غصے سے اٹھ کھڑی ہوئ دوپٹہ اتنا سا ہی

...کندھے پہ تھا کہ زمین پہ گرنے سے بچا ہوا ہو ...ورنہ تقریبا باقی زمین پہ لگ رہا تھا

اندر ا کے اس کی گود سے لیپ ٹاپ اٹھایا ..اور خود بیٹھی ...یہ میری جگہ ہے ...لیپ

ٹاپ کو گھورا جیسے وہ کوئ لڑکی ہو .... عمر نے حیرانگی سے اسے دیکھا ..کہ

ویسے تو اس کی قربت سے اس کے سانس نہیں نکلتی تھی اور اب کتنے مزے سے اس

...کی گود مین چھوٹے بچون کی طرح چڑ کے بیٹھی تھی

عمر نے ایک بازو اس کی کمر کے گرد حمائل کیا اور دوسرے ہاتھ سے اس کا چہرا اپنی

... طرف کیا

...کیا ....نشا نے نا سمجھی سے اسے دیکھا ..اور پھر یہ دیکھا کے وہ بیٹھی کہاں ہے

اتنی جلن ...کہ یہ بھی نہیں دیکھا کے کہاں پھنس رہی ہوں ..------

..وہ ...ہم لوگ ..ڈاکٹر کے پاس گئے تھے

وہ جو اس کی انکھون مین بے چینی بھامپ چکا تھا ..اس کے اگلی بات پہ مسکراتے اس کے بالوں مین ہاتھ پھنساتے چہرا قریب کیا...

آ...آپ ..کو او ...اور کوئ کام نہیں ہے ..وہ جھٹکے سے اٹھتی دور جا کے کھڑی ہوئ

اپ خود قریب آئ تھیں ..اس نے انکھوں کو مسلا کے جیسے من پسند چہرا دور ہٹا تو وہ جلنے لگیں ہوں--- .. سر چئیر سے ٹکاتے گہری سانس لی....

تو ...اپ ہر ٹائم شروع ہو جاتے ...اسے ڈانٹتے اس کی انکھوں میں دیکھا بھی .جہان سرخ لائئیں نمودار ہو رہی تھیں...

اچھا ...بیوی ہوتی کس لیے ہے ...ریلکس کرنے کے لیے نا ...اب اگر میں تھک جاؤ گا تو اپ کے پاس ہی آوں گا نا ...وہ اٹھ کے اس کے قریب ایا اور اس کا دوپٹہ اٹھا کے ٹھیک سے کروایا...

اپ دوسری شادی کر لیں ...وہ جلدی سے دور ہوتی باہر نکلی تھی ... عمر اس کی بات پہ کھل کے مسکرایا..

سچ میں ...اگر کر لوں تو اپ کو کوئ عتراض نہیں ہو گا...

جی نہیں بلکل بھی نہیں....وہ فٹ سے بولی-----

ہوں۔۔۔۔۔ مطلب مجھے سچ میں....شادی کرنی پڑے گی ورنہ اپ تو قریب انے نیہں دیتیں۔۔۔۔۔۔ رک کے اسے دیکھا جو اب بے چینی سے ہاتھ مسل رہی تھی..

ن .. نہیں .. میں ہوں نا ...وہ جھجھکتی اس کے قریب آئ کہ کہیں سچ میں ہی شادی نا کر لے..

شکریہ .. عمر نے اسے ہگ کرتے خود میں بھینچا ...ویسے بے فکر رہیں اپ کے علاوہ کوئ ایسی لڑکی نہیں ہے جو مجھ سے شادی کرے گی...

وہ جو اس کی خوشبو میں کھو رہی تھی . خود کو چھڑانے کے لی مزاحمت کرتے ہلکا سا مسکرائ..

..ہاں وہ تو ہے ...جسے خود پہ فخر کیا

.. ...اب پھر ... عمر اسے سے اگ ہوتے سلگتی نظروں سے دیکھا

...ن . نہیں .. غصے سے اسے گھورتے خود کو چھڑیا

اچھا چلیں اج میں اپ کی بات مان لیتا ہوں لیکن اس کے بعد کبھی بھی نہیں مانوں گا...

...ہاں دیکھیں گے نا ..بچ جانے پہ شکر ادا کرتی وہ بیڈ پہ بیٹھی عمر اسے دیکھ کے رہ گیا کہ وہ سونے کے لیے لیٹ رہی تھی ..زرا ترس نہیں اتا مجھ پے بڑ بڑایا کہ وہ ظالم لڑکی سن لے ..--------

کبھی اپ بھی کھا لیا کریں مجھ پہ ترس ہر دفہ میں ہی کیون ..کمفرٹر میں منہ چھپاتے اسے ...سنائیں بھی

عمر سر ہلاتے چینج کرنے ڈریسنگ روم میں چلا گیا تھا

OOOOOOOOOOO

...مورے ..اسے سہی کر کے اٹھائین ..ردا نے المیر کو ان کی گود میں سیدھا کیا

.. .اے ہم کو نا سمجھاو... تم سے زیادہ جانتے ہیں ..دو بچے پالے ہی

پٹھان لہجے مین بات کرتی وہ بہت کیوٹ لگی تھیں ..احمد نے ردا کی شکل دیکھی ---.جو ان کی بات پہ منہ چڑھا رہی تھی----

اج احمد اور ردا ان کی طرف اے ہوے تھے ..رمشا اور حرا کالج گئ ہوئ تھیں چاچی کچن میں کھانا بنا رہی تھیں--- ..خان صاحب اور دلاور کے بغیر گھر مین سکون ہی سکون ہوتا ...تھا

...ملازمہ نے قہوہ احمد کے اگے رکھا تھا جو اسنے ناک بھون چڑھا کے اٹھا لیا

..چاچی ملازمہ کے پیچھے ہی اندر ائ تھیں------

جب خان صاحب کی راج دھانی تھی تب تو نوکر چاکر کے بارے میں کبھی سوچا بھی نا تھا اس گھر کی عورتون نے .. لیکن اب ہمہ وقت ایک ملازمہ ان کے ساتھ ہوتی تھی ..زندگی جیسے اتنی قربانیوں کے بعد سہل ہوگئ تھی

چاچی کوئ ملازمہ مجھے بھی ڈھونڈ دیں ..ردا نے چاچی کو دیکھنے کے بعد احمد کو دیکھا جو ناک بند کیے قھوہ پینے کی کوشش کر رہا تھا...

رمشا یا حرا کو روز روز بلوانا پھی اچھا نہیں لگت ---اور انھوں نے سٹڈی بھی کرنی ہوتی تو ---جلدی ہی کوی اچھ ملازمہ مل جاتی تو زیادہ اچا ہوتا---

اچھا .. تم اسے ہی لے جاو ہم اور دیکھ لین گے تمہین زیادہ ضرورت ہے چاچی نے کھلے دل سے افر کی ..یہ دیکھی بھالی بھی ہے

اوکے شکریہ ...چاچی..اسے چاچی پہ پیار ایا---

شکریہ کی کیا بات ...ہمارے میرو کے لیے تو جان بھی حاضر ہے ....رمشا اور حرا کے پیچھے وہ بھی المیر کو میرو کہتی تھیں------------

.. بہت اچھا بنا تھا یہ------ .احمد نے اخر قھوہ پی ہی لیا..

ہان لگ رہا ہے تمہاری شکل دیکھ کے بچہ .مورے نے طنزیہ سمائل پاس کی ..وہ پہلو بدل کے رہ گیا۔۔۔ردا اور چاچی بھی ہنسی تھیں

...حرا اور رمشا کے انے تک وہین رہے تھے .....پھر وہ ملازمہ کے ساتھ ہی واپس ائے احمد چھوڑ کے یونٹ چلا گیا تھا ...ردا المیر کو لے کے کمرے مین آگئ ..جبکہ ملازمہ کچن ...میں چلی گئ

....ہیلو خان صاحب ...اس نے اپنے مالک کو فون مالایا

...ہان بولو کس لیے فون کیا

صاحب ...جس کام مین مشکل نظر آ رہی تھی نا ...وہ کام خود ہمارے پاس مکمل ہونے ...کے لیے چل کے ایا ہے

اب اپ کو بدلہ لینے سے کوئ نہیں روک سکتا۔۔۔۔۔۔۔۔

OOOOOOOOOOO

بیگم صاحبہ باہر دو آدمی ایک تحفہ دے گئے ہیں آپ کے لئے ۔۔۔۔

ملازم اندر داخل ہوا کون دے کر گیا ہے ۔۔۔۔

شہیلا جو مورننگ شو دیکھ رہی تھی اسکی طرف متوجہ ہوئی ۔

-پتہ نہیں بیگم صاحبہ گاڑی میں دو آدمی آئے ڈبہ رکھا بیل بجائی جب تک میں باہر گیا وہ ڈبہ رکھ کر جا چکے تھے ---

.ہوں--- ایسا کرو اندر لے آؤ

جی ابھی لے کر آیا کہہ کر ملازم باہر چلا گیا تھوڑی دیر بعد دو آدمی ایک بڑا سا بکس لے کر اندر داخل ہوئے شہیلا جو صوفے پر بیٹھی تھی اٹھ کر پاس آئی

اس ڈبے پر لگا سی سی ٹی وی کیمرے میں دور بیٹھا وہ شخص سارا منظر دیکھ رہا تھا ---

کھولو اسے --- شہیلا نے ایک ملازم سے کہا --

جی بیگم صاحبہ حکم کی تعمیل کرتے اس نے ڈبہ کھولا --- ڈبہ کھلتے ہی شہیلا کی چیخ نکل گئی وہ وہ لڑکھڑاتے قدموں سے پیچھے ہٹی ---

دور بیٹھا وہ شخص مسکرایا تھا

اسے باہر لے جاو ..وہ زور زور سے چیخ رہی تھی ...ہواس باختہ ہوتی وہ اپنے کمرے کی طرف بھاگی .....

عمر اس کا خوف دیکھ کے مسکرایا تھا ...ویسے نہیں تو ایسے ہی سہی اب تو وہ سوچیں

.....گے بھی نہیں دوبارہ کیس کے بارے میں... سکوں سے سر چیر کے ساتھ ٹکایا

OOOOOOOO

نشا ...عائزہ نے اسے اواز دی

..

جی ماما ...وہ جو کچن میں کھانے کے لیے کچھ کھٹا سا ڈھونڈ رہی تھی عائزہ کی طرف متوجہ

...ہوی

.....ڈاکٹر کا میسج ایا کہ ریپوٹس لے جائیں ...تو عمر کو فون کر کے بول دو کے لیتا اے

...مین بولوں گی .... .حیرانی سے ان کو دیکھا

ہان تو اور میں ..پاگل لڑکی.....اسے گھورا

..میں نہیں کہنا خود کہہ دیں......وہ جانے لگی

...اسے کال کرو اور کہو ...ورنہ مار کھاو گی مجھ سے

...ماما .....میں کیسے ...وہ ہلکا سا چیخی تھی

...کیا مطلب کیسے ...شوہر ہے ...پہلے کبھی بات نہین کی کیا

..پہلے ایسی بات بھی تو نہین ہوتی تھی نا ماما .. سمجھیں نا

عائزہ نے کوئ جواب دیے بغیر اس کا موبائل اٹھا کے عمر کو کال ملائ ...جو فورا سے

...پک ہوئ کہ جسے اسی انتظار مین بیٹھا تھا

جی---

..وہ نشا نے بات کرنی تھی عائزہ اسے موبائل پکڑا کے باہر چلی گئ تھیں

...اسلام علیکم ...کیسے ہیں... ہچکچاتے بے تکی بات کی

..واعلیکم سلام ..میں ٹھیک اپ ...؟وہ مسکرایا

میں بھی ٹھیک ہوں---ماما کو کام تھا ---فون کرنے کو وجہ بتای---

جی بولیں سن رہا ہوں----

...و---وہ ماما ..کہ رہی تھیں کہ واپسی پہ ہوسپٹل سے ریپوٹس بھی لیتے ائیں

کس کی ریپوٹس ہیں----

و---وہ--ماما کی--جلدی سے جھوٹ بولا---

خیریت تھی کس چیز کے ٹسٹ کروائے ماما نے-----وہ جان بوجھ کے بات کو طویل کر

رہا تھا کے اس کی دھیمی اوآز جیسے سکون دے رہی تھی----

پتا نہیں ان اے سر میں درد رہتا نا شاۂ اس کی ----

...کون سے ہوسپیٹل سے ...اس نے نام پوچھا

جو نشا نے فٹ سے بتا ---

ڈاکٹر کا نام بھی بتائیں----

ڈاکٹر بریرا----

وہ تو گائناکولوجسٹ ہیں نا ---

پ---پتا نہیں--وہ سٹپٹائ----

اچھا ...چلیں میں اگر جلدی فری ہو گیا تو لے اوں گا ورنہ پھر کسی اور کے ہاتھ بھیجوا دوں گا....

اوکے ..میں ماما کو بتا دیتی ہوں...

جی ---اللہ حافظ

اللہ حافظ---

پھر شام کو عمر تو نہیں البتا ریپوٹ اگئ تھی جو رمیز دے کے گیا تھا...

ریپوٹ کے مطابق ...وہ امید سے تھی. ...

عائزہ کی تو خوشی کی انتہا نا تھی بسما اور سارہ تو بس اسے ہی خوش دیکھ کے ہنس رہی تھیں...

عشاکہ دفہ اسے اتنی خوشی نہیں ہوئ تھی جتنی اب ہو رہی تھی....

نشا بسما کی گود میں منہ چھپا کے لیٹی تھی.....

اللہ تمہین چاند سا بیٹا دے سارا....نے اس کے بالوں پہ ہاتھ پھرا جو بسما کے ساتھ ہی بیٹھی تھیں...

امین..

الٰہی آمین.....

یہ ...عائزہ نے گلاب جامن کی پلیٹ ان دونوں کے سامنے رکھی..

نشا ..ادھر او ساتھ اسے اٹھا..یا--- جو ان کے اندر ہی گھسی جا رہی تھی...

اٹھو ..جب وہ ٹس سے مس نا ہوئ تو دو بارہ بولیں...

جی--- بسما کی گود سے سر اٹھا کے انہیں دیکھا...

اج سے جو میں کہوں گی جیسا میں کہوں گی ویسا ہی کرنا ہے کوئ الٹا سیدھا کام کیا نا تو مجھ سے برا کوئ نہیں ہو گا ..اسے باور کرایا..

جی ماما ....دوبارہ سے ان کہ گود میں منہ چھپا لیا---بسما اس کی حرکت پہ ہنس دیں-----

---

دو دن ہو گئے تھے عمر گھر نہیں گیا تھا ...ہاں جب جب رمیز کو دیکھتا وہ اسے دیکھ کے ... مسکرا رہا ہوتا .. ابھی بھی وہ یہ ہی کام کر رہا تھا جب اسے اواز دی

...ہوں کیا لگا ہے میرے چہرے پہ جو روز روز یہ سمائل ....دو ٹوک لہجے میں پوچھا

...وہ ...وہ .. سر ... مبارک ہو اپ کو ...اس نے گھبراتے فقرہ ادھورا چھوڑا

.... کس چیز کی مبارک دے رہے ... میری شادی تو سال ہو گیا ہوئ ہے

... جی سر ... لیکن اپ ... کو پھر سے روکا

... بول بھی دو .اب اسے غصے سے گھورا

میں چاچو بنے والا نا--- ...بتا کے اس کا چہرا دیکھا

تو مجھے مبارک کیوں دے رے ہو بھائی کو دو---

و---وہ--سر -اپ-- بابا بنے والے ----- اس کا چہرا دیکھا-- جہان بے ہقینی ظاہر ہو رہی تھی ...

تمہیں کس نے کہا ..------

وہ .. سر اپ نے جو اس دن ریپوٹس لانے کا کہا تھا ... تب ڈاکٹر نے مجھے گھر کا میمبر سمجھتے مبارک باد کے ساتھ بتایا تھا ...اور پھر میری نظر مسزنشاء عمر چوہدری پہ پڑی تو ....

... جاؤ .... عورتوں کی طرح بولتے ہو ...اسے ڈانٹ کے بھگایا

....اووہو ...ہونٹ کچھ سوچتے سکیڑے تھے

تو اج پھر ہماری ملاقات فارم ہاوس مین ہی ہو گی ...لیکن الگ طرح سے

ادھر نشا جو دو دن سے سوچ رہی تھی کے اسے کیسے بتاے گی ...اس کا حکم سن کے پرشان ہو گئ ... عمر یہ بہت غلط کرتا ..ایک میسج کرتا تھا تو ساتھ ماما کو بھی کہتا ...اور ماما تو پکا اسی کا ساتھ دیتین ...ابھی بھی کپڑے نکال کے دیتے امجھا رہی تھین ..وہان جا کے خیال رکھنا ...زیادہ اچھل کود نا کرما جیسے وہ کوی چھوٹی بچی ہو

وائٹ کلر کی شورٹ فراک کے ساتھ سکائے بلو کیپری پہنے شیفون کا دپٹہ کندھے پہ رکھا ...بال دائین کندھے سے اگے کو کھلے چھوڑے تھے تھے ..اج لپ سٹک نہین لگائ ....کہ وہ سب اسے زہادہ اگ لگاتی تھی ..اج بھی فاطمہ نے ہی اسے ہلکا سا تیار کیا تھا کانون مین بڑے بڑے اویزے اور ہاتھ کی تیسری انگلی مین رنگ جیولفی کے نام پہ بس یہ دو چیزین ہی تھیں

....چلو ...نیچے عمر ایا ہے لینے

...کیا ماما ..میرا دل نہین کر رہا نا

..نشا ..چلو ...اسے بازو سے پکڑ کے نیچے لائین تھی فاطمہ بھی ان کے ساتھ نیچے ائ

....رمیر کے جانے کے بعد وہ گاڑی کی چابی اٹھا کے باہر ایا

.....اووووو ....ہونٹ کچھ سوچتے سکیڑے تھے...

...تو اج پھر ہمارہ ملاقات فارم ہاوس میں ہی ہوگی ...لیکن الگ طرح سے

ادھر نشا جو دو دن سے سوچ رہی تھی کے اسے کیسے بتاۓ گی ...اس کا حکم سن کے پرشان ہوگئ ... عمر یہ بہت غلط کرتا ..ایک میسج اسے کرتا تھا تو ساتھ ماما کو بھی کہتا ...اور ماما تو پکا اسی کا ساتھ دیتیں ...ابھی بھی کپڑے نکال کے دیتے سمجھا رہی تھیں ..وہان جا کے خیال رکھنا ...زیادہ اچھل کود نا کرنا جیسے وہ کوی چھوٹی بچی ہو

وائٹ کلر کی شورٹ فراک کے ساتھ سکائے بلو کیپری پہنے شیفون کا دپٹہ کندھے پہ رکھا ...بال دائین کندھے سے اگے کو کھلے چھوڑے تھے تھے ..اج لپ سٹک نہین لگائ ..اج بھی فاطمہ نے ہی اسے ہلکا سا تیار کیا تھا ....کانوں میں بڑے بڑے اویزے اور ہاتھ کی تیسری انگلی مین رنگ جیولری کے نام پہ بس یہ دو چیزین ہی تھیں

...چلو ....نیچے عمر ایا ہے لینے

...کیا ماما ..میرا دل نہیں کر رہا نا

...نشا ..چلو ...اسے بازو سے پکڑ کے نیچے لائین تھی فاطمہ بھی ان کے ساتھ نیچے ائ

....سامنے عمر بلیک شرٹ اور جینز میں ہاتھ میں موبائل لیے اسی کا انتظار کر رہا تھا

چلین اسے اتتے دیکھ کے پوچھا ...جو اسے غصہ بھری نگاہون سے دیکھ رہی تھی ...پھر اس کے پیچھے پیچھے گاڑی تک ائ

اج عمر اسے کچھ زیازہ لمبے راستے سے لایا تھا جو پہنچنے مین گھنٹہ لگ گیا تھا ....وہ فارم ہاوس پہنچے تو اس دفہ نشا خود ہی اس کے اتر کے دروازہ کھولنے سے پہلے نیچے اتر گی تھی ... عمر اس کی جلدی بازی پہ مسکرایا

..اندر اے تو سامنے ملازمیں کی لائن لگی تھی جو باری باری اسے مبارک دے رہے تھے

....کس لیے ....سب .. عمر کی طرف دیکھا

....وہ اس لیے کیون کہ ...ابھی اس نے اتنا ہی کہا تھا کہ ہال کی لائیٹس روشن ہوئیں

...ہیپی برتھ ڈے ٹو یو

...سب ...سب کو ایک ساتھ دیکھ کے اس نے منہ پہ ہاتھ رکھا تھا بے یقینی سے

○○○○○○

یہ اس کا دھیان رکھنا میں نہا لوں ....ردا ملازمہ کو المیر کا خیال رکھنے کا کہتے خود کپڑے لے کے باتھ لینے چلی گئ ...المیر سو رہا تھا-----

وہ جو پچھلے دو مہینوں سے تاک میں تھی اج اسے اکیلے دیکھ کے سوے المیر کو اٹھایا اور ....باہر کا رخ کیا... .ایک عورت ہو کے وہ دوسری عورت کو اولاد کا دکھ دینے جا رہی تھی

ردا جب نہا کے باہر ائ تو ..المیر بیڈ پہ نہیں تھا ...وہ بال صاف کرتی باہرای کہ کیا پتا ملازمہ اٹھا کے باہر لے ائی ہو---- باہر بھی کوئ نہیں تھا .وہ تو یہ سوچ کے نا ہر ائ تھی کہ وہ المیر کو باہر لے ائ ہو ...پر ملازمہ خود غائب تھی---------

یہاں بھی نہیں ہے کہاں گئ ہو گی ...سب جگہ دیکھ لیا ...اسے پرشانی بھی ہو رہی تھی..------

ادھا گھنٹہ انتظار ل

.....کرتی ہوں پھر اس کے بعد احمد کو فون لگاتی ہوں

سوچتے وہ آیئتلکرسی کا ورد کرتے دعائیں مانگنے لگی...پتا نہیں کیو عجیب وسوسے بھی آ رہے تھے---

-

....ادھا کیا پونا گھنٹہ ہونے کو ایا تھا

.فون اٹھا کے احمد کو ملایا ...جان نکل رہی تھی

....ہ ...ہیلو ...احمد وہ المیر ...کب سے رکے انسو اب نکلے تھے

...کیا ہوا المیر کو ...وہ بے چینی سے اٹھ کھڑا ہوا

..ردا--- بتاو ....اسے روتے دیکھ کے اس کی بھی جان نکل رہی تھی

...پتا نہیں کہاں ہے مل نہیں رہا

..کیا مطلب مل نہیں رہا ملازمہ کہان ہے ... جلدی سے اس کا پوچھا

وو ..وہ بھی نہیں ہے ....ت .. تم ا جاو ...پلیز جلدی---پتا نہیں کہا لے گئ

..وہ---روتے اس نے بمشکل کہا---

م ..میں اتا ہوں تم فکر نا کرو ...وہ گاڑی میں بھٹتے اسے تو تسلی دے رہا تھا پر اپنے

...ہوش کھو رہا تھا

... تم مورے کو فون کرو کیا پتا وہ اسے وہاں لے گئ ہو

...فل سپیڈ پہ ڈرائیو کرتے وہ اس سے بات بھی کر رہا تھا

ن .. نہی ہو را ..اس کی کی اواز بھی کانپ رہی تھی----

...اچھا میں پہنچ رہا ہوں بس پانچ منٹ میں

..پھر وہ دس منٹ تک گھر پہچا تو ردا دروازے کے پاس ہی اس کا انتظار کر رہی تھی

ل ..لے کے اے

.اس کے پاس دوڑ کے ائ

... نہیں .. تم فکر نہیں کرو ....ادھر ہی ہو گا مل جائے گا

... نہیں ہے ادھر میں سب جگہ دیکھ چکی ہو ں

ساتھ والوں سے پوچھا---

..احمد ہر طرف دیکھتا ڈھونڈ رہا تھا کیا پتا ردا خود اسے کہیں اور لٹا کے بھول گئ ہو

...احمد نہیں ہے ...دیر مت کرو ...باہر ڈھونڈو ..وہ چیخی تھی

...احمد ....باہر نکلنے لگا تھا کہ ایک ان نون نمبر سے کال ائ

کو .و .ن ....احمد نے پوچھا ...جلدی سے کال پک کی کیا پتا کوی المیر کے بارے میں اسے بتا دے----

تمہارا سسر ...اور بیٹے کو مت ڈھونڈو وہ میرے پاس ہے....اور اگر اس کی سلامتی چاہتے ہو .تو ردا کو لے کے ابھی میرے پاس او

تمہیں تو میں چھوڑو گا نہیں .------وہ ردا کو بازو سے پکڑ کے گاڑی میں بٹھاتے جلدی ...سے گاڑی سٹارٹ کی

..کہاں چھپ کے بیٹھے ہو

OOOOOOOO
OOOOOOO

حامد خان دو دن پہلے ہی حیدرآباد سے اسلام آباد ایا تھا ....اور اب ملازمہ وہ بچہ لے کے اس کے پاس کھڑی تھی..

تمہارے باپ میں بہت اکڑ ہے نا ...اب اس کی اسی اکڑ کو توڑنا ہے.--- چھوٹے سے بچے کو دیکھ کے مسکرایا ..جو اس کا نواسا بھی تھا-----

پانی لاو---- خان نے ساتھ کھڑے آدمی کو حکم دیا----

وہ جلدی سے ایک ٹب میں پانی بھر لایا---

اس ظالم انسان نے اس چھوٹے سے بچے کو اوپر سے نیچے کھڑے پانی کے ٹب میں پھینکا تھا... جس کا سر زور سے پیندے سے لگا ...وہ جو پہلے ہی کسی نامانوس انسان کے ہاتھون سے گھبرا رہا تھا ...پانی میں گرتے انکھیں جیسے تکلیف سے میچیں تھی ...زرا سی اوون کے بعد اس کی کوئ اواز نہیں ائ تھی

ردا جو اسے گرتے دیکھ چکی تھی بھاگتی ہوئ وہاں ائ اور اپنے جگر کے ٹکڑے کو تڑپ کے بڑھی.....

...پر درمیاں میں بیٹھے خان صاحب نے ٹانگ اڑای تو وہ منہ کے بل زمین پہ گری تھی اس کا ہونٹ پھٹ گیا تھا ...احمد جو اس کے پیچھے تھا ردا کو اسی حالت مین دیکھ کے ...بھاک کے اس کے پاس ایا اور سہارا دے کے اٹھایا

وہ اٹھتے دوبارا المیر کی طرف بڑھی اور پانی سے نکالا ...اس کی سانس مدھم مدھ چل رہی تھی ...

...احمد... .اسے ....وہ چیخی تھی

کیا چاہیے ...احمد چیخا تھا کے وہ خان کی بری خصلتوں سے وہ اچھی طرح واقف ہو چکا تھا.....

..ملازمہ نے ردا سے المیر کو زبردستی چھینا خان صاحب کی گود میں رکھا.. ....چھوڑو ..اسے ..دو ..میرا بیٹا

..تمہارا بیٹا ویسے ہے تو بہت پیارا ...ردا کی طرف دیکھا جو تڑپ کے اس کی طرف بڑھی تھی بابا ..پلیز مجھے دے دیں اسے سانس نہین ا رہی ..اپ کو جو چاہیے مین دون گی جسا کہین گے کرون گی بس ...میرا بیٹآ ....وہ ان کے قدموں میں بیٹھی تھی ..احمد نے اگے بڑھ کے اٹھایا تھا ...اور اس کے ہونٹون سے خون صاف کیا ...

...المیر مجھے دو ...وہ اپنے بیٹے کو سخت ہاتھ نہین لگا سکتا تھا ورنہ چھین لیتا

...کیا چاہتے ہیں....کتنا ظلم کریں گے ..پہلے بیٹی اور اب ...یہ

...مین اپنے بیٹے پہ اپ کو ظلم نہیں کرنے دوں گا

...ردا کو طلاق دو اور بچہ لے جاو ...انہوں نے تو سفاکیت کی حد ہی کر دی

...ردا تو جیسے ساکت ہوگئ تھی ان کی بات ان کے

...اور اگر نا دوں تو ....احمد نے اگلی شرط پوچھی

تو پھر اخری دفہ مل لو ...اس بچے سے ...اس کے چھوٹے سے گلے پہ ہاتھ رکھتے دھمکی

دی...

...اسے چھوڑ دیں بابا ..اسے سانس !.ردا ایک بار پھر تڑپ کے اٹھی

وہ اپنے شوہر سے کہو ...وہ ہی کرے گا کچھ ...خان ہلکا ہلکا اس کا گلہ دبا رہا تھا ..کہ المیر

..کی انکھون میں درد اور بے چینی نظر ا رہی تھی .....جو پہلے ہی مدھم سانس لے رہا تھا

... مکمل گیلا ہو چکا تھا وہ

چ ..چھوڑو ...احمد نے اس کا ہاتھ پیچھے کیا ...خان اس حملے کے لیے تیار نہیں تھا کے

....اس کا ہاتھ پیچھے تو ہو گیا لیکن اس نے المیر کو چھوڑا نہین

....وہ ان دونون سے تھوڑا اور پیچھے ہوا اور دوبارا سے اس کا گلا دبایا

..... ردا زمین پہ بیٹھی بلک رہی تھی اسے اپنی بیٹی پہ بھی زرا رحم نہیں ا رہا تھا

...دیتا ہون طلاق ...یہ میرے ہوالے کرو .....احمد نے ایک لمحے مین فیصلہ کیا

...احمد نے سپاٹ لہجے سے کہتے خان کو دیکھا ....جو اپنی کامیابی پہ مسکرایا تھا

...یہ ہوئ نا بات ...ادھر تین طلاقین پوری ہون گی ادھر بچہ تمہارے حوالے

...ردا ساکت سی کبھی باپ کو دیکھتی تو کبھی شوہر کو

...میں ..احمد

...احمد ...نہیں ..وہ پاگلوں کی طرح اٹھ کے اس کے پاس ائ تھی

....احمد نے اسے دیکھنے سے گریز کیا

ہان اس کے بعد ردا نے احمد کی زبان سے نکلنے والے لفظوں کو سنا تھا ..وہ زمین پہ گری تھی ...حامد ہنسا تھا ..اس کا بدلہ پورا ہوا

احمد نے اگے بڑھ کے اپنے تین ماہ کے بیٹے کو گود میں لیا ....اور زخمی نگاہوں سے خان کو دیکھا جو خوشی سے پاگل ہو رہا تھا....

حویلی میں خوشیاں منائی جا رہی تھیں ...اور ادھر ردا کا گھر ٹوٹ گیا تھا

.....احمد اسے لے کے سیدھا ہوسپیٹل ایا تھا

OOOOOO

احمد پچھلے ادھے گھنٹے سے ہاتھوں میں سر گرائے کوریڈ میں بیٹھا تھا ...ڈاکٹر المیر کو لے گئے تھے ....پتا نہیں وہ بچتا بھی کے نا ...اپنے بیٹے کی زندگی کے لیے اس نے اج ایک زندگی ختم کی تھی ....اپنے گھرانوں کی سلامتی کے لیے اس نے اج کسی کو جہنم وصل کیا تھا ...

کیتنی ہی دیر بعد اس نے سر اٹھا کے دیکھا ....سامنے سے ردا اور وہ ہی ملازمہ آ رہی تھیں ...وہ اٹھ کھڑا ہوا ....ردا کو سہارا دے کے بینچ پہ بیٹھانے لگا تھا جب وہ کسی کا بھی خیال کیے بعیر اس کے سینے سے الگی ....

اس کے کپڑوں پہ خون لگا تھا ...

م ....میرا بیٹا کیسا ہے ...سب سے پہلے المیر کا پوچھا ..

پتا نہیں مجھے خود نہیں پتا..اندر ڈاکٹرز لے گے ہیں ...اسے خود سے لگاے بتایا ...ملازمہ شرمندہ کھڑی تھی ...

جب خان صاحب نے اسے طلاق کا کہا تھا ..تو اس کا تو جسے خون کھول اٹھا ....

میں ...احمد ....طلاق دوں گا وہ بھی اپنے بیٹے کی ماں کو ....وہ طزیہ ہنسا ...اور پیسٹل نکالا جو وہ ہمشہ اپنے پاس رکھتا تھا ....

فضا میں گولی چلی تھی تھی ....جو حامد خان کا سینہ چیر گئ تھی ..اس کے گرنے سے پہلے ...احمد نے اپنے تین ماہ کے بیٹے کو بھاگ کے پکڑا تھا

حامد مرتے مرتے بھی ہنس رہا تھا ...ردا تو بس ساکت بیٹھی تھی ...یہ کیا کر دیا احمد نے ....اس کی ماں ..بیوہ ہوگئ تھی ...ہاں چاچی بھی ---ایک بار پھر ---وہ بھی تو یتیم ہوگی ---خیر ایسے ظالم باپ سے اچھا یتم ہونا تھا --- اس کا گھر ٹوٹ گیا تھا ....احمد ...کے پاس اتنا ٹائم نہیں تھا کہ وہ ردا کو سنبھالتا ...اسے اپنے بیٹے کو بھی بچانا تھا ...ملازمہ کو اشارہ کیا کے اسے لے اے ...اور وہ خود المیر کو ہوسپیٹل لے ایا

ردا کی دفعہ اسے چھوڑ دیا تھا ...لیکن اس دفعہ اس کی اپنی اولاد تھی ..کیسے چھوڑتا ...اور کیسے وہ اپنے بیٹے کو مرنے دیتا ...اگر اج حامد زندہ رہ جاتا تو ...وہ پھر سے شیطان نا بنتا اس بات کی کہا ضمانت تھی ---سو اس کا مر جانا ہی بہتر تھا خس کم جہاں پاک ------

OOOOOOOOOOO

سب کو ایک ساتھ دیکھ وہ خوشی سے بس ناچنے ہی لگی تھی ---------- دروازے سے دوڑ کے ان سب کے پاس آی تھی --- عائزہ نے اسے گھور کے دیکھا تھا------

سب سے پہلے دابو سے ملی انھوں نے ساتھ لگا کے ماتھے پہ پیار دیا تھا اور ..ڈھیر ساری ...دعائیں

پھر ماما سے ..بڑے پاپا ..چھوٹے پاپا ...سب سے ملنے کے بعد وہ کیک کے پاس ائ تھی ...جس کے اوپر بڑا سا نشاء لکھا ہوا تھا ...اور ساتھ ایج بھی .... عمر کی طرف دیکھا جو کب سے اپنی نظروں کے حصار میں لیے ہوے تھا ...شانزے بھی ائی ہوئی تھی اج تو ...اور علی صاحب کے تو دانت ہی اندر نہین جا رہے تھے ... عشا ایک سائڈ پہ صوفے پہ بیٹھی تھی ...اس کے ڈیلوری کے دن بھی قریب تھے....

یہ لو بسما نے اسے چھری دی تھی کیک کاٹنے کے لیے ....---

چھری لے کے عمر کی طرف دیکھا------

...ادھر آئیں نا ...پاس بلایا جو دابو کے پاس بیٹھا تھا

نہیں ..اپ خود کاٹیں...-------- اس نے منع کیا---

... عمرررر ...سب کے سامنے روب جمایا ....ادھر ائیں

جاو بیٹا دا بو نے مسکراتے اسے اٹھایا تھا وہان سے ...ورنہ اپنی ہی پوتی سے اپنے اس شاندار بیٹے کی درگت بن جانی تھی سب کے سامنے...----.

عمر اس کے پاس ایا تو اس نے کیک کاٹا تھا ...ابھی تو ویڈنگ اینورسری بھی انے والی تھی ان کی ...اس کا بھی کیک کاٹنا تھا نشا نے ...سب سے پہلے دابو کو کیک کھلایا پھر عمر کو اس کے بعد باقی سب کو ...کھلاتے کھلاتے ادھے سے زیادہ اس کے منہ پہ لگ

چکا تھا جو عثمان، اسد فاطمہ ،علی اور شانزے نے لگانا اپنا فرض سمجھا تھا ... لیکن اج وہ بھی بہت خوش تھی سو سب کو ان کہ چھوٹی چھوٹی خواہشیں پوری کرنے دیں.. کافی دیر تک ینگ پارٹی مستیاں کرتی رہی تھی. سب نے اسے گفٹ بھی دیے تھے سوائے عمر کے------

سب نے ردا اور احمد کو بہت مس کیا تھا ......

بڑے الگ سے بیٹھے باتیں کر رہے تھے ...رات کا کھانا فارم ہاوس میں ہی کھایا تھا سب نے ...رات گے تک محفل سجی رہی تھی

تقریبا دو بجے کے قریب وہ گھر کے لیے نکلے تھے ... عمر اور نشا کی گاڑی سب سے پیچھے تھے پہلی گاڑی میں اسد ..فاطمہ عثمان چھوٹے پاپا اور شانزے تھے ...

دوسری میں بڑے پاپا دابو عشا عائزہ اور بسما تھیں ...سارا عمر لوگوں کے ساتھ تیسری گاڑی میں تھیں سنسان سڑکوں سے ہوتے بخیرو عافیت وہ تین بجے تک حویلی پہنچے ... سب تھکے ہوے تھے سو اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے ...جو گفٹس دیے تھے سب نے وہ فارم ہاوس مین ہہ رکھ ائ تھی نشا کہ بعد میں منگوا لیں گے ....

کمرے مین اکے پہلے منہ اچھی طرح دھویا ....اور پھر کپڑے چینج کیے جو کیک کی وجہ سے گندے ہو گے تھے .... عمر دابو کو کمرے میں چھوڑ کے ایا تو نشا چینج کر کے باہر نکل رہی تھی ......

..ادھر آئیں ..اس کا ہاتھ پکڑ کے سٹڈی روم کے سامنے لایا

.... کھولیں ....اس نے حیرانگی سے عمر کو دیکھا اور پھر ڈور کھولا

...اوووو ....یہ بھی ....سڈی روم میں بکس ریک جگمگا رہی تھیں... مطلب یہ کیوں وہ تو برتھ ڈے کیک تھا نا اور سب کی طرف سے -- ..یہ بے بی کی خوشی میں اور میری طرف سے ------ ...

نشا جو یہ سوچ رہی تھی کہ عمر کو ابھی نہیں پتا اور وہ خود اسے کیسے بتاے گی ... حیرت سے اسے دیکھا جو اسے دیکھ کے مسکرا رہا تھا ..

...میں نے سنا ہے--- عمر نے اسے کمر سے پکڑ کے اپنے قریب کیا تھا

...کیا ..عادت کے مطابق اس کے اور اپنے سینے کے درمیان کلائیاں ٹکائیں

میں یہ سن رہا ہوں کے ...اس کے کان کے قریب ہوتے اس ہونٹ کان کل لو سے زارا سے چھوے---- اور بات ادھوری چھوڑی ....

ج--جی--وہ سمٹ تھی---

...اپ ماما ..اور میں بابا بنے والے ہیں

... عمر کی بات سن کے اس کا دل دھک سے رہ گیا

... عمر کو کس نے بتایا

ا ..اپ کو م ..مام

.. نہیں---کسی اور نے پر بتانا تو اپ کو چاہے تھا

کس نے بتایا .....پھر-----

رمیز نے---

...کیا ..ان کو کیسے پتا چلا

..وہ ہی تو ریپوٹس لے کے ایا تھا

ہوں ..اس نے منہ بنایا ....اور الگ ہوئ---

....اب یہ کاٹے گا کون

...اپ ..میں پہلے ایک کاٹ چکی ہوں

..دوسری دفہ بھی کاٹ لیں

....نہیں اپ کاٹیں اس دفعہ

....اوکے ..وہ دونوں چھوٹے سے ٹیبل کے پاس کھڑے تھے جس پہ کیک رکھا تھا

... عمر نے کیک کاٹ کے اسے کھلانے کی بجائے انگلی سے لگا کے اپنی گردن پہ لگایا

...ایک اپنی گال پہ

چلیں کھائیں اب ... مسکراتی نظروں سے اسے دیکھا جو حیرانگی سے اس کی کاروائی دیکھ رہی تھی ....

..میں ...اپنی طرف اشارہ کیا

جی بلکل اسے کمر سے پکڑ کے پھر سے قریب کرتے وہ اس کے سامنے جھکا تھا ...نشا ..سانسیں روکے کھڑی تھی .. عین اس کے سامنے کیک تھا .. لیکن عمر کی گال پہ لگا

.. نہیں میں نہیں ...وہ پیچھے ہونے لگی ....جب عمر نے اسے اور قریب کیا

..ع .. عمر .. میں کیسے ...اس کو ہونٹ پھڑ پھڑاے تھے

جلدی کریں نا ... عمر نے ہلکا سا اس کی کمر پہ دباو ڈالا ----------

وہ پنجو کے بل تھوڑا سا اوپر ہوئ اور اپنے ہونٹ ہلکے سے اس کی گال پہ رکھے ..... عمر نے مسکراتے اسے پکڑے رکھا...

ابھی لگا ہوا سارا کھائیں

...وہ پیچھے ہونے لگی تھی

...بس

ابھی ہے نا...ورنا..دھمکی دینے لگا جب وہ دوبارا سے اپر ہوئ .اور پھر سے ہونٹ رکھے...

...ہاں اب ٹھیک ہے

....اب یہ..گردن کی طرف اشارہ کیا

..نہیں..بلکل بھی نہیں...نشا جلدی سے اس جگا پہ ہاتھ سے وہ کیک اتارنے لگی تھی

....خبر دار جو ہاتھ لگایا

میں..نہیں کرنا کچھ بھی .اپ بہت لوفر انسان ہیں..وہ اس کی قربت سے گھبرا رہی تھی..اس رخ پھیر کے کھڑی ہوئ.

اوکے....ٹھیک...اب مجھے مت روکیے گا....عمر نے سیدھے ہاتھ کی تین انگلیوں پہ کیک لگایا..اور اس کی گال سے تین لائینین بناتا گردن تک لایا...

...اب میری باری....نشا کی پوری کھلی انکھوں مین جھانکا

پھر سر کے پیچھے بالون میں ہاتھ پھنسا کے اس کے چہرے کو اوپر کیا...اور اپنے دہکتے ہونٹ رکھے...

...اس میں اتنی سکت بھی نہیں تھی کہ وہ ہل سکتی

گال صاف کرنے کے بعد اب وہ اس کی گردن پہ جھکا تھا ...جب میٹھے مین اسے نمکین

.... کا احساس ہوا

...اس نے وہیں جھکے ضبط سے انکھیں بند کیں ..پھر سے رو رہی ہیں

...اوپر ہو کے اسے دیکھا

...اپ نتہاۂ بے شرم ہیں ..اپ کو زرا شرم نہیں اتی ....روتے ہوے خود کو چھڑایا تھا

...اب اپ سے بھی شرم کروں گا ....اسے پکڑ کے دوبارہ سے قریب کرنا چاہا

اپ کو اور کوئی کام نہیں ہے ..اپ بس مجھے تنگ کرتے ہیں رولاتے ہیں ...وہ اس

...کے سینے سے اکے لگی تھی

تو ...اور کسے کے پاس جاوں ...کیسے تنگ کروں ......اسے خود میں بھنچتے سکون کا سانس

...لیا تھا ...ادھر نشا کی سانسنیں پھر سے رکنا شروع ہوۂ

عمررر..مجھے سانس نہیں ..بمشکل اسے سمجھانے کی کوش کی ...کہ زیادہ زور سے ہگ کیا

ہوا-------

..وہ جو اس میں کھو رہا تھا پیچھے ہوا

...جائیں ...کسی کام کی نہیں .ہیں ناراضگی سے کہتے رخ پھیرا

ہونہہ جو کام اپ کے نا ..وہ تو بہت اچھے ہیں ...کہہ کے وہ باہر نکل ائ .. عمر اس کی بات پہ بمشکل اپنی مسکراہٹ کا گلا گھونٹا تھا...اور اس کے پیچھے باہر ایا

OOOOOOOOOOO

ڈاکٹر میرا بیٹا.----- .ڈاکٹر کے باہر نکلتے ہی احمد ردا کو الگ کرتے ان کے پاس ایا تھا ...-----

دیکھیں ..اپ کو خیال رکھنا چاہے تھا ..اتنا چھوٹا سا بچہ ..اپ پانی مین رکھ کے بھول گئے یہ تو پاگل پن کی نشانی ہے ...-----

اب کیسا ہے وہ ...----- ردا نے بے چینی سے پوچھا-----

اسے اکیسجن لگائ ہوئ ہے ....امید ہے کہ وہ ٹھیک ہو جائے گا ..اپ دعا کرین ..ڈاکٹر ..نے ایک نظر ردا کو دیکھا ...جو امید بھری نظرون سے ادھر ہی دیکھ رہی تھی.----

احمد ڈاکٹر کے جانے کے بعد دوبارہ سے ردا کے پاس آ کے بیٹھا ..اور اس کے کندھے ....سے تھک کے سر ٹکایا تھا

احمد کے جانے کے بعد...وہ اٹھ کے اس ظالم انسان کے پاس ائ تھی جو اس کا باپ تھا ...---

نہیں بچے گا ...چاہے جتنی مرضی کوشش کر لو تم لوگ.----- .حامد کا اشارہ المیر کی

....طرف تھا

...پاگلوں کی طرح ہنستے اس نے دم توڑ دیا تھا

...ہاں ..پھر جب وہ اٹھنے لگی تھی ...اسے یاد ایا

شیرازی ...اس نے شیرازی کو دیکھا تھا ..جو گولی لگنے کی اواز سن کے وہاں ایا تھا..----

اس نے ردا کو نہیں پہچانا تھا ..کیوں کہ اس نے پہلے کبھی اسے دیکھا ہی نہیں تھا البتہ

...ردا نے اسے ضرور پہچان لیا تھا .... عمر بھائی نے اسے اس کی پکس دیکھائیں تھی

...اس کے بارے میں وہ سب جانتی تھی

..احمد ....اس نے احمد کو اواز دی

. .ہوں .....احمد نے سر ٹکاے ٹکاے جواب دیا

....میں نے شیرازی کو دیکھا تھا

...کہاں ...اس نے اب سر اٹھایا تھا

وہاں ہی جہاں سب ہوا....بابا کے ساتھ---

اووہ میرے خدایا ..مطلب حامد اور شیرازی ملے ہوے ہیں..----

....شائد ردا کو اپنے مرے ہوے پاب سے اور نفرت ہوئ تھی

..ہمیں عمر بھائ کو انفارم کرنا چاہیے

انہیں پتا ہو گا ...اپنے دشمن پہ ..پکی نظر رکھتے ہیں------- ہماری طرح نہیں ہیں جو.

اج اپنے بیٹے کو کھونے والے .تھے..---------

ایکسکیوز می ...نرس روم سے نکل کے ان کے پاس ائی...---------

جی ...ردا اور احمد اٹھ کھڑے ہوے..---------

اپ کے بیٹے کو ہوش اگیا ہے ..-------اپ مل سکتے ہیں..---- مسکراتے انہیں بیٹے

...کی زندگی کی نوید سنائ تھی ....ردا تو بات پوری سنے بغیر اندر بھاگی تھی

اسے بھوک بھی لگی ہے ... جاتے جاتے نرس نے احمد کو کہا تھا ...وہ سر ہلا کے اندر

ایا ...جہان ردا اسے گود میں لیے بیٹھی تھی ...چھوٹی چھوٹی انکھیں اپنی ماں کا چہرا دیکھ

کے چمک رہی تھیں ..ردا نے اسے احتیاط سے سینے سے لگایا تھا ...احمد بھی اس کے

..پاس اکے بیٹھا تھا

....ڈاکٹر سے پوچھا ..ہم اسے کب لے کے جائیں گے

....ابھی تو نہیں شام تک

...اب میں یہاں نہیں رہوں گی احمد

..ہوں ..میں خود بھی یہ ہی سوچ رہا ہوں

...حیدرآباد ہی رہو گی سب کے ساتھ

..ہوں ..سکون سے اس کے کندھے سے سر ٹکاتے وہ المیر کو فیڈ بھی کرا رہی تھی

OOOO

...شانزے لاونج سے نکل کے باہر جانے لگی تھی جب سامنے سے اتی لڑکی سے ٹکرائ

.....اپ ...اسے دیکھا

جی میں----------

کس سے ملنا ہے پوچھا بھی کہ اج کل لوگ یسے ہی گھروں میں گھس اتے اور ڈاکے ڈال لیتے

اپ اپنا تعارف کروائیں..میں تو رہتی ہی یہاں ہوں--- عینی نے الٹا اس سے ہی

...پوچھا----- ..مبالغہ آرائی کی بھی حد ہوتی ہے ویسے

...کس سے ملنا ہے یہ بتائیں ..شانزے نے اب زرا تیکھے چتونوں سے پوچھا

..وہ اس سے ... تھوڑا سا اپر ہو کے اس کے پیچھے اشارہ کیا ...اس نے مڑ کے دیکھا...

کچن کے پاس علی سکوائیش کی بوتل لیے کھڑا تھا.....-----

..ار یو شور ..شانزے نے تصدیق

یا ..آئ ..ایم ....وہ ایک ادا سے کہتی عتماد سے چلتی علی تک ائ ...شانزے بھی لان

..مین جانے کی بجائے اس کے پیچھے پیچھے ائ

ہائے ڈئیر .. عینی نے علی کی طرف ہاتھ بڑھایا .. علی نے تھامنے کے لیے جونہی ہاتھ

...بڑھایا ...شانزے نے ہاتھ مار کے نیچے کیا

...نا محرم لڑکیوں سے ایسے سلام نہیں لیتے

... تم بھی نا محرم ہو میرے لیے

گلے مل لو پھر اس سے ... غصے سے دونوں کو گھورا ... عینی دونون کو حیرانی سے دیکھ رہی

... تھی

...مل لون گا ...اسے جلانے کے لیے علی نے ہامی بھری

.... تم سے بڑی ہے .. عقل کو ہاتھ مارو

..تو کیا ہوا ..بڑوں کے گلے نہیں مل سکتے کیا

.... نہیں مل سکتے ہیں نا----- پھر اپنی نمازے جنازہ پڑھانے کے لیے امام ڈھونڈ لینا

...دھمکی دیتے اس کے ہاتھ سے بوتل چھینی تھی

جس کے لیے لڑ رہے تھے وہ موقع دیکھ کے نشا کے کمرے مین ائ .. عمر کمرے میں ہی تھا ....نشا شائد باتھ روم مین ..بغیر دستک کے اندر ائ تو عمر ..جو لیپ ٹاپ پہ کام کر رہا تھا سیدھا ہوا...

مینرز نہیں سیکھاے کیسی نے اپ کو... سرد لہجے میں کہا----

س .. سوری وہ ..میں نشا سے ملنے ائ ہوں ..پہلے اپ گھر نہیں ہوتے تھے تو مجھے لگا...

جسٹ شٹ اپ ...گٹ آوٹ...گردن سے باہر کی طرف اشارہ کیا----

نشا اواز سن کے باہر ائ .... عینی کو دیکھا جو پہلے کبھی اس کے کمرے میں نہیں ائ تھی ...اج کیسے ..

س .. سوری .. میں .. چلتی ..ہوں

--

کہ کے وہ باہر نکل گئ ..

....

شادی بھی اسی سے کرنا...

بسما جو ابھی کچن میں ائی تھیں ان کی لڑائ سن کے مسکرائیں.....------

شادی تو میں تم سے ہی کروں گا ...باقیوں سے تو فلرٹ کرتا ہوں اوپر سے اتی عینی کو دیکھتے اس نے فقرہ کس تھا...

عینی جو پہلے ہی اوپر سے سن کے آ رہی تھی اس کی بات پہ پیچ وتاب کھا کے رہ گئ ...

تم لوگ لڑ لو ایک دفہ پہلے اچھے طریقے سے ....بسما کی اواز پہ وہ دونوں اچھل پڑے ....

ا----آنی ....اپ کا بیٹا بہت ہی کوئ فضول انسان ہے ...شانزے نے اب کچن کی طرف منہ کر کے بولا تھا جس پہ علی کورنش بجا لیا....

ہاں بات تو سہی ہے تمہاری پر اب کیا کر سکتے ہین ... بھگتنا تو پڑے گا نا تمہیں.....-----

جی بلکل ...پاوں پٹختی وہ باہر اگئ ...پیچھے علی بسما کی گال کو چٹا چٹ چوُم کے بھاگا تھا کہ اس کی بلی غصے میں گئ تھی اسے بھی تو ٹھنڈا کرنا تھا نا---

OOOOOO

کس طرح کی فرینڈز ہے آپکی

عینی کے جانے کے بعد اس نے نیشا کو ڈانٹا تھا

کیا مطلب ہے آپکا--- ویسے بھی وہ میری فرینڈ نہیں ہے بس ایویں ہر ٹائم ادھر آتی رہتی ہے

دوست ہے تو اتی ہے نا۔۔ایسے کوئی روز تھوڑی نا آتا ہے۔۔۔۔میری دوستیں ہر ٹائم منہ اٹھاکہ ہمارے گھر نہیں آتی رہتی وہ اپنے گھر ہی رہتی ہیں۔۔۔ اسے بھی عینی پر غصہ آیا جو کچھ زیادہ ہی پھیل رہی تھی ۔۔۔

تو منع کر دیں نا ۔۔۔۔۔۔ نا آیا کرلیے ادھر ۔۔۔۔۔

اسے گھور کہ دیکھتے ہو دوبارہ سے لپ ٹاپ پہ جھکا۔۔۔۔

ہاں منع کر دوں تاکہ مما سے الگ ڈانٹ کھاؤں اور دابو سے الگ منہ بناتے ہو اپنی سائیڈ پہ آکہ بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔

ہاں باقی سب سے ڈر لگتا ہے بس مجھے ہی آنکھیں دیکھانی آتی ہیں آپکو ۔۔۔۔۔۔

ہیں ۔۔۔۔۔میں نے اپکو کب آنکھیں دیکھائیں۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ مکمل اسکی طرف گھومی تھی ۔۔۔۔

ابھی ابھی یہ دیکھا تو رہی ہیں

مسکراہٹ چھپاتے لپ ٹاپ بند کرکہ وہ پیچھے ہوکہ لیٹا تھا۔۔۔۔

یہ تو بس ابھی دیکھائی ہیں نا پہلے تو کبھی نہیں۔۔۔۔

پہلے بھی دیکھاتی ہیں۔۔۔۔۔

اب اپ مجھے جان بوجھ کے تنگ کر رہے بس۔۔۔۔منہ پھلایا۔۔۔۔

تنگ تو اپ مجھے کرتی ہیں------

میں کرتی ہوں----؟

ہاں آپ بس تنگ کرتی ہیں جان بوجھ کہ مجھے -----

کمرے میں آپکی موجودگی میں تو میں ایک منٹ بھی سکون کا سانس نہیں لے سکتی

---اس نے جوابی کاروائی کی اورآگے ہوکہ کی اس کی پیشانی میں شہادت کی انگلی لگاتے

جیسے باور کروایا----

میں نہیں ہونگا تو آپکو سکون ملے گا----

اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے سینے پہ رکھتے اسے اپنے حصار میں لیا تھا

ہاں جی بہت سکون بلکہ ابھی بھی جب آپ نہیں ہوتے کمرے میں میں آرام سے

سارے کام کر لیتی ہوں

اپنی مرضی سے سوتی ہوں جاگتی ہوں

اس کے سینے پر سر رکھتے اسنے انجانے میں ہی سکون کا سانس لیا تھا

عمر اک بار پھر اسکی حرکت پر مسکرایا----

اپ کا سارا سکون ہی میں ہوں -----حصار مضبوط کرتے اس کے کان میں سرگوشی کی

تھی---------

OOOOOO

ماما اب ہماری شادی بھی کر دیں نا..-----

عثمان عائزہ کے روم مین بیٹھا ان کی ٹانگین کم دبا رہا تھا اور چاپلوسی زیادہ کر رہا تھا....---

بہت جلدی ہے شادی کی ...اور پیچھے ہٹو میں اتنی بھی بوڑھی نہین ہوں ابھی....-----

ماما ...پلیز نا یار دیکھین فاطمہ کے بال بھی اب سفید ہونا شروع ہو گئے ہیں فاطمہ جو

چائے دینے ائ تھی چھوٹے پاپا کو ----- عثمان کی بات پہ غصے سے اسے گھورا اور

کپ سائیڈ ٹیبل پہ رکھا .....---

...کیا کہ رہا ہے یہ ماما ....اس نے عائزہ سے پوچھا

شوہر ہے تمہارا پہلے عزت سے بلایا کرو اسے ..عائزہ نے الٹا اسے ہی ڈانٹ دیا ...----

ہا ..ہا ...شرم کر لو فاطمہ اب تو ...----- اس نے اس کا مزاق اڑایا-----

دفع ہو جاو یہاں سے کب کا دماغ کھایا ہوا ہے ..ابھی اپنا منہ دھو نہین ہوتا سہی سے

شادی کر دو ...بڑ بڑاتے انہون نے اسے دوبارا ڈانٹا تھا ...----

مزا ایا ..وہ دونون سن کے باہر ائے ...-----

یار تم ہی کہ دو نا اپنی ماما سے کہ ہماری شادی کر دین ..فاطمہ کو مسکین سی شکل بنا کے

...دیکھا

ہماری شادی اتنی جلدی نہین ہونی ...سال تک صبر کرو جب تک میرا ائ سی ایس کمپلیٹ نہین ہو جاتا سوچنا بھی مت......

کیا یار ...لڑکی کو چھوٹا نہیں ہونا چاہیے ...لڑکا بوڑھا ہو جاے لڑکی کی پڑھایاں ہی پوری نہیں ہوتیں--- ...اب تمہاری پڑھایان پتا نہیں کب ختم ہوں گی ......

تو اچھی بات ہے نا میرے لیے..........

.سکون سے ایک عد اور سال گزار لوں گی نا میں.........

میرے ساتھ تمہیں زیادہ سکون ملے گا ...وہ دونون چلتے ہوے باہر لان میں آ کے بیٹھے تھے .....

ہونہہ مل ہی نا جائے ....

اس والی چئر پہ بیٹھو .وہ عثمان کے سامنے والی چئیر پہ بیٹھنے لگی تھی جب عثمان نے اسے بازو سے پکڑ کے ساتھ والی چئر پہ بیٹھایا....

کیوں ...اس مین کیا ہے ....

کچھ نہیں ہے ..تمہیں کچھ دیکھاتا ہوں اس مین......

اس نے موبائل نکالتے اسے کہا.....

علی جو شانزے کو ڈھونڈتا ہوا باہر ایا تو وہاں عثمان اور فاطمہ پہلے سے ہی بیٹھے موبائل پہ کچھ دیکھ رہے تھے...اور شانزے کا نام و نشان تک نا تھا--

علی کے انے پے وہ جلدی سے پیچھے ہوے ......

ہوں ..کیا لینے اے ہو ... عثمان نے پیچھے ہو کے موبائل جینز کی پوکٹ میں ڈالا.......

میری چھوڑو تم دونوں کیا دیکھ رہے تھے ... مشکوک نظروں سے گھورا ....

کچھ نہیں بس میں فاطمہ کو ویڈیوز دیکھا رہا تھا ... عثمان نے بات ٹالنی چاہی ......

...فاطمہ وہاں سے کھسکنے کے چکروں میں تھی

سچ بتاؤ کیا دیکھ رہے تھے ..ورنہ میں ماما کو بتأ دوں گا.........

...کیا بتاو گے ...سچ ہی تو بتا رہے ہیں کہ ویڈیو دیکھ رہے تھے

پھر مجھے دیکھ کے چھپا کیوں لیا موبائل ....

....میری مرضی ... تمہیں کوئی مسئلہ جس کام سے اے وہ کرو

.... .میں بتارا ہون سب کو جا کے ... تم فاطمہ کو خراب چیزیں دیکھاتے ہو

اووووو...بس کر دو اب کی بار فاطمہ چیخی تھی......

....پھر سیدھی طرح بتا دو کیا دیکھ رہے تھے

...کچھ نہیں ...بتایا تو ہے بس واٹس اپ کی ویڈیوز ہی دیکھا رہا تھا

....مطلب نہیں بتانا

یار ....سچ میں ہم..----

تو دیکھا کیوں نہی دیتے مجھے بھی---- ....علی نے اس کی بات درمیان میں

کاٹی...-----

اوکے یہ لو پھر ... عثمان نے موبائل نکال کے ویڈیو اوپن کی ... جس میں علی سو رہا

تھا ...دو منٹ کے بعد ایک خراٹہ لیتا وہ بھی بے ڈھنگے سر والا ...وہ اور فاطمہ دیکھ کے

ہنس رہے تھے کہ علی آگیا ..سو جلدی میں بند کر دیا.. !.فاطمہ جا چکی تھی اب پیچھے

عثمان ہی اسے صفایاں بھی دے رہا تھا اور خود کو بچا بھی رہا تھا

OOOOOO

عمر رمیز کو کام سمجھا رہا تھا جب موبائل بجا

رمیز ..----

یہ فایلز رافع).ایمپولاے (کو دے دو ..کہنا اس میں کافی کچھ میسنگ ہے ...موبائل اٹھایا تو

...لوو کالنگ بلینک کر رہا تھا

...ایک کافی بھی بھیجنا ...جاتے جاتے رمیز کو کہا اور کال پک کی

!..اسلام علیکم ...کہاں ہیں ...نشا کی اواز ائ ..اپنے نمبر پہ لوو اس نے خود لکھا تھا

واعلیکم سلام .....افس ہوں ..خیریت ....جواب دیتے فکر مندی سے پوچھا..وہ شائد رو بھی رہی تھی ...-----

ہوں خیریت ہے ..مجھے شاپنگ پہ جانا ہے اپ گھر ا جائیں .... حکم سنایا ....-

کیا مطلب شاپنگ پہ جانا ہے...یہ کون سا ٹائم ہے ..---اس نے خفگی سے کہا---

۔عصر کا وقت ہے....--- اس نے بھی جواب دیا میری دوست کا نکاح ہے کل میرے پاس کپڑے نہیں ہیں نا جوتے ..نا اور سب کل جلدی جلدی میں نکاح ہے ...میں شاپنگ لازمی کرنی ہے ...سوں سوں کرتے ساری بات بتائ ....--

نہیں ..پھر بھی اس ٹائم تو بلکل بھی نہیں ..اپ کے پاس اور بہت ساری کلیکشن ہے ....ان چیزوں کی ان میں سے دیکھ لیں کچھ ..ورکر کافی رکھ گیا تھا

عمر...پلیز نا .اپ خود ا جائیں اپ کے ساتھ جاواں گی نا ....وہ پہلے ہی رو رہی تھی اب اوپر سے عمر بھئ... منع کر رہا تھا-----

اپ کو جو منگوانا مجھے بتا دیں میں لے اوں گا ...اس کے رونے سے بے چینی بھی ہو رہی تھی...

....میں خود جاوں گی

....نشااا ... میں کیا کہ رہا ہوں

اوکے میں واٹس اپ پہ لکھ کے سینڈ کر دیتی ہوں اپ چیک کر لیں ... غصے سے فون بند کر دیا اپنی بات مکمل کر کے....

عمر کافی وہیں چھوڑ کے افس سے باہر نکل ایا تھا .. سامنے کھڑے رمیز کو اپنی طرف انے کا اشارہ کیا ..

جی سر .. میں نے کافی کا بولا تھا .. اسے لگا شائد کافی نہیں پہنچی---

... نہیں میں جا رہاں ہوں گھر تم دیکھ لینا ادھر

... خیریت سر ... سب ٹھیک ہیں -- وہ اس کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا

ہاں سب خیریت ہے بس تمہاری بھابھی کے حکم کی تعمیل کرنے جا رہا ہوں .. اخری لائین زرا دھیمی اواز میں کہی ... لیکن رمیز نے سن لی تھی جو وہ مسکرایا تھا ...-----

پھر جب تک عمر گاڑی میں بیٹھا .. رمیز ادھر ہی کھڑا رہا ...------

.

شاپنگ سینٹر کے سامنے رکتے اس نے موبائل ان کیا ...-نشا کے واٹس ایپ پہ مسیجیز اے ہوے تھے ... گاڑی سے اتر کے اندر ایا .. اور کاؤنر گرل کے سامنے موبائل رکھا

کے یہ سب دے دو ...کاونٹر گرل نے موبائل پکڑ کے دیکھا ...اور پھر عمر کو ..جسے شاید پتا نہیں تھا کہ اس میں کیا کیا ہے ...یا تو ان سب چیزوں کا عادی تھا جو نارمل بی ہیو کر رہا تھا.......

..جی سر ابھی مل جاتے ہیں

...دس پندرا منٹ میں سیل ,گرل سب کچھ لے ائ تھی

سر باقی سب یہ ہے ..اپ ڈریس دیکھ لیں کلر اور ڈیزائن لکھا وہ ٹھیک ہے-----

...نہیں

..بس ٹھیک ہیں ...اور ساری چیزیں پوری ہیں ..ان کی طرف دیکھا

..سر باقی سب تو ہے ..بس اپ سائیز بتا دیں مین وہ بھی لے اتی ہوں

سائیز ...سائیز کس چیز کا ...اس نے حیرانی سے سکرین کو دیکھا ...اور غور سے پڑھا ..ایک جگہ آ کے وہ سرخ ہوا تھا .....بس نہیں چل رہا تھا ..زمین پھٹے اور وہ اس میں سما ...جائے

سیلز گلز ..رخ پھیرے مسکرا رہی تھیں ...ایک نظر ان کو دیکھ کے اس نے اپنے چہرے پہ ہاتھ پھیرا تھا ...اور سائیڈ پہ ہو کے اس ظالم لڑکی کو کال کی جس کہ وجہ سے ....اسے اتنی شرمندگی اٹھانی پڑ رہی تھی

...سائیز کیا ہے اپ کا ...ادھر ادھر دیکھتے پوچھا

..کس چیز کا ..وہ جو سب کے ساتھ لاونج میں بیٹھی تھی نا سمجھی سے پوچھا

..جو جو اپ نے لکھا.--- اس میں

ہاں تو اپ کو نہیں پتا میرا سائز..اچانک منہ سے نکلا---

نہیں --- عمر نے دانت پیسے ----

...نمبر کے جوتے اتے ہیں مجھے ..وہ بے دھیانی میں بول گئ 8

سب اسے ہی دیکھ رہے تھے ..سو اس نے جوتوں کا نام لیا-----

اپ ایک دفہ پڑھ لیں دوبارہ ...وہ اتنی اہستہ اواز میں بات کر رہا تھا کہ پاس کھڑے

....انسان کو بھی ٹھیک سے سنائ نا دیے

دومنٹ بعد نشا کی دوباراہ کال ائ ...سلیز مین کو دیں ...شرمندہ سی اواز سانی دی ..تو

...اس نے جلدی سے کاونٹر گرل کو موبائل دیا

....جی میم

اپ کو شرم نہیں ائ ...ایک میل سے ایسی باتیں پوچھتے ہین ..ڈانٹا..---

سوری میم لیک جو خریدنے آے گا اسی سے ہی----

ٹھیک ہے ٹھیک ہے اس نے درمان میں ہی اسے ٹوک کے سارا سمجھا کے فون بند کر دیا...

اب عمر کے سامنے کتنی شرمنگی اٹھانی پڑے گی ...سوچ کے ہی اسے تورونا ا رہا تھا...

عمر شاپنگ کر کے گھر یا تو سب ابھی تک لاونج میں ہی بیٹے تھے سواے عشا اور سارا کے...

ان کے پاس بیٹھنے کی بجاے ..سب کو سلام کرتا وہ کمرے میں جانے لگا ..جب بسما نے اسے روکا...

یہ شاپنگ کس کے لیے ..شاپنگ بیگ کا پوچھنا تو سب چاہ رہے تھے لیکن ہمت کسی کی نہیں تھی ....----

ان کے لیے ..نشا کی طرف اشارہ کیا...

کیا کیا ہے کیسا ہے دیکھوں زرا ..وہ جو سکون سے بتا کے جانے لگا تھا ..رک گیا ..اور نشا کو دیکھا جو نظریں چراتی اٹھ رہی تھی...

عائزہ نے عمر کے ہاتھ سے بیگ پکڑ لیے تھے..

شانزے اور فاطمہ اٹھ کے ان کے پاس بیٹھیں اور بیگز کھول کے دیکھنے لگیں..

نشا نے جلدی سے سارے بیگز چھپٹے تھے ...بعد میں دیکھ لینا ...جب پہنوں گی ... عمر کی طرف بھی دیکھا جو سب کے سامنے شرمندہ ہونے کا سوچ رہا تھا .. شکر ادا کیا .. لیکن قصور بھی تو اسی کا تھا ..اسے خالص عورتوں والی شاپنگ بھی کوئ مردوں سے کرواتا ہے ..اور وہ بھی اس مرد سے جو ان چیزو کی الف ب بھی نا جانتا ہو...-

..نشا نے بیگز دوبارہ عمر کو پکڑا کے اوپر جانے کا کہا اور خود واپس اپنی جگہ پہ جا کے بیٹھی

... تم جاو نا ...عائزہ نے اسے گھورا

چلی جاتی ہوں..ماما ابھی وہ پہلے کام کریں گے میں کیا کروں گی جھوٹا بہانا بنایا ...پر یہ اس ...کی غلط فہمی ہی تھی کہ وہ وہاں عمر سے بچ کے بیٹھی رہتی

دو منٹ بعد ہی اس کا موبائل بجا تھا ...ادھر ادھر ہاتھ مارا موبائل ڈھونڈنے کے لیے-------

کمرے میں ائیں ..."کا میسج نشا نے نہیں فاطمہ نے پڑھا تھا اور صرف اسی نے نہیں ...سب نے سنا تھا

ہاے ---جائیں جی ..سیاں بلا رہے ہیں ..اسد نے اسے چھیڑا...-

ہاں عمر بھائ کا ایک منٹ سانس نہیں نکلتا نشا کے بغیر ... عثمان نے بھی اسے تنگ ...کیا تھا

..پتا نہیں افس میں کیسے گزارا کرتے ہوں گے .... علی نے بھی حصہ ملایا

جاو اب ..وہ ان کی باتوں کو اگنور کرتی عائزہ کی بات مانتی کمرے میں ائ ..جہاں عمر بیڈ

....پہ بازوں سے پیچھے کو ٹیک لگائے منہ سجائے بیٹھا اسی کا انتظار کر رہا تھا

...پہلے تو اس کے اتے ہی اسے گھور کے دیکھا

اج شاپنگ کرنی لازمی تھی ...پھر بازو سے پکڑ کے پاس بیٹھاتے ایک بازو سے اس کی کمر کے گرد حصار باندھا ....دوسرے منتھ کا سٹارٹ تھا ابھی .. فلحال تو اس کی طبعیت ٹھیک ..ہی رہتی تھی

جی--- کل میں نے نکاح میں جانا ہے ..اس کا حصار کھولنے کی کوشش کرتے اسے ..بتایا

مجھ سے اجازت لی....اس کا ہاتھ پکڑ کے سینے پہ رکھتے اب دوسرے بازو سے اسے مکمل اپنے قابو میں کیا...اور پیچھے ہو کے لیٹا---.

اپ نہیں جانے دیں گے ..میری ایک ہی دوست ہے کالج کی سب سے اچھی ..اس کی ..شادی پہ میں نہیں جاوں گی کیا ..رونے والی شکل بنائ

....اچھا کتنے بجے جانا ہے ...اور کس کے ساتھ جانا ہے

کل بارہ بجے ..اور اپ کے ساتھ...اسے دیکھتے کہا---

کیا ..میرے ساتھ کیسے ..اب وہ اسے چھوڑ کے اٹھ کھڑا ہوا ..میں بزی ہون گا کل اپ ..کسی اور کے ساتھ چلی جائیں

نہیں ..میں جاوں گی تو اپ کے ساتھ ورنا کسی کے ساتھ نہیں غصے سے کہتی وہ اس ...کے کپڑے نکال کے لائ تھی

میں نہیں جا سکون گا نا ..اور پھر میرا کیا کام وہاں ...بے بسی سے کہتے کپڑے تھامے----

...جو بھی اپ میرے ساتھ رہنا ..لیکن اپ جائیں گے تو ہی میں جاؤں گی ورنہ نہیں

پھر رات سونے تک وہ اسے سمجھاتا رہا لیکن نشا بھی اپنی ضد پہ اڑی رہی سونے سے ...پہلے اسے قریب کرنا چاہا تو غصے سے اس کے ہاتھ جھٹک دیے

...بتمیزی نہیں کریں ..سپاٹ لہجے میں کہتے اسے زبردستی اپنی طرف کھینچا

...فضول کی ضد نا کیا کریں میں نہیں جا سکتا تو کیا کروں اب پھر میں ...لیکن وہ روتی رہی

روز یہ ہی کام کسی نا کسی وجہ سے رو ہی رہی ہوتی ہیں اپ ..اسے خود میں بھینچتے غصے ...سے کہا

روتے روتے وہ وہیں سوگئ تھی---

....

نہین جانا نکاح میں ...فاطمہ نے نشا کی اتری ہوئ شکل دیکھی ...ہاتھ میں ڈرائے فروٹس کی پلیٹ تھامے ابھی لاونج میں ای تھی----

....نہیں ..گھٹنوں پہ ٹھوڑی رکھے وہ ٹیوی دیکھ رہی تھی

....یار ... تم کسی اور کے ساتھ چلی جاو ...لازمی عمر بھائ کے ساتھ جانا ہے

ہاں جانا ...ہے لازمی جانا ہے ...میں اس سے بول چکی ہون عمر میرے ساتھ آئیں گے ....ریموٹ ایک طرف رکھتے وہ سیدھی ہو کے بیٹھی

تو کہ دینا کہ کوئ کام اگیا ... نہین اسکے وہ....فاطمہ نے حل بھی بتایا---

وہ سوچیں گی کہ عمر کو مجھ سے زیادہ پیارے کام ہین ان کی اہمیت زیادہ ہے ...اداسی سے کہا--------

......حد ہوگئ ہے یار ....مطلب کچھ بھی

....ہاں کچھ بھی ... تمہیں کیا ہے اس سے

... عمر بھای سے کہو کیا پتا ا جائیں

... نہیں مین کہون کہوں ..انہیں خود فکر ہونی چاہیے

...کیا ہوا ....ردا المیر کو اٹھائے لاونج مین ائ تھی

کچھ نہین بھابھی اوئیں فضول کی ضد پکڑ کے بیٹھی ہے ....فاطمہ نے نشا کو گھور کے دیکھا ..جو کسی سوچ میں گم تھی ...

مطلب ...ردا نے نا سمجھی سے کہتے المیر کو صوفے پہ لیٹایا تھا ...

عمر بھائ کے ساتھ ہی جانا ہے نکاح میں ورنہ نہیں ..حالنکہ کل وہ شاپنگ بھی کر لائے تھے اس کی ...ہر بات مانتے ہیں پر ایسے کوئ پرواہ نہین.. کبھی یہ بھی کمپرومائز کر لیا کرے ...فاطمہ نے اسے اچھی خاصی سنا دی تھیں ...وہ اٹھ کے اپنے کمرے میں آ گئ ...

میں اکیلی چلی جاوں گی اپ کام کر لیں ایزی ہو کے ... میسج سینڈ کر کے وہ بیڈ پہ لیٹ گئ ...جانے کا ابھی بھی کوئ ارادہ نہیں تھا ...دس منٹ بعد رپلاے ایا کہ تیار ہو جائیں ....میں ا رہا ہوں

..وہ خوشی سے اچھل ہی تو پڑی ...جلدی سے کپڑے نکالے اور باتھ روم میں چلی گئ ....دس پندرہ منٹ بعد نکلی...لائٹ اورنج کلر کے ساتھ لائٹ پرپل دوپٹہ اوروائٹ کیپری دوپٹے کے باڈرز اونج کلر کے تھے ..شرٹ کی فرنٹ سائڈ پہ پرپل کلر کا بنفشی اور موتیوں کا کام ہوا تھا ...زرا سی ہیل والے سینڈلز نکالے ...اور پہن کے چک کیے ...اہاا ...زبردست ..فاطمہ کے بنا میں خود اچھے سے تیار ہوتی ہوں

مسکر کے خود امی کی ...پھر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کے لائٹ اونج شیڈ کی.. لپ سٹک ہونٹوں کی ضینت بنایا .....کاجل لگانے کی بجاے مسکارا لگایا ..جیولری کے نام پہ بس جھمکے ہی پہنے تھے ...ٹوٹل ادھے گھنٹے میں وہ تیار تھی ...سٹائلش سی شال ...اپنے گرد لپیٹتے موبائل اٹھایا اور کمرے سے باہر نکل ائ

...بہت پیاری لگ رہی ہو ...نیچے ائ تو ردا اور فاطمہ ادھر ہی بیٹھیں تھیں ابھی تک

...شکریہ بھابھی

..اکیلی جا رہی ہو ...فاطمہ نے پوچھا

نہیں ڈرائیور کے ساتھ ....ادائے بے نیازی سے کہتے وہ باہر ائ ...کہ سامنے سے عمر ....کی گاڑی اندر داخل ہو رہی تھی ..جسے گلاس وال سے فاطمہ اور ردا نے بھی دیکھا تھا

.. عمر بھائ کو ڈرائیور بھی بنا دیا گیا

...پہلے ہمیں جتنی نشا سے ہمدردی تھی نا اب اس سے کہیں زیازہ عمر بھای سے ہے

عمر کچھ لینے اپنے کمرے میں گیا تھا ...دو منٹ بعد واپس ایا تو نشا فرنٹ سیٹ پہ بلٹ ..باندھے بیٹھی تھی

پیچھے ائیں ...اسے کہتے وہ خود بھی دوسری طرف سے پیچھلی سیٹ پہ بیٹھا تھا ...وہ بھی ...شال سنبھالتے اس کے ساتھ آ کے بیٹھی تھی ..ڈرائیور نے اکے گاڑی سٹارٹ کی

..ا ...اپ ... نہیں ...خاموش ہوگئ کہ عمر نے اسے غصے سے گھورا تھا

...کام کر رہا ہوں ..سپاٹ لہجے میں کہتے لپ ٹاپ اون کیا

...سارے راستے وہ کسی سے بات کرتا رہا اور نشا منہ پھیرے باہر کے نظارے دیکھتی رہی اس کے لیے یہ ہی کافی تھا کے وہ ساتھ تھا------

...اب آئیں نشا نے اترتے اسے بھی کہا جو ابھی بھی مصروف تھا

اپ جائیں مین اتا ہوں ...انکھوں سے اشارہ کر کے اسے بھیجا ...اج اس کی دو میٹینگز تھی اور دونوں بارہ بجے کے بعد ..نکاح بھی بارہ بجے کے بعد ہی ہونا تھا ...نا ادھر جانے سے انکار کر سکا اور نا ہی وہ میٹینگز چھوڑ سکتا تھا ..سو گاڑی میں ہی بیٹھ کے اس نے ..ایک میٹنگ اٹینڈ کی تھی ..دوسری میں پہنچنا تھا تین بجے تک

..

...فارغ ہو کے اس نے نشا کو کال کی

کہاں ہیں ...اس سے پوچھا

...کے وہ اب اسے آ کے لے جاے

...اتی ہوں میں ...وہ باہر نکلی تھی ..عمر اسے اتے دیکھ کے باہر نکلا

کام ختم ہو گیا .....نشا نے اس کا چہرا دیکھا جہاں سرد مہری چھائی تھی ...وہ عمر سے کسی بھی موڈ میں بات کر لیتی تھی سوائے رومینٹک کے ...

ہوں ..ہو گیا ...یہاں سے کتنے بجے تک فری ہوں گی ...

ابھی تو اے ہیں ..شکوہ بھری نظروں سے دیکھا ...

میں کسی کو نہیں جانتا تو ...اندر اتے اس نے چاروں طرف طائرانہ نگاح دوڑائی تھی ....

بہت سارے لوگ تھے جو اسے بزنس کے تھرو جانتے تھے ...لڑکیاں اور کچھ انٹیاں مڑ مڑ کے ان دونون کو دیکھ رہی تھی ....

عمر کو وہ سٹیج پہ لے کے ائی تھی ...دولہے سے مصافحہ کرنے کی بھی زحمت نہین کی تھی .....بس ایک اینویلپ جو کوٹ کی جیب سے برامد کیا تھا ...دلہن کو دنے کے لیے نشا کو پکڑایا ...

اس کے سر پہ ہاتھ رکھیں ...نشا نے تھوڑا قریب ہو کے سب کی نظروں سے بچتے اسے گھورا ...

لازمی ...انکھون ہی آنکھوں میں پوچھا ...

جی ..اس نے بھی سر ہلا کے جواب دیا تھا ...

اس کے کہنے پہ عمر نے کنزا کے سر پہ ہاتھ رکھا تھا ..اور سٹیج سے اتر ایا ..اسے یہ اب اتنا اکورڈ لگ رہا تھا ..پتا نہیں اسکی ملکہ اسے کہان کہاں کی سیر کرواتی تھی ....ایک سائڈ پہ کھڑے ہو کے سوچا ...ابھی اسے وہان کھڑے پانچ منٹ ہی گزرے تھے جب ایک انٹی اس کے پاس ائیں .نشا جو ابھی تک سٹیج پہ ہی تھی جلدی سے ان دونون کے پاس ائی ...انٹی ابھی حال احوال کی رسم ہی ادا کر رہی تھیں...

بہت کیوٹ بہن ہے اپ کی ...نشا کی طرف اشارہ کرتے انھوں نے عمر سے کہا...

ہاف بیٹر ....ہوں ان کی ...میں اسے گھورا ... عمر نے اس نازک سی لڑکی کو دیکھا جس کے تیور خطر ناک ہو رہے تھے...

اووہ ...بیٹا تمہاری کہیں شادی وادی یا رشتہ انہون نے بات ادھوری چھوڑی ...انہیں ہاف بیٹر کا مطلب نہیں پتا تھا شاید جو پھر بھی شادی کا پوچھ رہی تھیں...

میں بیوی ہوں ان کی ..نشا نے دانت پیسے تھے .. عمر نے رخ پھیر کے مسکراہٹ چھپائی ...بلی...

وہ انٹی منہ بناتی چلی گئ تھیں ...کچھ دیر بعد ایک اور لڑکی ان کی طرف ائ تھی ..بات تو وہ نشا سے کر رہی تھی دیکھ عمر کو رہی تھی جو موبائل کی طرف متوجہ تھا....

نشا سے برداشت نہیں ہو رہا تھا اب ...چلیں بہت دیر ہو گئ ..اس سے پہلے کہ کوئ اور لڑکی یا انٹی اتیں وہ عمر کو لے کے باہر ائ ...کنزاہ کو مسج کر دیا کے عمر کو کام ہے اس لیے جلدی چلے گئے....

اپ کو نہین انا چاہیے تھا .....حالنکہ لے کے وہ خود ائ تھی ... عمر کو بھی سمجھ ا رہا تھا کہ اب اسے جیلسی ہو رہی ہے....

سوری --اگلی دفہ نہیں اون گا ....اس کا ہاتھ پکڑتے اپنی غلطی مانی تھی....

اپ خدس منع کر دیتے ....وہ گاڑی میں بیٹھ چکے تھے ڈرائیور پتا نہیں کہان تھا...

وہ لڑکی تو بس اپ کو ہی دیکھ رہی تھی ..وہ بس اب رونے والی تھی.....

اپ کیوں اتنا ان سکیوئر فیل کرتی ہیں ...ساتھ لگاتے اسے تسلی دی ....اپ کو مجھ پہ یقین ہونا چاہیے...

اپ پہ ہے ... لیکن باقیوں پہ نہیں ہے .... سر اٹھا کے اسے دیکھا...

جب مجھ پہ ہے تو باقیوں کو پھر دفہ کریں ..اپ کے علاوہ کوئ اتنی پیاری نہین لگتی مجھے ...اس کی ناک کو دباتے اسے خود سے الگ کیا ...کہ ڈرائیور ا رہا تھا ....پھر نشا کو چھوڑ کے وہ افس چلا گیا تھا

OOOOOO

ردا نے ایک نظر سوئے ہوے المیر پہ ڈالی اور موبائل اٹھا کے دیکھا اج احمد کی کال بھی نہین ائ تھی ورنہ جب سے وہ ائ تھی دن میں دو تین بار کر کے المیر کا لازمی پوچھتا تھا...

خود سے کرتی ہوں ..کال کرنے کا سوچا ..لیکن پھر میسج کر دیا" ...کہاں ہو کال نہن کی اج ....."---

...دو منٹ بعد ہی کال اگئ تھی وہ بھی ویڈیو

...میرا میرو کیسا ہے. .سب سے پہلے اسی کا پوچھا

ٹھیک ہے سو رہا ہے ...اس کی طرف کیمرا کرتے احمد کو بھی اپنے سوئے شہزدے کے درشن کروائے ......

... تم ابھی تک سوئ نہیں ہو ....اب وہ اس کی طرف متوجہ ہوا تھا

...یہ پہلے اتنی دیر تک سویا نہین ابھی سویا ہے تو میں میسج کیا ...کہاں تھے ویسے

ہاں اج بزی تھا تھوڑا زیادہ مورے کی طرف بھی گیا تھا ...تو ٹائم نہین ملا ..ابھی ادھر سے ہی واپس ا رہا...---وہ ساتھ احتیاط سے گاڑی بھی ڈرائیو کر رہا تھا-----

.. خیریت تھی ..ردا پرشان ہوئ

ہان ..ہان .خیریت ہی تھی ...کچھ کاغذات کا مسئلہ بن رہا تھا زمین کے جو ٹھیکے پہ دے

رہے .--- بس اسی سلسلے مین .----

..اس نے گاڑی گیٹ کے سامنے روکی

پھر کچھ حل ہوا....--

ہاں دیکھو افس دے تو ایا ہون .وہ کیا کرتے ہیں ..چھوڑو ..اب کو ..یہ بتاو تم کیسی ہو

...گھر میں سب کیسے ..وہ اندر داخل ہو رہا تھا

..ٹھیک ہین سب ..کھانا کھا لیا کے ابھی کھانا ہے

کہاں کوئ ...کوئ پوچھنے والا ہی نہین رہا اب تو ...ساتھ کچن کی طرف کیمرا کر کے دیکھایا

.....کے کچھ بنا ہی نہیں ہے جو کھاوں گا

....فرج کھولو ... مشکوک نظرون سے اسے دیکھا

...احمد نے ہنستے ہوے وہ کھولا تو اس کے اندر کافی کچھ تھا کھانے کو

...اہاااا ----ا--- جھوٹے ..اتنا کچھ تو ہے

...ہاں ہے تولیکن کیا فائدہ جب یہ سب کھلانے والے ہاتھ ہی نا ہون تو

...ساتھ مسکین سی شکل بنائ

...ہان پہلے تو جیسے مین کھلاتی تھی

....کھلاتی نہین لیکن گرم تو کر دیتی تھی نا یار

...ہون پر اب میں کھا کر سکتی ہوں

..میرا دل نہین لگتا تمہارے بغیر اب ...اس نے ایک جذب سے کہا تھا

... اس کی بات پہ ردا کا دل دھڑکا

میرے بغیر یا بیٹے کے ...بات گھمای---

...دونوں کے ..احمد نے او۔ون مین بریانی کا باول رکھا تھا

...میرا بھی نہین لگتا ..ردا کے منہ سے غلطی سے پھسلا تھا

سچ مین ...احمد سارے کام چھوڑ کے خوشی سے چیخا تھا ..بس مین کل ہی دس دن کے

...لیے آ رہا ہون کھڑے کھڑے پلین بنایا

..ہاہاہ اچھا اب بند کرو میں سونے لگی ہون

..اوکے خیال رکھنا میرے بیٹے کا بھی اور اس کی ماما کا بھی ....اب کل ہی ملاقات ہو گی

اوکے اللہ حافظ

ردا نے فون بند کرتے لائٹ بھی بند کر کے نائٹ بلب روشن کیا تھا

OOOOOO

....رات کا جانے کون سا پہر تھا جب کسی کے رونے کی اواز پہ اس کی انکھ کھلی

اس نے ہاتھ بڑھا کے نشا کو چیک کیا کے وہ ہے یا نہی اندھیرا ہونے کی وجہ سے کچھ خاص نظر نہین آ رہا تھا...

جب سمجھ نا ایا تو سائڈ لیمپ اون کیا رونے کی اواز ابھی بھی آ رہی تھی...بیڈ سے اٹھ کے نیچے دیکھا ...رونے کی اواز تو ا رہی تھی لیکن کہاں سے ...نشا جو صوفے کے پیچھے بیٹھی رونے کا شغل فرما رہی تھی لائٹ جلنے پہ چپ ہوگئ .... عمر اواز کا تعاقب کرتے اس تک ایا---...

کیا ہوا ...اسے دیکھا جو

سر گھٹوں میں گرائے بال بکھیرے رو رہی تھی .....---

کچھ نہیں نفی میں سر ہلایا...

کیا کچھ نہیں رو کھوں رہی ہیں پھر ....اسے زبردستی اٹھایا ...اور بیڈ تک لایا....

مجھے بتائں کیا ہوا کیوں رو رہی ہیں ...اس کے بال پیچھے کو کرتے سمیٹے تھے......

کچھ نہیں ہوا ..مجھے نہیں پتا میں کیوں رو رہی ہوں گال رگڑتے اس نے انسو صاف کیے تھے ....رونے کی وجہ سے انکھیں اور ناک ویسے ہی سرخ ہو رہی تھی اب رگڑ لگنے کی وجہ سے گال بھی سرخ ہوئے ...وہ اتنا حسین نظارہ دیکھ کے مبہوت رہ گیا تھا....

...پتا نہیں میرے پیٹ میں درد نہیں ..نا سر میں ...بس میرا دل کر رہا ہے رونے کا
کل ماما نے کہا تھا رات کو کچھ کھانے کو دوں گی لیکن وہ .....وہ رکی اور عمر کو دیکھا ..جو
..اس کی ہونٹوں کی جنبش کو غور سے دیکھ رہا تھا
...لیکن کیا ...اس کے انسو صاف کرتے دوبارہ شروع ہونے کا کہا
لیکن علی آئسکریم لے کے اگیا ..میرا دل کر رہا تھا .کھانے کا میں نے کھا لی ...اب پیٹ
...میں درد تو نہیں ہو رہا پر ..الجھن ہو رہی ہی
پہلے بتاتین کچھ علاج ..ابھی وہ اتنا ہی بول پایا تھا کے وہ اٹھ کے باتھ روم میں بھاگی
تھی ....دوپٹہ جو پہلے ہی اترا ہوا تھا وہیں رہ گیا !.. عمر بھی اٹھ کے اس کے پیچھے ایا
.....تھا
...بس .....کمر کو تھپتھپاتے سہلایا ...اس کا چہرا ایک دم سے زردی میں گھلا تھا
...وہ پھر سے جھکی تھی
...نشا .....بس کریں ...سیدھی ...ہوں...اس کی تکلیف جیسے وہ سہ رہا تھا
ادھر میری طرف ..وہ ابھی باتھ روم میں ہی کھڑے تھے نشا نے بے سدھ ہو کے اسے
.کے سینے سے سر ٹکایا تھا ...یہ سارا کچھ اس آس کریم کی وجہ سے ہو رہا شائید
....سسکتے بولی تھی ...انسو تھے کے رک ہی نہیں رہے تھے..

...اچھا ادھر بیٹھیں اسے ساتھ لگائے بیڈ پہ بیٹھایا

...یہ کھائیں ....ساتھ پانی کا گلاس بھی دیا

...اب لیٹ جائیں ....اس کے کپڑے ٹیشو سے صاف کرتے اسے سیدھا کر کے لٹایا

...اور کمفرٹر دے کے اپنی طرف ا کے لیٹا

...وہ اسی کی طرف رخ کیے اسی کو دیکھ رہی تھی

....ادھر انا ہے ...اپنی طرف اشارہ کرر کے کہا

... نہیں .رونے والی شکل بنا کے کہا ..انسو پھر سے پھسلا تھا

عمر خود تھوڑا سا اس کے قریب ہوا ہی تھا کے اس نے پوری شیدت سے رونا شروع

....کیا

ک ..کیا ہو گیا ...اسے خود سے لگایا...اس کے ایسے رونے پہ اس کا دل کانپا تھا----

.مجھے نہیں پتا اب وہ اواز کے ساتھ اتنا رو رہی تھی کہ ہچکیاں بندھ گئ..---

... عمر نے اسے خود میں بھینچا تھا

...ماما کو بلائیں ...اس کے سینے سے سر اٹھا کے چہرا دیکھنے کی کوشش کی

چپ کریں میں بلا کے لارا ہوں ..اسے خود سمجھ نہین ا رہا تھا ..ورنہ وہ خود سے ہینڈل کر

.....لیتا

...ماما کے کمرے کا دروازہ ہلکا سا بجایا ...ماما کی بجائے بابا اٹھ کے ائے تھے پرشان سے باہر اسے کھڑے دیکھ کے اور بھی گھبرا گئے .. خیریت ہے بیٹا ...اس کی سرخ انکھیں دیکھ کے فکر مند ہوے...

...ماما کو بلا دیں نشا کی طبعت نہیں ٹھیک ...جلدی سے مدعا بیان کیا

...عائزہ اٹھو ...انہون نے عائزہ کو جگایا جو ایک ہی اواز پہ اٹھ گئ تھیں

..ک...- کیاسب خیریت عمر کو دیکھ کے وہ گھبراتے اٹھین تھیں

ٹھیک ..سب ..نشا کی طبعیت خراب ...ابھی انہوں نے اتنا ہی کہا تھا ..عائزہ نے اوپر کی طرف قدم بڑھاے ... عمر بھی پیچھے پیچھے ایا...

ماما ..وہیں سے لیٹے لیٹے انہیں بلایا ..جو کمرے میں داخل ہو رہی تھیں---

..کیا ہوا ہے ..کچھ لگا ہے کہین اس کے پاس بیٹھتے پیٹ کو ہلکا سا دبا کے چک کیا----

کچھ نہین ہوا ..یہان بس دل خراب ہو رہا ہے...بے بسی سے کہتے پھر سے انسو صاف کیے تھے----

کچھ الٹا سیدھا کھایا...---

نہیں .. عمر کی طرف دیکھا ....جس کی انکھوں میں شدت ضبط سے سرخی گھلتی جا رہی تھی...

...سچ بتاو ..میں کچھ دون تمہیں

آئس کریم کھائ تھی انہوں نے ... عمر نے سہی بتایا

اوہ ہ ...ایسی حالت میں کھا کیسے لی ...عائزہ نے اٹھتے اسے ڈانٹا .. عمر دروازے کے پاس دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا...

..عائزہ اٹھ کے باہر چلی گیئں عمر اس کے پاس ایا تھا

اسے دیکھ کے وہ پھر سے رونے .... لگی تھی

چپ .. خبر دار جو اب روئیں تو ...انکھیوں کی حالت دیکھیں ..ایک انسو نا نکلے اب ..ڈانٹتے ..اس کے بال دوبارا سے سیٹ کے تھے ...عائزہ گلاس میں کچھ لے کے ائیں تھیں

یہ پیو ..وہ بھی زرا سا ...گلاس کا تیسرا حصہ ...اس سے کچھ ٹھیک ہو گا دل ... صبح ڈاکٹر ...کو بلا لیں گے

...ہوں اس نے پینے کے بعد گلاس واپس پکڑایا تھا

پرشان نا ہو ..ایسا ہو جاتا ہے ایسی حالت میں ...رونا بھی بلا وجہ جاتا ہے ... عمر کو تسلی دیتے وہ چلی گئ تھیں ..نشا کو اب کچھ سکون ملا تھا جو وہ مسکا رہی تھی ..چلین اب سو جائیں عمر کو کہتے خود انکھیں بند کیں .. عمر بھی آ کے لیٹ گیا تھا لائٹ جلتی رہنے دی---

----

ریلیکس بیٹا کوئی بات نہیں------- انہوں نے بے حال ہوتی نشا کی کمر تھپتھپاتے کہا لیکن وہ مسلسل روتی سنک پہ جھکی ہوئی تھی ---- ڈائیننگ ٹیبل میں موجود سب ناشتہ روکے ان کو ہی دیکھ رہے تھے----

اس کی طبعت پھر سے خراب ہو گئی تھی----

ماما------ وہ سسکی تو ماما تڑپ کے آگے بڑھیں جبکہ دور بیٹھا عمر اسکی تکلیف دیکھ کہ بے بسی سے لب بھینچ گیا-------

ہوا کیا اچانک------؟؟ بسما بھی گھٹنوں کا درد بھلائے اسکے پاس کھڑی پریشانی سے پوچھ رہیں تھیں-----

شاید ناشتے میں ملک شیک پی لیا اور کل آئسکریم کھای تھی اس وجہ سے بھی رات کو طبعت خرب ہو گئی تھی اس کا--------- ماما نے جھکی ہوئی نشا کو تھامے پرشانی سے کہا تھا

اسے ایکسپیکٹنگ پریڈ کے دوران بہت سی چیزوں کیساتھ کریم اور دودھ سے بھی بیزاری تھی لیکن ابھی غلطی سے ملک شیک پی لیا پھر سے اسکی طبیعت خراب ہو گئی اور زیادہ خرابی خالی پیٹ کی وجہ سے ہوئی تھی رات کو بھی کچھ نہیں کھایا تھا جسکی وجہ سے وومیٹنگ رکنے کا نام ہی نام نہیں لے رہیں تھیں-------

ڈاکٹر کو بلاو...سارا نے اسے عائزہ کے ہاتھوں سے تھامتے سائڈ پہ صوفے پہ بٹھایا تھا...

اسد نے فیملی ڈاکٹر کو کال کی جو دس منٹ مین ہانپتے ہوے وہاں پہچا تھا...

سوری سر وہ راستے مین .. عمر کو دیکھا جو غصے سے اسے دیکھ رہا تھا

پلیز------ اسنے نشا کی طرف اسے اشارہ کرتے کہا تو وہ فورا اسکی طرف بھاگا سارا اور عائزہ اس کے ساتھ روم مین گئ تھیں --

چیک اپ کے بعد اسے گلوکوز ڈرپ لگائی------

پریشانی کی بات نہیں ہے---اس حالت میں ایسا ہوتا رہتا کسی نا کسی چیز سے ایسی حالت ہو جاتی لیکن انکی فرسٹ ڈیلیوری ہے اور کم عمری کی وجہ سے زیادہ خراب حالت

ہوتی۔۔۔۔ اسنے تسلی دی تو ماما نے پرسکون سانس بھرتے زرد پڑتی رنگت لیے لیٹی نشا کو دیکھا۔۔۔۔۔

جو زرد رنگت میں گھلی پڑی تھی.......

وہ دیکھیں زرا عمر بھائ کو ایک گھنٹے کے اندر پاگل ہونے والے ہو گئے تھے ۔۔۔۔۔۔۔اسنے کمرے میں پڑی چیئر پہ ٹانگ پے ٹانگ چڑھائے بند مٹھی لبوں پہ، دبائے سرخ آنکھیں اس پہ جمائے بیٹھے عمر کی طرف اشارہ کرتے کہا تو اسکے لبوں پہ بھیگا تبسم پھیل گیا جبکہ دھڑکنوں میں انتشار سا برپا ہو گیا۔۔۔۔۔۔..

وہ جانتی تھی کہ عمر اس کے لیے اتنا ہی پوزیسو ہے....

ماما اس کے لیے کچھ ہلکا پھلکا لینے گئ تھیں ..فاطمہ، شانزے اور ردا اس کے پاس ہی بیٹھیں دل بہلانے کی کوشش کر رہی تھیں ..

بھابھی یہ مجھے دیں ...اس نے المیر کی طرف اشارہ کیا جو اس کی گود میں ننھے منے ہاتھ پاوں مار رہا تھا...

خبر دار جو اسے دیا ...احمد نے اندر داخل ہوتے سپاٹ لہجے میں کہا ...سب کو جسے ایک دم سے سانپ سونگ گیا تھا...

مین تو بس مزاق کر رہا تھا .. عمر بھائ کو دیکھا جنھون نے سرد انکھوں سے اس کی طرف دیکھا تھا.

رئیلی----.

سو اس نے جلدی سے پینترا بدلا-----

نشا نے مسکاتے اب المیر کو اپنی گود مین لے لیا تھا ....

سب مل کے احمد کو کو شرمندہ بھی کر رہے تھے....

ویسے نشا یہ تو نا انصافی ہے نا ...اس کا پاب اتنی دور ست ایا ..اسے دینے کی بجائے تم گود مین لے کے بیٹھی ہو ....سب اس کی بے بسی پہ ہنسے تھے---

عشا کو بھی ڈکٹرز نے اج کی ہی ڈیٹ دی تھی---بسما اسد کے ساتھ مل کے اس کی بھی تیری کر رہی تھیں-----

عشا کو اللہ تعالیٰ نے رحمت سے نوازا تھا..سب کی خواہش تھی کے اللہ نے بیٹا دیا تھا تو اب بیٹی کی کمی بھی بوری ہو جائے-----. نارمل ڈلیوری کے بعد اب وہ گھر مین ہی

تھی ...اب سب کو ایک اور ایکٹیوٹی مل گئ تھی ...دونوں بچوں کو ان کی اماون سے لے

....اتے اور جب تک دل نا بھر جاتا ان کو تنگ کیے رکھتے ... کبھی ایک روتا تو کبھی دوسرا

ہان یہ تھا کے اب ان سب کے پاس فری ٹائم نہین ہوتا تھا ..شانزے بھی ابھی ادھر

ہی تھی ....اسما لوگون نے دو ماہ بعد ہی واپس انا تھا ...تو شانزے نے ادھر ہی رہنا

تھا ...علی کی تو موجیں لگی ہوئ تھیں سارا دن کبھی ادھر سے تو کبھی ادھر سے اس کے

درشن کرتا رہتا ....ابھی بھی وہ اسی کوشش میں تھا کے فاطمہ کو کسی طریقے سے بھگائے

..اور خود جا کے بیٹھے

.

...لیکن فاطمہ بھی اپنے نمبر کی ایک ہی تھی مجال ہے جو اسے اکیلے چھوڑ دے

شانزے ..علی نے اب تنگ آ کے اسے اواز دے ہی دی کہ فاطمہ نے جان چھوڑنی

...نہین تھی اس کی

..کیا ہے ..شانزے کی بجائے فاطمہ نے جواب دیا تھا

...کچھ نہین تمہیں کس نے بلایا شانزے کو بلایا ہے

...کیا کہنا مجھے بتا دو

جو بھی کہنا تمہین کیا---

بس ٹھیک ہے پھر -- نہیں ائے گی شانزے---

شانزے جو دونو کو باری باری دیکھ رہی تھی تنگ اتے انہیں روکا----

بس کرو---

کیا لڑ کیوں رہے ہو.......

..فاطمہ جب تم عثمان کے ساتھ ہوتی میں کبھی ڈیسٹرب کیا.......

اوو ہوووو او ہوو ...بس کر دو ...ائے بڑے ...میرا اور عثمان کا نکاح ہوا ...ہمارے محرم

..رشتہ ہے ..ساتھ ہون بھی تو کسی کو کوئ فرق نہیں پڑنا چاہتے

...تو ہماری بھی شادی ہو جائے گی

.....ہان ہو جائے گی لیکن ہوئ تو نہیں ...نا ...فاطمہ سہی کہہ رہی تھی

....بات کرنی نا میں بس تھوڑی دیر کے لیے کچھ نہین کہون گا

نہیں نا .. نہین کرنی بات بس تم جاو یہاں سے دماغ .نا کھاؤ...شانزے فاطمہ کو دیکھ رہی

.تھی جو اتنی سختی سے علی کو اس سے دور رکھ رہی تھی....

اوکے ٹھیک ہے سوری...وہ ایک نظر شانزے کو دیکھ کے واپس مڑ گیا تھا.....

شانزے نے علی کو جاتے دیکھا اور فاطمہ نے اس کی انکھوں میں ٹھہرا پانی

OOOOOOOOOO

...تین ماہ پلک جھپکتے ہی گزر گئے نشا کی طبعت کبھی خراب تو کبھی سمبھلتی ہی رہی تھی

عائزہ اس پہ زیادہ توجہ دیتی تھیں کہ ایک تو کم عمری کی پریگنسی اور دوسرا وہ بس فاطمہ

اور علی کے ساتھ مل کے اچھل کود کرنے کی زیادہ کوشش کرتی تھی .. عمر بھی اس کا

بہت خیال رکھتا ٹائم پہ چک اپ ہو رہا تھا ڈاکٹر نے جو ڈائٹ پلین کیا تھا اس کے لیے

اس پہ بھی سختی سے عمل کرواتے تھے سب ...اب بھی وہ

زوا اور المیر جو بیڈ پر ساتھ لیٹے ہوئے تھے انکے بازو جوڑ کر ایک ساترنگی دھاگے سے باندھ,

رہی تھی ......

کیا کر ری ہی ہو عینی جو ابھی ابھی آئی تھی ...اس سے پوچھا---

... کچھ نہیں ان کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ساتھ جوڑ رہی ہوں بس

...اچھا ..اا نے نخوت سے کہا

.... ہوووں ، ابھی وہ باندھ کے فارغ ہوئی تھی کہ موبائل کی رنگ بجی.. عمر کا میسج تھا

.. طبیعت کیسی ہے؟

نشا ... کیچن سے عائزہ نے آواز دی ..وہ موبائل رکھ کے ان کے پاس چلی گئی موبائل

ابھی مکمل بند نہیں ہوا تھا.. عینی نے جلدی سے اٹھا کے عمرکو جواب دیا ..میں ٹھیک

ہوں آپ آج واپسی پر فارم ہاؤس ہی آنا میں وہاں ہی ملوں گی ساتھ شرمانے والے اموجی بھی لگا دیے ..

عمر نے ایک حیرانگی والا اور دو دل والے ایموجی لگا کر ڈن کر دیا .. عینی نے جلدی سے نشا کے آنے سے پہلے ہی وہ میسجز ڈیلیٹ کر دیے جو اس نے عمر کو بھیجے تھے.

نشا جب تک واپس آئی وہ اسی حالت میں دوبارہ بیٹھ چکی تھی جیسے پہلے بیٹھی تھی .. نشا نے اپنا موبائل اٹھایا تو عمر کا اک اور میسج آیا ہوا تھا .. تو پھر آج رات کو فارم ہاؤس میں ہی ملاقات ہو گی . .. وہ حیران ہوئی اس سے پہلے کہ وہ رپلائی کرتی عینی نی جھٹ سی موبائل چھینا کس کا میسج ہے جو شرما رہی ہو ... حالانکہ وہ حیران تھی ---

نشا نی جلدی سی دوبارہ موبائل اس سے چھینا .. تمہیں کیا جس کا بھی ہو---- فاطمہ یا وہ جتنا مرضی اس سے برا سلوک کر لیتیں وہ پھر بھی ان کے ساتھ چپکی ہی رہتی ...

موبائل چھینتے چھینتے بھی اس نے جواب پڑھ لیا تھا ... فارم ہاؤس جانا ہے آج شام کو واوا اونچ اواز میں کہا---

علی جو فاطمہ کے ساتھ آ رہا تھا سن کے نشا کو دیکھا ...

عمر بھائی نے تو فارم ہاؤس کو ہنی مون ہاؤس بنا لیا ہے----

فاطمہ نے اس کی بات پر دانت نکالے تھے ...

یہ تو لے لو ...عائزہ بھی کچن سے نمودار ہوئیں ...جن کے ہاتھ میں کھانے کے لیے کچھ تھا----

میں نے نہیں لینا بس ..اس کا موڈ خراب ہو چکا تھا .. عینی ابھی تک وہیں بیٹھی تھی ....

....کیا ہوا ..منہ کیوں بن گیا ..--- علی اور فاطمہ کو بھی دیکھا جو دانت نکال رہے تھے

ہمارے رومینٹک سے عمر بھای نے نشا کو ہنی مون ہاوس ..اووووہ .. سوری فارم ہاوس بلایا ہے ...جان بوجھ کے الٹا لفظ بولا تھا....

.ہووووں ...ابھی جانا ہے ...نشا کو دیکھا جو بس رونے لگی تھی----

...جی ماما ..اس کی بجاے فاطمہ نے جواب دیا

تو جاو نشا پھر جا کے تیار ہو ....عائزہ نے اسے اوپر بھیج دیا ..وہ بے دلی سے اٹھ گی کہ عمر کا حکم تھا نا مانا تو بڑی سزا ہی ملنی اسی... .---.

عینی جو اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ سے اندازہ لگا رہی تھی کہ اس کا پلین کامیاب ہو گا کے نہین اس کے اٹھ کے جانے سے وہ بھی اس کے پیچھے ہو لی ..وہ جو کپڑے چینج کرنے ڈریسنگ روم میں تھی .... عینی نے جلدی سے اس کا بوڈی سپرے خود پہ چھڑا...

.اور مطلوبہ چیزیں لے کے چپکے سے کمرے سے نکل ائ....---

جلدی واپس اگئ ہو نکال دیا کیا نشا نے .... علی نے اس پہ طنز کیا ... لگتی تو وہ سب کو زہر ہی تھی ... شانزے اس وجہ سے خار کھاتی کے وہ جان بوجھ کے علی کے ساتھ چپکنے کی کوشش کرتی .اور وہ تینو اس وجہ سے کہ اب اس کی وجہ سے وہ لوگ زیادہ ٹائم ساتھ میں سپینڈ نہیں کر پا رہے تھے .. عینی کا بس چلتا تو بوریاں بستر اٹھا کے ان .کے ...گھر ہی شفٹ ہو جاتی

OOOOO

عینی وہاں سے سیدھا فارم ہاوس گئ تھی ...اندر جانے کے لیے اسے کافی محنت کرنی پڑی ... تھی پر پہنچ ہی گئ

اندازے سے وہ اس روم مین ائ جو عمر اور نشا یوز کرتے تھے فارم ہاوس

میں....-----

ایک سائڈ پہ کھڑے ہو کے خود کو ایسے سیٹ کیا کہ اس کا چہرا واضع نظر نا اے ....لائٹ جلانے کی بجاے اس کینڈلز جلائیں تھیں کے ماحول میں فسوں بھی پیدا ہوتا اور وہ زیادہ واضح طور پہ عمر کو نظر بھی نا اتی....---

عمر جو اتنی بڑی پیش کش سے افس سے جلدی نکل ایا تھا سیدھا فارم ہاوس ایا ....گارڈ ....خوف زدہ بھی ہوا تھا اور حیران بھی

.. عمر حال سے ہوتا کمرے تک ایا تھا ....سامنے ہی نشا کھڑی اسی کا انتظار کر رہی تھی اس کی بیک اس کی صرف تھی بیک لیس فراک کے ساتھ شال کندھوں سے سرکی اس کا ایمان ڈگمگا رہی تھی----

ادھر سے نشا جو نا چاہتے ہوے بھی شال کو مظبوطی سے تھامے ہال سے ہوتے ہوے کمرے کے دروازے پہ اکے ٹھہر گئ تھی ..کہ اندر اس سے پہلے ہی عمر کسی اور پہ جھکا .!

.اس نے ہاتھ سے دباو دے کے دروازہ زیاداہ کھولا....----

میں کتنی خوش نصیب ہوں ..کہ اپ پہلے سے اتنی پیاری وائف ہونے کے باوجود میرے پاس اتے ہیں ...میرے ساتھ اپنا وقت حسین بناتے ہیں اور راتیں گزارتے ہیں عمر .....اپ کو پتا ہے میں سارا دن کتنا انتظار کرتی ہون کہ کب رات ہو اور اپ میرے پہلو مین ہو....---

... عمر ...ساکت سا ہوا تھا کہ یہ نشا کی اواز تو نہیں

نشا جو سب سن رہی تھی دیکھ رہی تھی اور برداشت کر رہی تھی ...اس نے دو سٹیپ پیچھے کو لیے تھے ...پہلے چلتے ہوے وہ ہال تک ائ تھی ...ہال سے وہ اپنی حالت کی پرواہ کیے بغیر وہ بھاگتے ہوے فارم ھاوس کے رہاشی حصے کا گیٹ پار کر گئ تھی ...اج اسے اکیلے ڈر نہیں لگ رہا تھا ...جانوروں کی بھیانک اوازیں اس پہ خوف طاری نہں کر رہی تھیں ...اج شائد چاند بھی نہیں نکلا تھا ..موسم ابر الودہ ..بس برسنے کو تیار تھا اس کی انکھوں سے ابھی تک کوئ قطرہ بھی نہیں نکلا کے اس کے دل کا بوجھ تھوڑا سا ہی سہی کم ہو....

عمر نے سب سے پہلے اس بھاگتی لڑکی کو پکڑا تھا اور پھر گھسیٹے ہوے لائٹ کے بٹن تک ایا اور کمرہ روشن کیا....

ایک پل کے لیے اسے یقین نہین ایا کہ یہ لڑکی اتنی گندی حرکت کر سکتی ہے ...ابھی تو عمر کو یہ بھی نہیں پتا تھا کہ وہ اس سے بھی بڑا نقصان اٹھانے والا ہے ....کہ وہ اب ازیتوں کی حدوں کو چھوئے گا....-

تم ..کس مقصد کیلئے ..سپاٹ لہجے سے اسے پوچھا....

میرا مقصد تو پورا ہو چکا ہے بس ..اب اپ اپنی بیوی بلکہ اپ کے بچے کی ہونے والی ماں کی فکر کریں ...جو یہ سب حسین نظارہ دیکھ چکی ہے...

○○○○○○○○○○○
○○○○○○○○○○○

شیرازی جو چھپ کے حامد کے ساتھ بھاگ گیا تھا ..اب جب وہ بھی مر گیا تو اس نے امریکہ کی راہ لی تھی .. شہلا اسے اس تابوط کے بارے میں بتا چکی تھی جس میں خرم کی لاش تھی...

میں نے بھی جانا ہے ساتھ ..مین اکیلی کیسے رہون گی یہاں .... شہلا خوف زدہ تھی...

اکیلی کہاں ہو رمل ساتھ ہے..------

دیکھو ہمارے پاس بس اپنے بیٹے کی موت کا بدلہ لینے کا وہ ہی اخری راستہ بچا ہے تم رمل کے ساتھ رہو ---

نہیں ..میں ادھر اب ایک سیکنڈ نہیں رک سکتی جان نکل جائے گی میری ایسے ہی...

کچھ نہیں ہوتا ......- وہ عورتوں پہ ہاتھ نہیں اٹھاتا ... تم بس ادھر ہی رکو ..رمل کے ساتھ میں بھی کچھ عرصے تک واپس ا جاون گا پھر رمل والے پلین ل

کو فائنل تک پہنچائیں گے .... شیرازی اسے چھوڑ کے چلا گیا تھا...

رمل روز دن مین دو جکر حویلی میں لازمی لگاتی تھی ..وہاں کوئ لفٹ تو نہیں کرواتا تھا پر اپنے بھائی کے بدلے کے لیے اسے یہ سب کرنا تھا ...اسی بہانے وہ کبھی علی اور شانزے کی لڑائ اور کبھی فاطمہ عثمان کی لڑائ کروا دیتی تھی ..فاطمہ اور عثمان تو جلدی راضی ہو جاتے ..لیکن شانزے نخرے کرتی تھی ...ور ان کا رشتہ باقاعدہ طے نہیں ہوا تھا ابھی ..اس لیے وہ علی کو دھمکیاں بھی دیتی رہتی تھی

اب تو رمل) عینی (کا پتا بھی کٹنے والا تھا

OOOOOOOO

تمہیں تو میں بعد میں دیکھ لوں گا ....وہ اسے وہیں چھوڑ کے باہر بھاگا تھا ...بارش شروع ہو چکی تھی ...پیدل جانے کی بجاے وہ گاڑی سٹارٹ کرتا فارم ہاوس سے باہر ایا تھا.

...ہر طرف نظریں دوڑاتا وہ نشا کو ڈھونڈ رہا تھا...

ہاتھوں سے کھیلتے ہونگے یا پیروں سے----

فرست کہاں اب ان کو ہے غیروں سے------

ان کی محبتیں ہر جگہ ---وہ جو کہتے تھے ہم اک ہوتے ہیں-----

جن کیلیے ہم روتے ہیں---وہ کسی اور کی باہوں میں سوتے ہیں------

نشا جو دوڑتے دوڑتے لڑکھڑائ تھی اور پھر منہ کے بل زمین پہ گری .پیٹ میں درد کی ایک لہر اٹھی تھی---- .اس کا سفید لباس گندا ہو چکا تھا .بارش سے اس کا وجود بھیگ کے کھلنے کی بجاے کیچڑ سے لتھڑ رہا تھا...

ہوش و حواس کھوتے بھی اس نے عمر کو اج نہیں پکارا تھا ....جس پہ وہ انکھ بند کر کے یقین رکھتی تھی اج اسی نے اتنا بڑا دھوکا دیا تھا..-----

اسے کہیں دور سے کسی گاڑی کے انے کی اواز آئ تھی ...وہ خود کو سنبھالتے دوبارہ سے اٹھی ...اور پاوں گھسیٹتے چلنے لگی ......چادر وہیں گری تھی--- ...بارش تیز ہو رہی تھی ... بجلی کی چمک ایک پل کے لیے سارا منظر واضح کرتی جو ماحول کو اور خوف ناک بناتا اب کی بار شاید کو گڑھا ایا تھا ...جس سے اس کا پاوں اٹکا تھا..وہ ایک دفہ پھر گری تھی--اس بار اس نے جسم لگنے سے پہلے ہاتھ زمین پہ رکھے ---- .ایک طرف پورا جسم ٹھنڈا ہو رہا تھا---..صرف پاوں جو تیزی سے گرم ہو رہا تھا ...اس سے دوبارہ اٹھا نہیں جا رہا تھا ...وہ وہیں گری رہی تھی ... سر سڑک .....پہ رکھا کے اس کی انکھوں کے اگے اندھیرا چھایا تھا---

---

عمر اسے ہر طرف دیکھ رہا تھا ...ایک جگہ اسے کچھ پڑا نظر ایا ..وہ جلدی سے اتر کے اس ...کے پاس ایا تھا...--- سفید چادر جو وہ نماز کے وقت لیتی تھی ... بھیگ چکی تھی اندھیرے میں یہ بھی نہیں سمجھ لگا کہ وہ کیچڑ سے بھر ہوئ ہے..اس کا دل بیٹھ رہا تھا--- .گاڑی میں بیٹھنے کی بجائے ایسے ہی اسے اوازیں دیتے پاگلوں کی طرح ڈھونڈ رہا تھا ..چادر سے یہ تو واضح ہو گیا تھا کہ وہ اس پاس ہی ہے ...وہ بھاگتے ہوے کافی اگے ایا تھا جب بجلی کی چمک پڑنے پہ اسے وہ نظر ائ تھی..کسی انہونی کے خیال سے اس ...کے قدم لڑکھڑاے--- .اس کے پاس انے تک اس کی سانسیں پھول چکی تھیں ...زمین پہ بیٹھتے اس کا سر اٹھا کے گود میں رکھا

نشا اٹھیں ..پلیز..اس کی اواز اس کا ساتھ چھوڑ رہی تھی---- انکھیں کھولیں ..وہ وہیں ..بیٹھا تھا ...اسے اتنا بھی ہوش نہیں تھا کے وہ اٹھ کے اسے ہسپتال ہی لے جائے او-- وے ....نشا ....اسکے بال چہرے سے ہٹاتے اس کی انکھوں کو دیکھا جو بند بھی جیسے مسکرا رہی تھیں ...ہاں وہ خود بھی شائد مسکرائ تھی بے بسی و ازیت کی ....انتہا--- ...لیکن وہ تو بے ہوش تھی

عمر اٹھنے کا خیال ایا تو اسے اٹھاتا وہ واپس گاڑی تک ایا --- ..ریش ڈرائیورنگ کرتے وہ

...ہسپتال پہنچا

...اپ ادھر ہی رہیں ہم دیکھتے ہین اسے سٹچر پہ لیجاتے ڈاکٹر نے روکا

میں ادھر ...بیوی ہین یہ میری ...وہ چیخا تھا ..رات کا اخری پہر ......جہاں اب مریض درد اور تکلیف سے لڑتے لڑتے ہار کے دو پل کے لیے انکھیں موند لیتے ہیں ..اس کی چیخ پہ جیسے پورا ہسپتال گھونج اٹھا تھا ...ڈاکٹر کو سمجھ نہین ایا کہ وہ اس نوجوان ادمی کو جو اپنی بیوی کے لیے پاگل ..جنونی ہو رہا تھا اسے سنبھالے ..یا اس لڑکی کو جو اپنے شوہر کی ...دیوانگی سے بے خبر مسکراتے ہوے دنیاں کی تکلیوں سے بے خبر ..کا علاج کرے ...انہیں سنبھالیں ..ایک میل نرس کو کہتے ڈاکٹر نے ائ۔ سی۔ یو کا دروازہ بند کر دیا تھا

عمر خود کو چھڑاتے وہیں زمین پہ بیٹھ گیا تھا ...ساکت نظریں دروازے پہ مرکوز

کیے.....----

...."مجھے اتنا تو یقین ہے کہ اپ میرے علاوہ اور کسی کے پاس نہیں جائیں گے"

اسے یاد ایا جب وہ اس کے قریب جاتا تو وہ خود کو بچاتی تھی اور وہ اسے دھمکاتے ہوے کہتا تھا کے وہ دوسری شادی کر لے گا..---.

...ہاں انہوں نے کچھ ایسا ہی سوچا ہو گا ...اس کا چہرا انکھوں کے سامنے گھوم رہا تھا

ڈاکٹر باہر ایا تھا ...حالت بہت خراب ہے پیشنٹ کی دعا کریں کے بچہ ٹھیک ہو ..پانچ
ماہ ....اوہ ..میرے خدایا ...اسے تو بچے کی بھی یاد نہیں تھی-----
ہم زارون نام رکھیں گے ....''اس نے اس کے گلے سے جھولتے ہوئے حکم دیا تھا''

جیسے .....---

نہیں زارون تو بلکل بھی نہیں رکھانا .....اس کی کمر کے گرد بازو باندھتے اسے اپنے حصار

....میں لیا

..

میرا بیٹا ہو گا اور فاطمہ کی بیٹی ...ہم ان کی بھی شادی کر دیں گے ...''وہ اس خیال پہ''
...روتے روتے بھی مسکرایا تھا
گھنٹہ ہو گیا تھا ..وہ ویسی ہی حالت میں زمین پہ بیٹھا تھا ..میل نرا بینچ پہ بیٹھا سو چکا

...تھا

یا اللہ جی میرے گناوہوں کی سزا ..ان کو مت دینا ...میرا بچہ ..میری بیوی ..میں مر ...جاوں گا ..وہ رو رہا تھا ..ایک مرد ہو کے وہ ایک عورت کے لیے دوسری دفعہ رویا تھا

اس کی سانسیں جیسے اٹکی ہوئ تھیں.....

خون کی ضرورت ہے کافی بہہ چکا ہے ڈاکٹر باہر ایا تھا ....

ہاں میرا ..وہ جلدی سے اٹھا....

اپ کا اور ان کا سیم ہے...ذاکٹر نے اسے دیکھا...

ہاں سیم ہے ..اگر نہیں بھی تو بھی لگا دو ...بس ان کی جان بچا لو ..میں ٹھیک کر لون ...گا ...وہ جنونی ہو رہا تھا

نرس جو ڈاکٹر کے ساتھ تھی ...اس نے رشک سے اس مسکراتی لڑکی دیکھا ..جس کے لیے ایک شاندار لمبا چوڑا مرد رو رہا تھا ...ڈاکٹر عمر کو اندر لے کے ایا تھا ..بلڈ چک کیا تو وہ میچ ہو رہا تھا ...اب ایک طرف وہ لیٹی تھی اور ایم طرف عمر ....خون لمحہ بہ لمحہ ٹرانسفر ہو ...رہا تھا

OOOOOOOOOOO

صبح جا کے اسے ہوش ایا تھا ...... سر پہ پٹی بندھی اور پاوں کا انگھوٹا شاید اس کا ناخن اکھڑ چکا تھا ..اس پہ بھی پٹی بندھی تھی ...۔ شکر تھا کے میسکیرج ہونے سے بچ گیا ۔۔۔۔۔ .اسے باہوں میں اٹھا کے گاڑی تک لایا تھا...۔۔۔۔ سارے راستے اس نے ایک لفظ بھی نہیں بولا تھا ..۔۔۔۔۔۔

گھر پہنچ کے بھی وہ خاموش رہی تھی اس کے کپڑے جو گندے ہو گئے تھے وہ چینج کروانے تھے .. لیکن کیسے کرواتا ...۔۔

نیش ...بات .. سنیں...پیار سے اس کا چہرا اپنی طرف کیا۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیسے اسے سنبھالے .پتا نہیں اس نے کیا کیا دیکھا تھا کتنا سنا تھا ... عمر اسے لٹا کے اس کے کپڑے لینے گیا ..۔۔۔ جب واپس ایا تو وہ کمرے میں نہیں تھی ....کمرے سے باہر نکلتے وہ سیڑھیاں اتر رہی تھی ... لڑکھڑاتے ..وہ گر سکتی تھی ... لیکن وہ نیچے اترگئ لاونج مین آ کے بیٹھئ .. مٹی جو کپڑون پہ لگی تھی وہ سوکھ چکی تھی ...عائزہ جو کمرے سے نکلی تھیں ... سامنے نشا کو ایسی حالت میں دیکھا تو بھاگ کے اس کے پاس ائیں تھیں ..انھیں لگا وہ کوئی برا سپنا دیکھ رہی ہیں .. بھرا بھرا وجود ... جیسے تھک گیا تھا

کیا ہوا میری جان اسے خود سے لگاتے وہ رو پڑی تھیں ..ماں کا کلیجہ تھا ..اولاد کی تکلیف پی پھٹنا تو تھا ہی نا...

اسے کے بال پیچھے کرتے دوبارہ اس سے پوچھا تھا ....وہ خاموش تھی بلکل ساکت...

عمر سیڑھیوں پہ کھڑا انہیں ہی دیکھ رہا تھا ....----

بولو ---نا--- نشا ...عائزہ نے اپنے انسو صاف کرتے اسے ہلایا تھا ----

نشاااا . بولو کچھ کیا ہوا ہے ....اب وہ چیخی تھیں .....سارے ایک ایک کر کے شور کی اواز سے کمرون سے باہر آے تھے حتہ کے دابو بھی بساکھی کا سہارا لیتے وہان ائے...

سارا نے آ کے نشا کو پھر سے ہلایا تھا ...جس کی نظریں بس ایک نقطے پہ ٹھہری تھیں...

عمر کہاں ہے دابو نے سپاٹ لہجے سے عائزہ سے پوچھا ...

وہ تو بس نشا کو ہی دیکھ رہی تھی جو بس چپ تھی ....ناا روتی تھی نا کچھ کہتی تھی...

عمر بھاىٔ ... علی نے اوپر دیکھا تھا ..اور اب سب نے اوپر دیکھا !..ہاں نشا نے بھی مڑ کے دیکھا تھا.....

وہ پوری ہمت جمع کر کے اٹھی تھی لڑکھڑاىٔ اور دوبارہ سے صوفے پہ گری تھی

عمر تیزی سے نیچے ایا تھا.--.

وہ سب کے سامنے اسے سے بات نہین کرنا چاہتا تھا ..لیکن وہ اس کی زہنی حالت کا اندازہ بھی نہین لگا پا رہا تھا....

نشا اس کا ہاتھ پکڑ کے اس کے سامنے کھڑی ہوی ....سب ان کی طرف ہی دیکھ رہے تھے.---..

....وہ مجھ سے زیادہ پیاری ہے ...انکھ سے ننھنا سا قطرہ پھسلا تھا

..ن .. نہین ..نشا ایسا کچھ نہیں ہے ....اسے کندھوں سے تھاما

ہے ...ہے ..وہ پیاری ہے عمر جو اپ اسے باہوں میں لے کے کھڑے تھے ....جس کے ساتھ اپ--- .راتوں ...شب کو جیسے سانپ سونگھا ہوا تھا..

... عمر نے بے یقینی سے اسے دیکھا

اپ ...غلط سمجھ رہی ...ایک دفہ پھر اس نے کوشش کی تھی .....کہ جو اس نے سنا تھا --اس کے بعد وہ ایسا سوچ سکتی تھی--

اگر اپ وہاں موجود نا ہوتے تو سب غلط سمجھتی ....ان انکھوں اسے مجن مت اپ کو دیکھا ..وہ بھی ک .کسی ...اور ..اس نے بے نسی سے انکھون کو نوچنے کی کوشش کی تھی ...

مین

مرتی کیوں نہیں ہوں میں ...بال نوچتے وہ زمین پہ بیٹھی تھی .....-

یقین ہی نہیں تھا اسے .. عمر نے ازیت سے انکھین بند کی تھیں ...وہ اس کے سامنے بیٹھا--

جائیں .---چلے جائیں ...میں اپ کی شکل تک نہیں دیکھنا چاہتی ...چیختے اس نے صوفے پہ سر رکھتے انکھیں بند کیں تھیں ...کوئی بھی کچھ نہیں بول رہا تھا بس سب ...ساکت سے کھڑے سن رہے تھے

.جائیں نا ...اسے ہلتے نا دیکھ وہ ایک دفہ پھر چیخی تھی..---

نہیں جاؤں گا ...وہ اس کے سامنے زمین پہ بیٹھا اس کو تھامنے کی کوشش کر رہا ......تھا--- ...جب تک بچہ نہیں

اپنے بچے پہ میں اپ جیسے دھوکے باز انسان کا سایہ تک نہیں پڑنے دوں گی ..وہ عائزہ ... کا سہارا لے کے کھڑی ہوئ

....ماما ان سے کہیں چلے جائیں...پلیز ماما

..اب چپ ہوگئ تھی ..جسے چیخ چیخ کے تھک گئ ہو

....کمرے مین جانا ...اس سے چلا نہیں جا رہا تھا .وہ وہاں سے غائب ہو جانا چاہتی تھی ...وہ سب کے سامنے عمر کو چھوڑ کے چلی گئ

وہ اپنا اپ گھسیٹتا باہر تک لایا تھا ...اتنی مشکل سے اسے پایا تھا .....سب سے لڑ کے جان سے کھیل کے ..اور کئ جانیں لے کے ...بس ایک پل میں وہ اسے اسمان سے ... زمین پہ پٹخ گئ تھی ...گیٹ سے باہر نکلتے وہ ازیت سے مسکرایا
اب کبھی شکل نہیں دیکھاوں گا ...ایک انسو اس کی انکھ سے بھی پھسلا تھا-----

OOOOOOOOOOO

!کچّی عمر میں چہرے پر جُھریاں دِکھتی ہیں

!ہنستا ہوں تو گالوں کے اوپر کا ماس لٹک جاتا ہے

!بھرپور جوانی ہے اور چار قدم چلنے سے سانس اکھڑتا ہے

!آنکھیں رستہ تکتے تکتے پِچھلی عمر کو جا پہنچی ہیں

!دیکھو

اج اسے بیس دن ہو گئے تھے گھر سے نکلے ....ہوٹل میں بیٹھے وہ سامنے بیٹھی فیملی پہ نظریں مرکوز کیے گہری سوچ میں گم تھا ....اس فیملی میں ایک بچا جو ایک سال کا ہو گا ....تقریبا اس کی ماما اور فادر .....جو اس کے ساتھ شرارتیں کرتے کھانا بھی کھا رہے تھے .....جب سے وہ ایا تھا کوئ ایک دن ایسا نہیں گزرا تھا جو گھر سے کسی کی کال نا ائ ہو ... وہ بات کیے بغیر ہی بند کر دیتا

بغیر کچھ کھائے وہ ویٹر سے کارڈ لیتا باہر نکل ایا.....

سڑک کنارے چلتا زمین پہ ہی دیکھ رہا تھا....

اپ پہ تو انکھ بند کر کے بھی یقین کر سکتی ہوں .."اسے یاد ایا جب وہ اس کے ساتھ"

شادی پہ گیا تھا تو اس نے کہا تھا.....

جب یقین کرنے کا وقت ایا تو وہ اس پہ اتنا بڑا ظلم کر گئ تھی..او.ور کوٹ پہنے جینوں

ہاتھ ڈالے لندن کی ڈھنڈی سڑکیں بھی اس کے دکھ کو ڈھنڈا نہیں کر پا رہی تھیں....

وہ ایسے ہی چلتے چلتے اپنے کاٹیج تک ایا.... سنو فال ہو رہی تھی ...اس نے کارڈ نکال

کے دراوازے میں پھنسایا ....دروازہ واپس اچھی طرح لاک کر کے کمرے میں ایا .شوز

اتار کے سائیڈ پہ رکھے ...اور پھر رمیز کو کال کی ....پاکستان میں اس کا صرف رمیز سے

ہی رابطہ تھا ...اس کے بارے میں بھی کسی کو علم نہیں تھا....

اسلام علیکم .. گلا کھنکار کے اس نے بات شروع کی....

و علیکم السلام ...سر کیسے ہیں ... عمر کی بھاری اواز اس کی بدحالی کا راز بیاں کر گئ

تھی...

میں ٹھیک ہوں ... تم سناؤ...سب کیسے ہیں ...نا چاہتے ہوے بھی وہ پوچھ بیٹھا

تھا..--.

....سر وہ ایکچولی میں کل حویلی گیا ہی نہیں ہوں اج شام کو

...اللہ حافظ ...اس نے اگے سنے بغیر ہی کال کاٹ دی تھی

بیڈ پہ بیٹھتے اج پہلی دفعہ دل کے ہاتھوں مجبور ہو کے اس نے ایل ائ ڈی کے ساتھ ڈیوائس کنیکٹ کی تھی ...کرتے ہی ایک دم سے اس کا اپنا کمرہ سامنے ظاہر ہوا .....نشا بیڈ پہ لیٹی چھت کو گھور رہی تھی ...اس کی بھی حالت ویسی ہی تھی وہ جو پچھلے بس دنوں سے مسلسل خود کو تکلیف دے رہی تھی .... عمر نے اس کی حالت دیکھ کے ازیت سے انکھیں بند کی تھیں ..وہ جانتا تھا کہ وہ رو رہی ہے ...جو اتنی چھوٹی چھوٹی ...باتوں پہ رونا شروع کر دیتی تھی وہ اتنی بڑی بات پہ کیسے صبر کرتی

اسے محبت کرنے کی عادت تھی وہ سب برداشت نہیں کر پا رہا تھا.تو وہ جو ہر وقت اس کی محبت میں کے حصار میں رہتی--وہ کیسے سب سہ رہی ہو گی--- ..دل تڑپتا سب چھوڑ کے وہ پاکستان جانا چاہتا تھا اسے منانا چاہتا..اس سینے سے لگا کے محسوس کرنا ....چاہتا تھا--- لیکن پھر وہ ہی الفاظ اس کے پاوں کی بیڑی بن جاتے

...میں اپنے بیٹے پہ اپ جیسے انسان کا سایہ بھی برداشت نہیں کر سکتی

وہ اسے گھنٹوں بیٹھ کے دیکھتا رہا تھا ...جو بے پرواہ لیٹی تھی ...اس کی جان نکالنے پہ تلی تھی

....

دن تیزی سے گزرتے جا رہے تھے .. عمر کے جانے کے بعد گھر میں ایک سرد مہری سی چھا گئ تھی ..نا اب کوئی بچوں کو زیادہ اٹھاتا تھا ..نا وہ دیر دیر تک بیٹھ کے باتیں کرتے ...عائزہ بھی نشا کو سنبھال سنبھال کے ہلکان ہو جاتیں ...اس کی طبعیت دن بدن بگڑتی جا رہی تھی ...ایک ماہ میں ہی وہ نچڑ کے رہ گئ تھی ڈاکٹر نے سختی سے کہا تھا اسے خوش رکھنے کے لیے ...لیکن وہ کیسے خوش ہوتی جس کو خوش رکھنے والا ہی اس کے پاس نہیں تھا ....---

ابھی بھی عائزہ اس کے کمرے میں اسے دیکھنے آئ تھیں.-- .وہ بیڈ کراون سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی...

دوپٹے سے بے نیاز وہ کسی اور ہی دنیاں میں پہنچی تھی جب عائزہ اس کے پاس آ کے بیٹھی تھیں..

طبعیت ٹھیک ہے میرے بیٹے کی ... جتنا ہو سکتا وہ اس کا دل بہلانے کی کوشش کرتی تھیں ...بلکہ علی فاطمہ عثمان وہ سب بھی لگے رہتے کہ وہ ہنسے ان کے ساتھ پہلی جیسے ہو جائے .. لیکن اس کے اپنے اختیار میں کہاں تھا یہ سب.....-----

کچھ کھاو گی ...عائزہ نے ایک دفعہ پھر پوچھا....

نہیں ..اس نے نفی میں سر ہلاتے بال پیچھے کیے تھے ....جب عمر ہوتا تو بال بھی وہ ہی سیٹ کر دیتا ...وہ خود سے اتنی لاپروہ ہوگئ تھی اب کے ہفتوں کنگھی کرنے کا یاد نہیں رہتا تھا.---..

ماما وہ لڑکی مجھ سے زیادہ پیاری تھی ..وہ ہی سوال جو وہ روز پوچھتی ....-----وہ شائد خود ترسی کا شکار ہو رہی تھی---اسے ہونا بھی چاہیے تھا---

نہیں میری جان .... تم سے پیارا کوئ بھی نہیں ہے ... تم کیوں سوچتی ہو ..انہوں نے اسے ساتھ لگایا تھا----

اگر نہیں تھی تو عمر ...وہ سسکی تھی...

عائزہ بے بسی سے اسے دیکھ کے رہ گیئں....

وہ تم سے ہی پیار کرتا ہے جسا تم سوچتی ہو ویسا کچھ نہی ہے وہ سب نظر کا دھوکا تھا...

نشا تم کیوں خود کو بھی اور عمر کو بھی سزا دے رہی ہو....

.ماما ...اپ کو بھی وہ ہی سہی لگتے ہیں ... شکوہ کناہ نظروں سے انہیں دیکھا..-----

...اچھا چھوڑو سب .. تم بس اپنا خیال رکھو ...تمہاری حالت ایسی نہین ہے کہ سٹریس لو
. .انھوں نے ٹاپک چینج کیا
مجھے نہیں چاہیے یہ ...وہ ایک دم سے چیخنی تھی. .یہ بھی عمر پہ جاے گا.--- .کوئی
بھی اسے سمجھ نہیں پا رہا تھا---
بس کر دو ..چپ .... خبر دار جو ایک لفظ بھی منہ سے نکالا ہو تو ...عائزہ نے اسے چپ
کراوایا کہ جو منہ مین ا رہا تھا اناپ شناپ بولے جا رہی تھی. .----
ماما---- .میں کیا کروں یہاں سکون نہیں ملتا ..دل کے مقام پہ ہاتھ رکھ کے اس نے
بے لبسی سے کہا تھا ...انھوں نے اسے اپنے ساتھ لگا کے کمر سہلای تھی ...ان کا بس
...چلتا تو سارے جہان کی خوشیاں اس کے قدمون مین لا رکھتیں
جب وہ روتی تھی تو عمر اسے ڈانٹ کے ہی سہی لیکن چپ کرا دیتا تھا ...اب تو کبھی
کسی نے رونے سے روکا بھی نہیں تھا ..سب کہتے رونے دو بوجھ ہلکا ہو گا ....عائزہ کتنی
دیر اسے ساتھ لگائے بیٹھی رہی تھیں---

OOOOOO

عمر سے رابطہ ہوا ..؟-- سب ڈائنگ حال میں بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے جب بسما نے سوجی انکھیں اٹھا کے سب سے پوچھا تھا ... عمر کے جانے کے بعد ان کی بھی طبعیت زیادہ بگڑ گئ تھی دابو بھی اب کمرے میں ہی رہتے سارا دن ...سب ایک دوسرے سے اتنے دور رہنے لگے تھے جیسے ان کے درمیان اب کوئ رشتہ ہی نا بچا ہو ... عمر پہلے بھی ... بزنس کے سلسلے می اتنے اتنے دن گھر نہیں اتا تھا .. لیکن اس سے رابطہ تو ہوتا تھا اب تو کسی کو یہ بھی نہیں پتا تھا کہ وہ گیا کہاں ہے ... ٹھیک بھی ہے کہ نہیں...-- اسد تمہاری بھی کوئ ...انھوں نے ایک آس سے اسے دیکھا تھا کہ عمر پہلے بھی اسی کے فون پہ زیادہ بات کرتا تھا..----.

نہیں ماما...وہ شرمندہ ہوا جیسے اس کی غلطی تھی سب-----

بھابھی ناشتہ تو کر لیں ...وہ ناشتہ چھوڑ کے اٹھنے لگی تھیں ..----

نہیں عائزہ میں نے کر لیا ہے ... تم نشا کو دیکھو...----اس کی الگ فکر----

وہ سو رہی ہے رات کو بھی اتنا بے چین رہتی ہے پتا نہیں ہمارے گھر کو کس کی نظر لگ گئ ....----

ماما بس اپ لوگ ناشتہ کریں ..انشاء اللہ---- .اب جلدی ٹھیک ہو جائے گا ... عشا جو ان کے پاس بیٹھی تھی ان کو تسلی دی...

...ہوں ...ناشتہ کیا روز کی طرح بس دو تین نوالے لے کے سب ہی اٹھ جاتے تھے

فاطمہ بیٹا.---- .عائزہ نے فاطمہ کو دیکھا-----

جی ماما ...جاو اوپر دیکھو نشا جاگی کے نہیں اسے میڈیسن دینی ہیں....--

جی ماما.---- وہ خود بھی جسے تیار بیٹھی تھی ..ان دنوں وہ اس کے اتنے قریب تھی کے وہ اسے دیکھتی تو اس کی تکلیف سمجھ جاتی ..اب بھی اس کے پاس ا کے سرھانے پہ بیٹھی تھی ...وہ نیند مین بھی بے چین تھی ...

رنگ جو سرخ ہوا کرتا تھا ...اب تو جیسے کملا کے رہ گیا تھا ....فاطمہ نے اس کے ماتھے پہ ہاتھ رکھا اور لمحے کے ہزارویں حصے میں واپس کھینچا تھا ....سر شدید گرم تھا اس کا جسم ...تپ رہا تھا----

ماما ...وہ نیچے بھاگی ائی تھی ...

ماما ...اسے بخ ..خار ... حلق مین جسے الفاظ پھنسے ..سارا اور عائزہ کھانا چھوڑ کے اوپر پہنچی تھیں ...

ردا سے کہو پانی لے کے ائے ٹھنڈا ..اور ڈاکٹر کو بلاو ...سارا نے فاطمہ سے کہا .. تھوڑی دیر میں سارا اس کے ماتھے پہ ٹھنڈی پٹیاں رکھ رہی رھی جب ڈاکٹر ایا تھا...

اپ کیوں ان کو ریلکس نہیں کرتے ....جس طرح کی سچوئشن بنائی ہوئ ہے اپ سب

...نے .مجھے نہیں لگتا اپ کو ان سے کوئ ہمدردی ہے ...دیکھیں اپ لوگ سمجھدار ہیں

...پریگنسی پریڈ مین اتنا سٹریس ...دونوں کے لیے نقصان دہ ہو سکتا ہے

ڈاکٹر ان کو سمجھاتا دوایان دے کے چلا گیا تھا ...اج کا سارا دن پھر اسی کے پاس ہی

گرزنا تھا سب کا..---

...ماما اسے میرے کمرے میں شفٹ کر دیں ...فاطمہ نے روز کی طرح اج پھر وہ ہی کہا

میں کیا کروں...یہ جو نہیں مانتی ....عائزہ نے نشا کو دیکھا ..جو سب کو تکلیف دے کے

خود سو رہی تھی.....---

OOOOOO

سر بھابھی ٹھیک نہیں ہیں اپ پلیز واپس ا جائیں ...رمیز نے عمر کو ایک دفہ پھر

سمجھانے کی کوشش کی تھی ..-----

.... ہو جائیں گی ٹھیک ...کہہ کے اس نے فون بند کر دیا

سگرٹ سلگھاتے اس نے پردے برابر کیے اور ایزی چیئر پہ بیٹھ کے لپ ٹاپ اون

....کیا

سب اس کے پاس تھے اپنے .....اس کی کیا ضرورت تھی ..اس پہ تو عتبار ہی نہیں

.....تھا ....اسے خود پہ افسوس تھا کہ وہ اس کے دل میں اپنا یقین پیدا نہیں کر سکا تھا

لیکن وہ بھی تو ایک کمزور لمحے کا شکار ہوئ تھی ..---- عینی اپنے انجام کو پہنچی تھی وہ جو

.... سمجھ رہی تھی کامیاب ہو گی ہے ...وہ وہاں سے عمر کے جانے کے بعد بھاگ نکلی

شہلا کے پاس اکے اس نے اپنی اور اس کی پیکنگ کی جلدی سے ...کہ نیکسٹ فلائٹ

میں وہ تینو ...امریکہ لینڈ کر جائیں گے ..شیرازی بھی اپنے پلین کی کامیابی کے لیے

بہت خوش تھا اسے بھی پاکستان اے دو دن ہوے تھے کے ان دونون کو واپس لے

کے جانا تھا اس نے ....اور گھر بھی اس نے بیچ دیا تھا کہ اب پاکستان انے کا کوئ ارادہ

نہیں تھا ..---------

عمر جو نشا کے پیچھے گیا تھا اسے فلحال ہوش ہی نہیں تھا کے وہ اسے پکڑتا ...لیکن وہ جو

اوپر بیٹھا ہے وہ تو سب کو دیکھتا ہے اور انکے اچھے اور برے کاموں کا بدلہ بھی دیتا

..ہے..---

اگلے دن ہر نیوز چینل پر مریکہ جانے والی فالئٹ کے کریش ہونے کے منظر دیکھائے جا رہے تھے وہ اپنے انجام کو پہنچے تھے --اب کی بار تو عمر نے کچھ نہیں کیا تھا پر اوپر والے کی پکڑ بڑی سخت تھی-------------

لیکن کیا ...اس کا کیا ..جو نشا نے اس کے ساتھ کیا تھا ....کتا تڑپا تھا ...وہ ... سگرٹ کب کی ختم ہو چکی تھی ... سرخ انکھوں سے لپ ٹاپ کو دیکھا !.اب تو کام میں بھی دل نہیں لگتا تھا ...

وہ اس کے بغیر کیسے رہتی ہو گی ....اس سے تو ایک پل کے لیے سانس بھی نہیں لیا جاتا تھا ....اسکے بنا ...

ہاں اب اس کے کمرے میں سکون ہو گا. .ازیت سے سوچتے مسکرایا تھا .....اپنی مرضی سے سوتیں جاگتی ہوں گی ...

دل کو مسلتے وہ اٹھا ...اور ایک ٹیبلٹ اٹھا کے منہ میں رکھی ..پتا نہی اج کل یہاں درد کیوں ہوتا تھا--- ڈاکٹر کے پاس جانے کا بھی دل نہیں کرتا تھا ..کہ اب کیس کیلیے وہ اپنا خیال رکھاتا ....

OOOOOOO

فاطمہ کمرے مین داخل ہوئ تو ردا المیر کو سریلیک کھلا رہی تھی ..پاس ہی زوا بھی لیٹی فانوس جس سے ہلکی ہلکی روشنی نکل رہی تھی کو گھور رہی تھی ...فاطمہ نے آ کے نشا کا موبائل اٹھایا ..جو وہ کچھ دیر پہلے چارجنگ پہ لگا کے گئ تھی ..جب سے یہ سب ہوا تھا ...اس دن کے بعد موبائل کو نشا نے ہاتھ تک نہیں لگایا تھا

ابھی فاطمہ ہی نے اسے دیکھا تو لگا دیا ....نشا منہ دھو کے باتھ روم سے نکلی تھی ..عائزہ ...جو ساتھ گئ تھیں....کہ پانی سے احتیاط بھی لازمی تھی

نشا ٹاول سے منہ صاف کرتے بیڈ پہ بیٹھی ..وہ سب اسی کے روم میں تھیں .. عشا نیچے بسما کے پاس اور سارا کچن میں بوا کے ساتھ کھانا بنوا رہی تھیں

موبائل اون کر کے فاطمہ نے واٹس ایپ کھولا---

...نشا ...ادھر بیٹھو اسے احتاط سے پکڑ کے صوفے پہ بٹھایا ...

...کیا ہوا

نشا یہ بتاو ... تم نے خود فارم ہاوس میں عمر بھائ کو بلایا تھا ....موبائل اون کرتے اس ...نے نشا سے پوچھا

مجھے نہیں کرنی بات اس ٹاپک پہ ...وہ اٹھنے لگی جب عائزہ نے اسے پکڑ کے دوبارا بٹھایا ...کیا ہو گیا-----

...ماما .....م ..میں

.....ریلکس ..وہ پوچھ ہی رہی ہے بتا دو

...... نہیں ..انہوں نے کہا تھا انے کا

...ایک دفہ پھر سوچ لو کیا پتا تم نے ہی

نہیں ..میں نے پہلے بھی کبھی نہیں کہا فارم ہاوس جانے کا..-----

...میں کیوں کہوں گی .. سختی سے نفی کرتے وہ رونے لگی تھی

اوکے .....مجھے لگا ہی تھا ...اب اس نے سیو نوٹی ایپ اوپن کی تھی اور سارے ڈلیٹ

.....کیے گئے میسج عائزہ کو پڑھاے

......مطلب ...انہون نے پڑنے کے بعد نا سمجھی سے فاطمہ کو دیکھا

.....مطلب یہ کہ یہ سب کسی کا پلین بھی ہو سکتا

...کون کرے گا اپ نے نوٹ کیا جب سے یہ اب ہوا عینی جو چوبیس گھنٹے ادھر رہتی

...اس کے بعد ایک دفہ بھی نہین ائ

...مطلب سب عینی

....مطلب یہ کہ یہ سب کسی کا پلین بھی ہو سکتا

...کون کرے گا اپ نے نوٹ کیا جب سے یہ اب ہوا عینی جو چوبیس گھنٹے ادھر رہتی

...اس کے بعد ایک دفعہ بھی نہین ائ

...مطلب سب عینی

نہیں وہ کیوں کرے گی ...اور ...اووہ اسے یاد ایا جب وہ عمر سے بات کر رہی تھی اس کے پاس وہ ہی تو بیٹھی تھی ..مطلب سچ میں سب ...اور پھر جو فارم ہاوس میں ..وہ ...سب بھی... جھوٹ تھا ---ایک سازش تھی--- وہ بے چینی سے اٹھی تھی

ماما ...میں سمجھا ...وہ سب.--- ع .. عمر کہاں ....اب اس نے اپنا چھوڑ کے اس کا بھی خیال ایا تھا..میں جان بوجھ کے نہیں---ما--ما وہاں سب تھا -- .وہ بات نہیں کریں گے----میں کیسے بتاوں گی---میں جان بوجھ کے نہی--- مجھ سے ہو گیا تھا ---و--ہ --یقین نہیں کریں گے میرا---ماما---اس نے اپنے بال پکڑ کے نوچے--میں بھی تو نہیں کیا تھا----

ارام سے بیٹھ جاو ...ٹینشن نہین لو تم ...ٹھیک ہو جائے گا سب ..میں بات کروں گی دابو سے ....عائزہ نے اسے سہارا دے کے بیڈ پہ بیٹھایا ..جو اب ہاتھوں کو بے دردی ...سے مسل رہی تھی

...چھوڑ و ان کو ...ہاتھوں کو الگ کرتے اسے خود سے لگایا

ع .. عمر سے بات کرنی ...روتے ہوے اس نے ان کی گود میں منہ چھپایا تھا ..فاطمہ

.اس کا موبائل دوبارہ چیک کر رہی تھی کہ شائد کچھ اور کلو مل جائے..----

کل کریں گے بات ابھی تو کافی رات ہوگئ ہے نا...---ائزہ نے اس کی کمر سہلائ---

....ماما ...وہ مجھے معاف

کریں گئے---- .کچھ نہیں کہے گا..----- اب تم ٹینش لے کے اور بیمار ہو پہلے اتنی

سی رہ گئ ہو ....انھین ایک تسلی سی ہوئ تھی کہ شکر ہے ویسا کچھ نہی تھا جیسا نشا

.... سمجھتی تھی ...دل کو سکون ملا تھا

...فاطمہ موبائل لے کے چلی گئ تھی عائزہ بھی کچھ دیر بعد اسے کمفرٹر اوڑھا کے چلی گئ

وہ کچھ دیر تو لیٹی رہی پھ اٹھ کے آہستہ آہستہ قدموں سے چلتے نیچے ائ تھی ...فاطمہ

...سے موبائل لے کے خود سے چیک کیا.---- .واقع کچھ میسجیز ڈلیٹ ہوے تھے

واپس کمرے میں اتے اتے وہ ہانپ گئ تھی ...بیڈ پہ بیٹھتے اس نے بے چینی سے ماما

کے منع کرنے کے باواجود عمر کا نمبر ملایا جو ہمیشہ کی طرح پہلی بیل پہ رسیو

ہواتھا....------

عمر جو اوندھے منہ بیڈ پہ لیٹا اسی کے بارے میں سوچ رہا تھا ..فون بجنے پہ کال رسیو کی..---- اس کے خیال میں وہ سب کے نمبرز بلیینک لیسٹ میں ڈال چکا ہے ...اس ...کے وہم وہ گمان میں بھی نہیں تھا کہ نشا اسے کال کرے ---

ع .. عمر ...ک.--- کہاں .....ٹوٹتی اواز اس کے کانون سے ٹکرائ تھی جسے سنے کے ....لیے وہ ترس گیا تھا

اپ ٹھک ہیں ...وہ سکون سے کہتا بیڈ کراون سے ٹیک لگاتا سیدھا ہوا ..---

...ن .. نہیں ہوں اپ پلیز واپس ا جائیں

میں ابھی نہیں اسکوں گا ...اس نے منع کر دیا تھا...---

عمر پلیز ا جائیں نا ...میں مر جاو گی ...پر اس کی اواز عمر تک نہیں پہنچی تھی کہ کال ...کٹ چکی تھی

اللہ جی پلیز مجھے معاف کر دیں ...پلیز انہین واپس لے ائیں روتے روتے ہچکیاں بندھ گئ تھی ...اب اس کمرے میں اسے سکون نہیں ملتا تھا ...جہاں وہ کہتی تھی عمر کے بغیر ... سکون ہوتا ہے ..--اب وہ ہی کمرہ اسے کاٹ کھانے کو دوڑتا تھا

عمر نے بے بسی سے لب بھینچتے اسے روتے دیکھا ..تھا ...او ایک فیصلہ کرتے اٹھ کھڑا ہوا ...وہ خود کو تو سزا دے اکتا تھا لیکن اسے کیسے دیتا جو اس کی جسم و جان مین بستی تھی .....

OOOOO

المیر 7 ماہ کا اور زوا 4 ماہ کی ہوگئ تھی ....نشا کا اٹھواں منتھ سٹارٹ تھا ..ابھی چیک اپ کے لیے وہ عثمان اور عائزہ کے ساتھ ہوسپیٹل ائ تھی...

ڈاکٹر نے چیک اپ کے بعد ایک پرچی عائزہ کو دی کہ یہ میڈیسن لے ائیں...عائزہ لے کے باہر چلی گئ تھیں ...ڈاکٹر بھی ..فرنٹ روم مین چلی گئ کے چیک اپ کے لیے وہ بیک روم مین بیڈ پہ لیٹی تھی ..ان کے جانے کے بعد ابھی وہ سیدھی ہو کے بیٹھی تھی ..کہ اسے لگا عمر کہیں اس پاس..اس کی خشبو اس کے نتھنوں سے ٹکرائي تھی--- .ابھی سوچا ہی تھا کے وہ دروازہ کھول کے اندر ایا...

وہ گھبرا کے کھڑی ہوئ ... بیٹھیں ... عمر نے ایک نظر اسے دیکھا وہ جو چہرا گلابوں کو بھی مات دیتا تھا ...اب کملا سا گیا تھا....

ک .کہاں ....تھے ...وہ اس کے سینے سے لگنا چاہتی تھی جب عمر نے اسے روک دیا...

وہ ساکت ہوئ تھی ..مطلب وہ اسے سزا دے گا...

میرے بیٹے کا خیال رکھنا ہے اپ نے ...اس کے گال سے انگھوٹھا مس کرتے جسے اسے باور کر وایا ....

م ..میں بھی .ٹھیک ..وہ اسے بتانا چاہتی تھی.---کہ وہ بھ ٹھیک نہیں ہے---- .پر جیسے اسے دیکھ کے اسکے الفاظ دم توڑ گے تھے---------

عمر نے جھکتے اسے اپنے قریب کیا اور اس کے بالوں کی خوشبو کو اندر اتارا تھا ....نشا نے ....بیڈ کور کو دبوچا

..اسکے سلگتے لب جسے گردن کو جلا رہے تھے ...ایک لمحے مین وہ اس کا حال بگاڑ چکا تھا

ایک دفعہ پھر سے کہ رہا ہوں میرے بیٹے کو کچھ نہیں ہونا چاہیے ...اس کے گھرے ....سانس لینے پہ وہ پیچھے ہوا تھا

...اب کی بار اس کے لب پھڑپھڑاے

لیکن وہ جا چکا تھا ...جو شائد اسے صرف یہ ہی بتانے ایا تھا.---کہ اسے اس کی کوئی ...خاص ضرورت نہیں ہے----- ..بے دردی سے انسو صاف کرتے وہ اٹھی تھی

عائزہ نے جاتے عمر کو بیک سے دیکھا تھا لیکن وہ اگے کو مڑ گیا تھا ..انہیں لگا تھا کہ وہ عمر ہے ...روم میں ائین تو نشا کی بکھری حالت دیکھ کے انہیں یقین ہو گیا تھا ..انہیں ...تسلی ہوئ کہ وہ پاکستان میں ہی ہے اور سب سے با خبر بھی ہے

...صرف بیٹے کے خیال کا بولا ہے ...اس نے دل کو مظبوط کیا تھا

گاڑی میں بیٹھتے عائزہ کا دل بے چین ہوا تھا ...کہ پاس بیٹھی ان کی بیٹی شائد کسی بڑی ...تکلیف سے گزرنے والی ہے

وہ کب سے بیڈ سے ٹیک لگائے زمین پہ بیٹھی تھی .... عمر نے واپس مڑ کے ایک دفا بھی اس کا نہیں پوچھا تھا ..اس کا دل پھٹتا تھا ...میری فکر نہیں ہے انہیں ..میں مر جاوں تو بھی کچھ نہیں ہو گا ...سوچتے اس کی زہنی روح کہاں کہاں تک بھٹک جاتی ---- وہ جو سب کے سامنے ہنستی تھی ...اس کی انکھیں اکیلے میں خشک ہی نہیں ہوتی تھیں ایک پل کا سکون نہیں تھا ...وہ عمر کو بتانا چاہتی تھی اپنا حال ..لیکن اس نے سنا.. ...ہی کہاں تھا

میں انکو بتانا چاہتی ہوں کہ

میں انکے بنا نہیں رہ پاتی لیکن میں رہ لیتی ہوں----- مجھے ان کے بنا جینا نہیں آتا لیکن میں جی لیتی ہوں---- مجھے انکے بنا ہنسنا نہیں آتا لیکن ہنس لیتی ہوں------ مجھے انکے بنا نیند نہیں آتی لیکن سو جاتی ہوں---- میرا انکو دیکھے بنا دن نہیں گزرتا لیکن گزار لیتی ہوں---

میں ان سے بھی پوچھنا چاہتی ہوں کہ---کیا اپ کو میرے بنا رہنا آتا ہے ؟---کیا اپ کو میرے بنا جینا آتا ہے ؟---کیا اپ کو میرے بنا ہنسنا آتا ہے -----کیا اپ کو میرے بنا نیند آجاتی ہے ؟---کیا اپکا میرے بنا دن گرزر جاتا ہے ؟

لیکن -----------------!!

نا میں انکو بتا پاتی ہوں نا پوچھ پاتی ہوں --------میں بہت راتوں سے جاگ رہی ہوں

میں بہت دنوں سے دنیا سے بے خبر ہو کر سوئی رہتی ہوں ------

میرے حواسوں نے میرا ساتھ دینا بند کر دیا ہے ----

میں پاگل ہوچکی ہوں

پر وہ اسے کیسے سب بتاتی ...بیٹھے بیٹھے اس کا وجود شل ہو جاتا ...گھنٹو بیٹھ کے سوچتی رہتی .....پھر بے بسی سے کبھی اپنے بال نوچتی یا مسکرا دیتی ... عمر نے تو فون تک نہیں کیا تھا دوبارہ---

-

....وہ اخری مہینہ اس کی زندگی کا

یہ مہینہ اس نے عمر کے بیٹے کا خیال رکھا تھا جو جو جسے اسے عائزہ کہتی وہ ارام سے کرتی جاتی ..پہلے سے طبعت اب بہتر ہو رہی تھی ...چہرا بھی جیسے دوبارہ سے کھلنا شروع ہوا تھا ...سب نے سکون کا سانس لیا تھا کے وہ اپنا خیال رکھ رہی ہے

اب وہ ہنستی بھی تھی ...المیر اور زوا کے ساتھ ٹائم سپینڈ بھی کرتی گھر کا ماحول ایک دفہ پھر سے تبدیل ہو رہا تھا .. عمر نے اس کے بعد دوبارہ کوئی رابطہ نہیں کیا تھا .....

دن گزرتے جا رہے تھے ..پھر وہ دن بھی ایا تھا ..جب وہ کچن میں کھڑی پانی پی رہی تھی ....بے دھیانی میں اس کا پاوں پھسلا تھا اور وہ زمین پہ گری تھی ... حویلی کے درو دیوار کانپ اٹھے تھے اس کی چیخوں سے.....چیخیں بھی ایسی کہ روح تک کانپ اٹھے---

OOOOOOO

سو تم مجھے حیرت زدہ آنکھوں سے نہ دیکھو

کچھ لوگ سمبھل جاتے ہیں سب مر نہیں جاتے

...

...ان لوگوں کو ادھا گھنٹہ ہو گیا تھا اسے ہوسپیٹل لے کے اے ہوے

.......ان کے ہزبینڈ کہاں ہیں ...ڈاکٹر نے باہر ا کے پوچھا تھا

و ...وہ ادھر نہیں ہیں ..کیوں اپ مجھے بتائیں...عائزہ

تیزی سے اٹھ کے ان کے پاس ائیں تھیں....

پیشنٹ ان سے ملنا چاہ رہا ---. .. اپ اندر ائیں.. ڈاکٹر بتا کے عائزہ کو بھی اندر لے ا

تھی ... نشا ہوش میں تھی ادھا گھنٹا لگا تھا اسے ہوش میں لانے میں ...... ابھی بھی وہ

بمشکل انکھیں کھولے کسی کو اندر اتے دییکھ رہی تھی .....

وہ اس کے پاس ائیں تھیں ... کچھ کہہ رہی تھیں اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا....

دیکھیں .. ان کی حالت بہت خراب ہے اور ڈلیوری کا ٹائم بھی نہیں ہوا .... لیکن اسی

صورتحال میں ہمیں اج ہی ڈلیوری کرنی ہے ..... اگر ان کے ہینڈ ہوتے تو.....

کیا کام ہے ان سے اپ مجھے بتائیں .... ان کی جیسے جان نکل رہی تھی. وہ رو رہی تھیں..

اسے ایسے لیٹے دیکھ کے...

ایسی سیچوئشن میں ہم یا تو مدر کو بچا سکتے ہیں یا بے بی کو .... دونوں کو بچانا ناممکن ہے....

ڈاکٹر نے گہرا سانس لیتے جسے بتانے کا بوجھ سر سے اتارا تھا........

بیٹا ..... ع .. م .. ر .... نشا نے کانپتے ہاتھ سے عائزہ کے ہاتھ کو ہلکا سا . چھوا تھا.....

ا .. ان . کو بیٹا--- . اس سے بولا نہیں جا رہا تھا ... لیکن اس نے ڈاکٹر کو خود ہی بتا دیا

کے کسے بچانا ہے ... عائزہ نے حیرت سے اسے دیکھا تھا ..... اپنے مرنے کا فیصلہ.....

دماغ تو نہیں خراب ہو گیا .... عائزہ نے اس کے ہاتھ کو دبایا تھا...

لیکن اس دفعہ وہ کچھ نہیں بولی تھی ..ڈاکٹر کی نظروں کا اشارہ سمجھتے وہ من من کے بھاری ہوتے پاوں گھسیٹتے روم سے باہر آئ تھیں ...

عمر .نے اسے معاف نہیں کیا تھا کیا ....

یا کچھ اور مسئلہ ...

پاس بیٹھے سب لوگ ان سے پوچھ رہے تھے ...لیکن ان کی زبان تو جیسے گنگ ہو گئ تھی ....

دعا کرو میری بیٹی...

عمر کو کوریڈ سے مڑتے اپنی طرف اتے دیکھا تھا سب نے ...وہ بھاگتا ہوا آ رہا تھا ..!.

ایک لمحے کے لیے ان کے پاس آ کے رکا تھا ....پھر کسی سے کوئ بات کیے بغیر اندر ایا تھا.....

اسے دیکھ کے وہ مسکرائ تھی ...اسے جیسے یقین تھا وہ ضرور ائے گا ....وہ چلتا ہوا اس کے پاس ایا تھا ...ڈاکٹر اپنا کام کر رہی تھی....

شکر ہے اپ اگے ...ڈاکٹر کو بھی اسے دیکھ کے تسلی ہوئ تھی ...کہ پچھلے ایک ماہ سے ان کا رابطہ عمر سے بھی تھا جو اس کی رپوٹ اسے دیتی تھیں...

اس کے ہاتھ کو تھام کے اس نے ہونٹوں سے لگایا تھا....

مجھے اپ کے ....بغیر .جینا نہیں تھا ..وہ غنودگی میں جا رہی تھی....

ڈاکٹر نے اسے باہر بھیجنا چاہا تھا لیکن اسنے منع کر دیا ...پھر وہ سارا وقت ادھر ہی رہا تھا....

تین گھنٹے بعد بعد نرس بے بی لے کے روم سے باہر نکلی تھی ....جو عائزہ نے اپنی بیٹی ہار کے پایا تھا.....

اس کا سر گود میں رکھے وہ اندر ہوسپیٹل بیڈ پہ بیٹھا حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا ..سچ میں اسے عمر کے بغیر جینا ایا ہی نہیں تھا....

کہہ رہی ہے وفا---

سانسیں ہیں بے وجہ----

جو نہ تجھ پے لٹا ہم سکے-----

اس سے زیادہ حسین موت ہو گی نہیں-------

تیری باہوں میں مر ہم سکے------

ختم ہو گی نہیں مٹ کے

کہانی یہ کبھی جاناں------

مجھے ہنس کے وداع کر دو

رلا مجھ کو نہیں جانا----------

OOOOOO

... مسلسل روتے عائزہ عمر کو جھنجھوڑ رہی تھیں

وہ بھی ساکت سا انہیں روکنے کی کوشش بھی نہیں کر پا رہا تھا ....---

اس نے تو بس چھوٹی سی سزا سی تھی اور وہ اسے--------

.

..اسے اٹھاو نا ...اب اٹھاو اسے ...وہ چیخ رہی تھیں---

...اٹھو نا

نرس نے عائزہ کو تھام کے باہر لے جانا چاہا تو اسے جھٹک کے وہ دوبارا نشا کے پاس ائ تھیں......

،سو مَیں نے بات بدل دی گلے لگا کے اُسے

،دُرست شخص غلط بات پر اڑا ہوا تھا

،میرے خلاف تیرے کان کیوں نا بھرتے یہ لوگ

تیری جبیں پہ میرا نام جو لکھا ہوا تھا،

مسلسل روتے عائزہ عمر کو جھنجھوڑ رہی تھیں ...

وہ بھی ساکت سا انہیں روکنے کی کوشش بھی نہیں کر پا رہا تھا....

اس نے تو بس چھوٹی سی سزا سی تھی اور وہ اسے---- اٹھاو نا ...اب اٹھاو اسے .. ...

اٹھو نا ...نرس نے عائزہ کو تھام کے باہر لے جانا چاہا تو اس کے جھٹک کے وہ دوبارا نشا

کے پاس ائ تھیں ...اسے سانس آ رہی ہے ...واپس مڑ کے عمر کو دیکھا...------

وہ بے ہوش ہیں ماما .. ٹھیک ہو جائیں گی جلدی انشاللہ اپ دعا کریں ..انہین تھامتے وہ

باہر لایا تھا ...---

ردا ڈاکٹر کے ساتھ بے بی کو لے کے گئ تھی اسے دس دن تک انکبیوٹر میں رکھنا تھا کہ

ڈلیوری ٹائم سے پہلے ہونے کی وجہ سے وہ نارمل بچوں کی نسبت زیادہ کمزور تھا ....سانس

بھی مشکل سے اتی ...

نشا کو ڈاکٹر نے چوبس گھنٹے کا ٹائم دیا تھا .. لیکن اسے تیرا گھنٹوں میں ہی ہوش آگیا

تھا..---- عمر اس کے پاس ہی رہا تھا ....البتہ باقی سب گھر چلے گے تھے------ ..

عائزہ کی طبعیت بگڑ رہی تھی اسے بھی زبرستی عمر نے بھیجا تھا.....------

نشا نے جب انکھیں کھولیں تو عمر اس کے سامنے ہی بیٹھا تھا .... سرخ انکھیں لیے

.اسے ہی دیکھ رہا تھا...---

ڈاکٹر نے آ کے اسے چیک کیا اور گلوکوز کی ڈرپ کے اندر ایک اور انجیکشن ملا کے ڈرپ

لگائی تھی .....---

...نرس کے جانے کے بعد عمر نے اگے ہو کے اس کے ماتھے پہ اپنے لب رکھے تھے

تھیکیو سوچ ...... عمر نے مسکرا کے اسے دیکھا تھا---

.نشا نے ناراضگی سے انکھیں بند کر لیں ..اب تو اس کا حق بنتا تھا نا.------

عمر نے مسکراتے اس کی بند انکھوں پہ بھی باری باری لب رکھے کہ ...اب تو اس پہ

انوکھا ہی رنگ ایا ہوا تھا ....اس کے وجود سے ایک الگ ہی مہک اٹھ رہی تھی .... عمر

اس کا ہاتھ تھامے کتنی دیر اس کے رنگ بکھیرتے چہرے کو دیکھتا رہا تھا..---

تھوڑی دیر میں پھر سب نے ہوسپیٹل میں ہی دھاوا بول دیا تھا..---

اب تو وہ بھی ائے تھے جو پہلے نہیں آ سکے تھے .. سر فہرست دابو اپنی چھڑی سے

ہوسپٹل کے ساکت ماحول میں ٹک ٹک کرتے اپنے پیارے پوتے کے بیٹے کو دیکھنے

ائے تھے...---

سب اس سے ایک ایک کر کے ملے تھے البتہ دابو اسکے پاس کافی دیر بیٹھے رہے وہ تھوڑی سی بات بھی کر لیتی---- ابھی اپنے بیٹے کو بھی نہیں دیکھا تھا---- تقریبا ڈیڑھ گھنٹے بعد وہ دوبارہ سے بیہوش ہوئی تھی جو نارمل نہیں تھا علی ڈاکٹر کو بلا کے لایا تھا عائزہ نشاء کو ہلا رہی تھی ---کہ وہ اٹھے---- عمر بھی باہر گیا ہوا تھا ڈاکٹر نے آکر ان سب کو باہر بھیج دیا تھا کافی دیر بعد ڈاکٹر باہر نکلی اور عمر کا پوچھا

وہ باہر گئے ہیں کچھ دیر تک آجائیں گے عائزہ نے بتایا---

اوکے جب آجائیں تو میرے پاس بھیجیں انہیں -----

جی ----لیکن ہوا کیا ہے وہ ٹھیک تو ہے عائزہ نے بے چینی سے پوچھا تھا---

جی اللہ بہتر کر لے گا آپ دعا کریں کہہ کر وہ چلی گئی تھی----

سب ٹھیک ہے-- عمر ڈاکٹر کے پاس ایا تھا--- بے چینی سے پوچھا---

نشا کی حالت اتنی خراب تھی..---ایک وہ پہلے اتنی سٹریس میں تھیں ---.ڈاکٹر نے تمہید باندھی---

...اپ سیدھی بات بتایں---

وہ کومہ چلی گئ ہیں---

ایسے کیسے---اس کا دل ڈوب کے ابھرا تھا----

دیکھیں ہم نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہے لیکن----

لیکن کیا---کیا لیکن---ہاں---وہ مشتعل ہوا تھا---

پلیز کول ڈاون---ہائپر ہوتے عمر کو روکنا چاہا--ایٹی پرسنٹ چانسز ہیں ان کے ٹھیک ہونے کے --پلیز اپ -----

کیا--- اپ لوگ ہوسپیٹل کسی خوشی میں بنایا --جو اپ انھے ٹھیک ہی نہیں کر پاے اس کا بس نہیں چل رہا سب تہس نہس کر دے --- مشکل سے وہ خود پہ قابو کرتا وہاں سے نکل ایا تھا----

وہ کومہ میں چلی گئ ہے اس بات کا علم فلحال عمر کو اور ڈاکٹر کو ہی تھا ...باقی سب کو. ...بے ہوشگی کا بتایا گیا تھا

.....جب سب مل کے چلے گئے تو وہ چلتا اس تک ایا تھا جسے اکسیجن لگی تھی

وہ صرف کہتی نہیں تھی ....وہ کر دیتی تھی ....اب بھی وہ ادھی موت کا دکھ اسے دے رہی تھی ....اس نے صرف اس کے بیٹے کا خیال رکھا تھا ....اپنا بھول گئ تھی

....

.. اسے دیکھتے عمر کی انکھیں پانیوں سے بھرنے لگی

اس سے پہلے کہ چھلک جائیں وہ تیزی سے اٹھ کے باہر آگیا---

اب اسے اپنی نشا کو رب سے مانگنا تھا۔۔۔۔

OOOOOO

نام کیا رکھنا ہے بیٹا ... ہفتہ ہو گیا تھا نشا کو گھر لائے جب تک بے بی کو وہاں رکھا تھا نشا کو بھی ہوسپیٹل میں ہی رکھا تھا۔۔۔اتنے دن ہو گے تھے اے ۔۔۔نام کے متعلق اب خیا ایا۔۔۔۔وہ جو گم سم سا بیٹا کسی غیر مری نقطے پہ نظریں جمائے ہوے تھا ... سارا کے کہنے پہ ان کو دیکھا .....جو مرضی رکھ دیں ...جسے وہ کسی اور کا بیٹا ہو ...اس سے وہ نا چاہتے ہوے سختی برت جاتا کہ اس کے انے سے اس کی زندگی جسے ساکت و جامد ہو گئ تھی ...اس کی نشا خاموش ہو گئ تھی ....

کتنی دیر تک ایسے ہی بیٹھا رہا .... سارا جو اسے سنبھالتی ہلکان ہو جاتیں عائزہ نے بھی سب خوشیون سے منہ موڑ لیا تھا .. حویلی کے درو دیوار سے اب وحشت ٹپکتی تھی .. ردا کو احمد ساتھ لے گیا ...فاطمہ بھی سٹڈی میں اتنا بزی ہو گئ تھی کہ دو پل کی فرست نا ملے ... عمر نے ایک نظر سوئ نشا پہ ڈالی .....آیک نرس جو چوبس گھنٹے ادھر ہی ..ہوتی.. عمر خود نشا کا پہلے سے زیادہ خیال رکھتا .....اسارا کے ہاتھ سے بلکتے بیٹے کو تھاما .....اس کا بھی کوئ قصور نہیں تھا اسے کیوں سزا ملتی ...اسے لے کے وہ باہر اگیا تھا

نیچے ایا تو دابو لاونج میں بیٹھے تھے ...سائڈ پہ بسما اور عائزہ بھی بیٹھی کھانے کی تیاری کر رہی تھی!

نشا کیسی ....دابو نے عمر کی طرف دیکھا ..جو اس سے نشا کے بارے میں پوچھ رہے تھے...

..ویسی ہی ---بے حس اور ظالم ....وہ سوچ کے رہ گیا

...دابو بے بی کے نام کا پوچھ رہے تھے اب ....میں کیا بتاوں جو اپ کو مناسب لگے

....اس نے جان بوجھ کے زارون نہین بتایا تھا ...وہ اپنے لگلے بیٹے کا نام خود رکھیں گی

...دابو نے پھر اس کا نام حاشر رکھا تھا ..کسی نے کوئ اعتراض نہیں کیا تھا

حاشر جو پیدا ہوتے اپنی ماں کی ممتا سے محروم ہوا تھا ..بہت خاموش بچا تھا ..زیادہ تنگ نہیں کرتا تھا..---- ہاں جب عمر اس پاس ہوتا تو روتا تھا

عمر بھی اسے لیے گھومتا رہتا...--- لیکن دل میں ٹھیس سی بھی اٹھتی اسے دیکھ کے....

OOOOOO

مضبوط لوگ،------------- جنہیں ہم کہتے ہیں...وہ...رات کے پچھلے پہر گھر کے کسی ویران کونے میںرب کے سامنے ریت کے زروں کی مانند ٹکروں میں بکھر جاتے

ہیں...وہ...پھر اپنی بے بسی کی داستاناآنسوں سے رب کو سناتے ہیں...پھر اپنے آنسوں میں رب کی رضا کو گھول کر۔۔

تین ماہ ہو گئے تھے اسے

اسے دنیاں سے بے خبر--- عمر جو ابھی تہجد کی نماز پڑھ کے ایا تھا..وہ روز نشا کے سرھانے بیٹھ کے تلاوت کرتا تھا...وہ عمر جو پہلے نشا کے اتنا کہنے کے بعد نماز کے لیے اٹھتا تھا..اسے یاد تھا جب اس کے پیپرز ہو رہے تھا وہ اکثر سو جاتا..لیکن وہ اسے ...اٹھا کے زبرستی نماز پڑھاتی

اب وہ خامش لیٹی ہوتی لیکن وہ پانچ وقت کی نماز پڑھتا...قران پاک کی تلاوت کرتا...اس کے اندر ایک ٹھہراو آگیا تھا..جیسے زندگی ایک جگہ رک ای گئ ہو..لیکن اگے پیچھے سب کی ....زندگی دوڑ رہی تھی

تلاوت کر رہا تھا---اور وہ سن رہی تھی---وہ روز سنتی تھی---پڑھتے پڑھتے اس کی آواز گلوگیر ہو جاتی---

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَا ؕ لَہَا مَا کَسَبَتۡ وَ عَلَیۡہَا مَا اکۡتَسَبَتۡ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَا" اِنۡ نَّسِیۡنَاۤ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تَحۡمِلۡ عَلَیۡنَاۤ اِصۡرًا کَمَا حَمَلۡتَہٗ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا

رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۗ وَاغْفِرْ لَنَا ۗ وَارْحَمْنَا ۗ اَنْتَ مَوْلٰنَا ۚ

فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ "'(۲۸۶

اللہ تعالیٰ کسی نفس کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی وسعت کے مطابق ، اس کے لیے" ہے جو اس نے نیکی کمائی اور اسی پر ہے جو اس نے برائی کمائی ، اے ہمارے رب !اگر ہم بھول جائیں یا غلطی کر بیٹھیں تو ہمارا مؤاخذہ نہ کرنا ، اے ہمارے رب !اور ہم پر ویسا ! ہی بوجھ نہ ڈالنا جیسا تو نے ان لوگوں پر ڈالا تھا ، جو ہم سے پہلے تھے ، اے ہمارے رب اور تو ہم سے نہ اُٹھوا جس کی ہم میں طاقت ہی نہیں ، اور ہم سے درگزر فرما اور تو ہمیں "بخش دے اور ہم پر رحم فرما ، تُو ہی ہمارا مولیٰ ہے

نشا کی انکھ سے ایک قطرہ نکل کے بالوں میں جذب ہوا تھا۔۔۔۔

اس نے نے قرآن پاک بند کر کے دعا منگی۔۔۔پھر رآن رکھ کے نشا کے متھے پہ لب رکھے تھے۔۔چھ ہونے والے تھے

جب عائزہ حاشر کو اٹھا کے لائ تھیں۔۔۔وہ رو رہا تھا رات کو ان کے پاس ہی ہوتا۔۔ بیڈ پہ ڈال کے عمر کو دیکھا جس کی انکھوں میں سرخی رچ بس گئ تھی ....وہ چاہ کے بھی ... مسکرا نہیں پاتا تھا

اسے دیکھنا میں اور بھابھی پڑوس میں جا رہے ...ان کے گھر شائد کوئی مسئلہ ہوا تھا جو وہ صبح صبح جا رہی تھیں---

جی ..ان کے جانے کے بعد اس کے زہن میں پتا نہیں کیا ایا کے حاشر کو اٹھا کے اوندھے منہ نشا کے سینے پہ لٹایا تھا ...پہلے وہ تھوڑ مچلا تھا .. لیکن پھر اس کے سینے پہ سر رکھ کے سو گیا....نشا نے اپنے بیٹے کا لمس اندر تک اتارا تھا---

عمر نے اسے وہیں سوتے رہنے دیا کہ وہ بھی تو ماں کی خشبو محسوس کرے ...اس کا لمس .اس .کی محبت ..سب پہ اس کا حق تھا جس سے وہ محروم تھا...----

...اٹھ جائیں یار ..میرے لیے نا سہی اپنے بیٹے کے لیے ہی سہی

وہ سب سنتی تھی محسوا کرتی تھی ...لیکن وہ ہل نہین سکتی تھی اس کا جسم جسے کسی نے جکڑا ہوا تھا ...نا وہ ہاتھ ہلا پاتی نا وہ پلکیں چھپکتی ...نرس اسے تین ٹائم چک کرتی .....وہ روز بتاتی کہ وہ جلدی ریکور کر جائے گی

OOOOOO

جمعہ کا دن تھا اج سب شام کے وقت گھر ہی تھے---

حاشو میری جان ...فاطمہ حاشر کو لے کے اوپر ائ تھی ...جہان نرس نشا کا چک اپ کر رہی تھی .....عائزہ بھی ادھر ہی تھیں ...حاشر نے چار ماہ اپنی ماں کے بغیر کاٹ لیے تھے....

فاطمہ اسے نشا کے پاس لٹا کے زرا سا پیچھے ہوئ تھی جب اس نے کروٹ لے کے نشا کی کمر کے ساتھ اپنا چہرا رگڑا تھا....

اس کی پلکوں نے زرا سی جنبش کی تھی جو کسی نے نوٹ نہیں کی تھی ...حاشر جسے اس کے اندر گھسا ہی جا رہا تھا....

...اس کا دل کر رہا تھا وہ انکھیں کھل کے اسے دیکھے ...لیکن کھل ہی نہیں رہی تھی

...اسے سب کی باتوں کی اوز اتی تھی لیکن خود بول نہیں پا رہی

اب ماما نے حاشر کو اٹھا کے اپنے کندھے سے لگایا تھا ...ان کے کندھے پہ سر رکھ دیا تھا ..کہ نانو سے بھی تو ماں جیسی خوشبو ہی اتی ہے...

فاطمہ کو گئے ابھی کچھ دیر ہوئ تھی جب عمر اندر ایا تھا

...وہ ابھی ابھی مغرب کی نماز پڑھ کے ایا تھا

...نرس اسے دیکھ کے جلدی باہر نکل گئ ----- ..فاطمہ بھی اس کے پیچھے باہر اگئ تھی

کیسی ہیں ...کچھ بتایا اس نے .. عمر حاشر کو عائزہ کی گود سے لیتا نشا کے پاس آ کے بیٹھا تھا ....--

...وہ ہی روٹین کا ... جلدی ریکور کر لیں گی

ہووں .. حاشر کو اس نے دوباری نشا کے پاس لٹایا تھا..--- عائزہ بھی تھوڑی دیر بعد ... چلی گیئں تو وہ سیدھا ہو کے لیٹ گیا

ایسے کے ایک طرف نشا ایک طرف عمر اور درمیان میں حاشر ...ایک مکمل فیملی ..جو ابھی بھی ادھورے پن کا شکار تھی ... عمر نے رخ نشا اور حاشر کی طرف موڑتے دونوں کو دیکھا تھا .. حاشر نے پھر سے کروٹ لے کے نشا کی کمر میں منہ چھپایا ...پہلے تو مسکریا تھا ...پھر ایک دم سے چیخا تھا ...اس کے چیخنے پہ نشا ڈری تھی اور اس کے جسم نے جھٹکا کھایا تھا ... عمر کو تو سمجھ ہی نہیں ایا کہ ہوا کیا ہے ...اس نے اگے ہو کے حاشر ....کو اٹھا کے خود سے لگایا تھا ...اتنی شدت سے رو یا کہ اس کا رنگ سرخ ہو گیا تھا

..عائزہ ہانپتے واپس اوپر ائی تھیں

....کیا ہوا اسے عمر کے ہاتھ سے لیتی اسے خود مین بھینچا تھا ....پتا نہیں کیوں .رویا ....اس کی اواز میں بھی نمی سی گھلی تھی

عائزہ اسے جھلاتے کلمے کا ورد کر رہی تھیں ..نشا کا بس نہین چل رہا تھا کے وہ اسے ...لے کے اپنے سینے سے لگائے ...اسے خود مین بھینچ کے چپ کرائے

کہیں درد نا ہو ... عمر نے ماتھے کو مسلتے عائزہ سے کہا تھا .پتا نہیں ..مین دیکھتی ہون ...وہ اسے لے کے نیچے چلی گئ تھیں

....پلیز اٹھ جائیں نا میں اکیلا سب کیسے اس نے جھکتے اس کے ماتھے پہ ماتھا ٹکایا تھا ...وہ اندر سے اتنا کمزور ہو گیا تھا کے اب وہ چھوٹی سی تکلیف بھی برداشت نہین ہو پاتی

...کیتنی دیر اس کے ماتھے پہ ماتھا رکھے وہ اسے دیکھتا رہا

پھر پیچھے ہو کے اس کے پیٹ پر سر رکھ کر سیدھا ہوا تھا اس کا ہاتھ پکڑ کر سینے پر رکھتے اس نے آنکھیں بند کر لیں--

نشاء کی دھڑکنوں میں انتشار سا پیدا ہوا اسکے لمس سے---

عمر کے سینے پر دھیر اسکے ہاتھ نے ذرا سی حرکت کی تھی -----

اسے ہوش آ رہا تھا ---------

بلکہ وہ ہوش میں آ گئی تھی--- پورے چار ماہ نو دن بعد اس نے چھت پر لٹکا فانوس دیکھا تھا-----

....اور عمر نے اس کی کھلی انکھوں کو

زندگی بس امتحان ھے ایسا امتحان جہاں خوشیاں بھی ھیں اور غم بھی ھیں تمھیں لگتا ھے کچھ بھی ٹھیک نھیں ہورہا مگر تم نھیں جانتے جو ہورہا ھے وہی بھتر ھے۔ تم غلطی کرسکتے ہو مگر جو تمھیں یہاں لایا ھے وہ تمام غلطیوں سے پاک ھے اگر اس نے تم سے بھت کچھ لیا ھے تو بھت کچھ ایسا بھی دیا ھے جس کے تم قابل نھیں تھے--

اگر سب کچھ فوراً ملنے لگے اور ہو بہو ویسا ھی ملنے لگے جیسا تم چاہتے ہو تو تمھیں کیسے پتا چلے گا کہ جو چیز اللہ سے مانگ کر اور اللہ کو منا کر ملے اور اس چیز کا مزہ بن مانگے مل جانے جیسا نھیں ہوتا اور اگر نیند آنکھوں میں اترنے لگے تو تم کیسے رات کے اندھیروں میں وہ سرگوشیاں سن سکو گے جو اب اللہ اور تمھارے درمیان ھوتی ھیں؟ تمھاری دعائیں سن لی گئی ھیں مگر یہ وقت آزمائش ہے اب کے انتظار کتنا کرتے ہو!

مشکلیں حل ہو جایا کرتی ہیں

درد کم ہو جاتا ہے

ہماری سن لی جاتی ہے

سکون دے دیا جاتا ہے

رنجشیں مٹ جاتی ہیں

ایک خاص وقت پہ

...ہاں جب وہ اللہ چاہے۔

....

اس نے اپنے سینے پہ رکھے اس کے ہاتھ کو ہلکا سا دبایا تھا...پہلے چند سیکنڈ تک کوئ حرکت نہیں ہوئ لیکن وہ ایک دفہ پھر سے ہلا تھا...اب کی بار وہ اٹھ کے بیٹھا....اور اس کے چہرے کو دیکھا...جو حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی جیسے اسے بھی اس سب پہ یقین نا آ رہا ہو....

نشا.... عمر نے اس کے گال کو چھوا تھا....وہ زیادہ ہل نہیں رہی تھی کہ اتنا عرصہ وہ حرکت سے محروم رہی تھی اب تھوڑا تو وقت لگتا اسے نارمل ہونے میں...

عمر نے بے یقینی سے اسے اٹھا کے اپنے سینے میں بھینچا تھا...اتنا کہ اس کی پسلیاں اپس میں پیوست ہونے لگی تھی...

اپ ٹھیک ہو گئ....پیچھے کر کے اس کا چہرا چوما..بچوں کی سی خوشی اس کے چہرے پہ چھائ ہوئ تھی...ٹھیک..ہ..ہو گئی اپ...شکر اللہ کا...لاکھ لاکھ شکر...ابھی تک اسے سینے سے لگایا ہوا تھا....اور وہ تھوڑا سا زور لگا کے اس سے ازاد ہونا چاہ رہی تھی...

نشاااااا .. میں اپ کو بتا نہیں سکتا۔۔۔ کتنا ... کیتنتنتنتنا ... خوش ہوں ہوں ... جیسے زندگی

... میرے اندر پھر سے پھونک دی گئ ہے

.... وہ اسے چھوڑنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا .. وہ بھی مزاحمت کرتے تھک گئ تھی

باقی سب کو بتانے کا ہوش کیسے تھا ... وہ تو بس اسے دوبارہ خود سے دور کرنا ہی نہیں چاہ

.... رہا تھا ... حد سے زیادہ جنونی ہو رہا تھا

کتنی دیر بعد اسے خیال ایا تھا ... کہ جس نے اسے ٹھیک کیا اس کا شکر ادا کرنا تو بنتا

ہے ..... پہلے اس نے احمد کو میسج کر کے اس کے ہوش میں انے کا بتایا

تھا....۔ اس کے بعد نشا کو دوبارا لٹایا پھر اٹھ کے وضو کیا اور سب کے پہنچنے سے پہلے

.... جائے نماز لے کے سٹڈی روم میں چلا گیا

OOOOOOOOO

احمد کمرے سے باہر ایا تو سامنے عائزہ حاشر کو لے کے جھلا رہی تھیں۔۔۔۔۔۔ لیکن وہ

... چپ ہی نہیں ہو رہا تھا

ماما ... وہ چلتا ان کے پاس ایا...۔۔۔۔

... ہوں .... وہ رک کے اسے دیکھنے لگی تھیں

و .. وہ عمر بھائ کا میسج ایا .... وہ روکا ..۔۔۔۔۔

کیا... میسج---- ان کا دل پھر سے کسی انہونی کے خیال سے ڈوبا تھا ....

کہ نشا کو ہوش اگیا ہے ...اتنے آہستہ سے کہا کہ پہلی دفعہ تو اسے سمجھ ہی نہیں ایا

کیا کہ رہے ہو ...دوبارہ سے پوچھا تھا.....اب تو حاشر بھی چپ ہو گیا تھا ....

اس کی ماما جان کو ہوش آگیا ہے عمر بھائی کا مسج ایا مجھے ابھی..------ اب کی بار اس نے اونچا اور ڈیٹیل سے بتایا تھا ....

....سچ میں ...حاشر کو اسے پکڑا کے وہ اوپر کی جانب بھاگی تھیں

....ایسے تو لے جائیں

تم لے او.......

میں باقی سب کو بھی ایک ایک کر کے بتانا ہے نا......

...پر وہ اس کے کمرے میں پہنچ گئ تھیں

...پھر وہ جسے جسے سب کو بتاتا گیا وہ ویسے ویسے نشا کے کمرے کی طرف دوڑ لگاتے گئے حاشر کو کوئ بھی نہیں لے گے گیا ..دابو ویسے سو رہے تھے.-----

اسے تو کوئ لے اتا ......اب وہ خود اوپر ایا تھا .نشا کو عائزہ نے تکیوں کے سہارے بٹھایا ہوا تھا اور خود اسے کے پاس ایسے بیٹھی تھیں کے جسے وہ اٹھ کے بھاگ جائے گی...

دروازے پہ کھڑے احمد کو دیکھا تھا اس نے ....وہ المیر کو اٹھائے ہوے تھا ...پھر ردا کو دیکھا اس کی گود میں بھی ایک بچہ تھا.----

نہیں یہ المیر ہے ..ردا کو دیکھ کے سوچا ...اور وہ ..م..میرا بیٹا ...اس کے ہونٹ ہلے تھے ...احمد وہاں کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا

سکون کی نید سو سو ..سو---سو ...سو ...سو ..سو .س .و ...کے اب اٹھی ہیں تمہاری ماما ....حاشر کی گال کو دباتے اسے بتایا

نشا کا دل کیا تھا کے وہ اس سے لے اپنے بیٹے کو دیکھے ..لیکن سب کے سامنے سے مانگنے میں جھجھک ہو رہی تھی ...بس وہ اسے دیکھ رہی تھی .احمد اسکی انکھوں کو سمجھتے اس کے پاس ایا تھا ..اور اسکی گود میں حاشر کو رکھا ..سب اسے ہی دیکھ رہے تھے ....حاشر کو دیکھ کے اس نے ماما کو دیکھا تھا

ان کے تو خوشی سے انسو ہی نہیں رک رہے تھے بسما اور سارا اج بھی عائزہ پہ ہنسی تھیں کہ وہ بھی بچوں والی حرکتیں کرتی ہیں ....یہ ہمارا حاشو ... میلی جان ..میرا گڈا ...

اب فاطمہ نے حاشر کا تعارف اس کی ماں سے ---- کروایا تھا ...وہ اسے ہاتھ لگانے سے ڈر رہی تھی جب عمر سٹڈی سے باہر ایا تھا.---- اسے امید تھی سارا ٹبر ادھر ہی ہو گا ..اسد اسے دیکھ کے اٹھا تھا کے اسے بھی بیٹھنے کی جگہ ملے لیکن وہ وہاں بیٹھنے کی بجائے نشا اور اپنے بیٹے کے پاس ایا تھا اور جھک باری باری دونوں کے ماتھے کو اپنی ...ہونٹوں سے چھوا ....اب تو اسے کسی کی بھی پروا نہیں تھی

نشا نے نظریں جھکا لی تھیں .-------

.. ہم کنواروں کو خیال کیا جائے .. علی کی زبان پھسلی تھی ... عمر نے مڑ کے اسے گھورا جبکہ باقی سب تو جیسے کسی چٹکلے کا ہی انتظار کر رہے تھے کہ وہ بولے اور وہ اپنی خوشی کا ...اظہار کرتے کھل کے ہنس سکیں

ویسے عمر بھائ اب تو ٹریٹ بنتی ہے نا ...نا اپنے بیٹے کی خوشی میں کوئ پارٹی دی نہیں تھی اب کاکے کی اماں کے لیے تو بنتا ہے نا..---

...کیوں گائز عثمان نے بول کے سب کو ایک نظر دیکھا تھا

پہلے انہیں سہی کر کے ٹھیک تو ہو لینے دیں ...نشا کو دیکھا جو اب جھک کے حاشر کو مسکاتے دیکھ رہی تھی اور وہ بھی اپنی چھوٹی سی ماما کو اپنی بڑی بڑی سیاہ انکھیں کھولے .دیکھ رہا تھا..-----

ماما .یہ کس پہ گیا ہے .. تھوڑا سا اگے ہو کے عائزہ سے پوچھا.....وہ اتنی آہستہ بولی تھی کہ ان کو بھی مشکل سے سنائی دیا تھا-----

تم دونون پہ .....اس کی انکھیں بڑی تھیں نشا کی طرح لیکن رنگ سیاہ عمر کی انکھوں کی طرح تھا....

پہلی دفہ دیکھنے پہ جھلک نشا کی طرح آتی اور غور سے دیکھنے پہ وہ عمر کی کاپی لگتا تھا......--سارا تو کہتیں یہ میرا چھوٹا عمر ہے------

بتائین نا عمر بھائ کب دیں گے ..وہ ٹھیک ہو گئ ہیں ..دیکھیں حاشر سے زیادہ تو وہ خوش ہو رہی ہے....

...کچھ دن ٹھہر جاو پھر

..اوکے ڈن لیکن اپ نے پکا رہنا ..یہ سب گواہ ہیں اب کی بار عشا نے کہا تھا

اوکے ..اس نے گردن ہلانے پہ ہی اکتفا کیا تھا.......

اپ سب کب جائیں گے ..سب کو گھنٹے دو گھنٹے ہو گئے تھے ..چپک کے ہی بیٹھ گئے تھے سارے....باتوں میں بتا ہی نہی لگا تھا سب کو----

اووہ اب تو ہمیں سیدھا صاف ستھرا کر کے سنایا جائے گا ..اسد بیچارگی سے کہتا اٹھ کھڑا ہوا ----پھر ساری پلٹون اس کی تقلید کرتی اس کے پیچھے پیچھے باہر چلی گئ ..سوائے عائزہ کے...

...اسے سیدھا کر کے پکڑو ..وہ اسے سمجھا رہی تھیں ... عمر اٹھ کے سٹڈی میں چلا گیا تھا

...ماما .. میں کسے ...وہ شرما رہی تھی

....نشا کیا کرتی ہو بیٹا ...اسے گھورتے خود پکڑ کے سہی کیا تھا

پھسل جائے گا ...اپنے چھوٹے سے بیٹے کو سہی کر کے دونوں ہاتھوں سے پکڑا جو مچل رہا تھا----

کافی دیر اسے وہ سب کچھ بتاتی رہی تھی ..اور وہ اچھے بچوں کی طرح حاشر کو دیکھتے ان کی باتیں سمجھتی رہی تھی...

میں وضو کرنا ہے ...حاشر جو اس کی گود میں سو چکا تھا اٹھا کے ماما کو دیا ..انھون نے اسے بیڈ پہ لٹا کے تکیے آس پاس رکھے تھے..

اور نشا کو اٹھنے میں مدد کی تھی ...اس کی ٹانگیں جیسے سن ہوئ تھیں..اب اس میں خون نے تیزی سے گردش کی تھی ..عائزہ اسے پکڑ کہ باتھ روم تک لے کے گئ تھین ..اسے وضو کروایا...

.....واپس أکے بیڈ پہ بیٹھی تھی

عائزہ اسے بیٹھا کے عمر کے پاس ائ تھیں سٹڈی میں ..---

نماز پڑھ لو میں وضو کرو دیا ہے ..----

وہ جو موبائل میں بزی تھا اٹھ کے باہر ایا ..نشا نماز کے لیے چادر لے رہی تھی جو عائزہ نکال کے دے گئ تھیں ...وہ اس سے لپیٹ نہیں جا رہی تھی------

عمر وضو کر ایا لیکن اسنے ابھی تک لیا نہیں گیا تھا ..پھر عمر نے خود اسے سہی کر کے کرویا---- ..جائے نماز بچھا کے دونوں نے اکھٹے عشا کی نماز ادا کی تھی ..نشا نے بس چار فرض دو سنت اور تین وتر ادا کیے تھے -----جبکہ عمر نے وتر چھوڑ کے باقی ساری پڑھی ..وہ بیٹھ کے اس کا انتظار کرتی رہی ---- دونون نے مل کے دعا مانگی ایسے کہ عمر ...بولتا رہا تھا اور وہ امین کہتی رہی

..جائے نماز تہ کر کے رکھے نشا بیڈ پہ دوبارہ جا کے لیٹ گئ تھی

اگلے کچھ دنوں تک وہ پھر سے سہی نارمل لوگوں کی طرح چل پھر لیتی ..کسی کے سہارے ..کے بغیر

..عائزہ اسے حاشر کے لیے گائڈ کرتی رہتی تھیں

OOOOOO

سر مبارک ہو بھابھی کے لیے -----

عمر اج کتنے دن بعد افس ایا تھا ...اور رمیز اس کے پیچھے پیچھے بغیر اجازت کے اندر داخل ہوا ...مزے کی بات عمر نے اسے کچھ کہا بھی نہیں

...شکریہ ...وہ اکے اپنی جگہ پہ بیٹھا تھا

..سر حاشر کیسا ہے اور باقی سب ...اس نے باقی لوگون کے بارے مین بھی پوچھا

...باقی سب بھی ٹھیک ہین .. تم مجھے پچھلے تین دنون کی ڈیٹیل بتاؤ ..اور میٹینگز وغیرہ کا

...پھر رمیز اسے کافی دیر تک بتاتا رہا تھا

..سارا دن افس مین اج وہ کافی بزی رہا ...شام کو بھی اتے دیر ہو گئ تھی

..نشا جو سب کے ساتھ نیچے بیٹھی تھی ..حاشر کے رونے پہ اسے اٹھا کے خود سے لگایا

المیر اور زوا بھی پاس کھیل رہے تھے ..المیر چھوٹے چھوٹے قدم لیتا تھا کسی نا کسی چیز کو پکڑ کہ البتہ زوا ابھی بیٹھ بھی مشکل سے ہی سکتی تھی...

کیا ہوا ہے ...بسما نے حاشر کو دیکھ کے پوچھا تھا جو سرخ گالون کی اپنی ہی مٹھیون مین

..دبا رہا تھا

..پتا نہیں ..بس سارا دن روتا رہتا ہے ...نشا نے اسے گھورا

جاو اسے بھوک لگی ہوگی ...جب وہ کومے مین تھی تو جو اس کے لیے ڈاکٹر نے سجیسٹ
...کیا تھا وہ ہی عائزہ اسے دیتی تھین.----- اب جب سے نشا واپس ٹھیک ہوئ تھی
..وہ چھپا ہی دیا تھا

...جی ..وہ غصے سے سب کے بیچ سے اٹھ ائ تھی

...ا کے پہلے وضو کیا اور پھر اسے لے کے سٹڈی مین ریک کے پیچھے آ کے بیٹھ گئ

عمر گھر نہیں تھا وہ ابھی حاشر کو گود میں لیے فیڈ کرا رہی تھی..-------- ساتھ درود پاک کا ورد بھی کر رہی تھی ..یہ بھی اسے عائزہ نے ہی کہا تھا...حاشر اب ماں کو دیکھ کے شیر ہو گیا تھا ..جو پہلے کمی تھی وہ اب پوری ہو گئ تھی ...چپ رہنے والا بچا اتنا تنگ کرتا کے نشا رونے لگ جاتی .عائزہ اور سارہ اس کی زیادہ تر ہلپ کرتی رہتی تھیں ..نشا کو سب سے مشکل کام رات کو جاگنا لگتا تھا جب حاشر اٹھ جاتا .. عمر بھی کوشش کرتا تھا کے اس کی مدد کرے لیکن اکثر اس کی انکھ نہیں کھل پاتی تھی-----

عمر جو ابھی افس سے ایا تھا ..سارے لاونج میں ہی بیٹھے تھے لیکن نشا اور حاشر نہیں تھے ....وہ وہاں رکنے کی بجاے کمرے میں اگیا

کمرے مین بھی وہ نہین تھی ...کوٹ اور موبائل رکھتے وہ سٹڈی روم مین ایا کہ ایک واحد جگہ بچی تھی...

اہ ہ ہ ہ وہ اپنی مخصوص چھپنے والی جگہ پہ بیٹھی حاشر کو گود مین لیے ہوے تھی ...ایکچولی ہوا یوں تھا کے ..حاشر کو لگی تھی بھوک اور نیچے تو استغفراللہ ...اور اپر کمرے مین عمر کے انے کا خطرہ کہ اس کے انے کا ٹائم ہو رہا تھا ....سو وہ اسے لیے وہاں چھپ کہ بیٹھی تھی

... بیٹھی تھی .. عمر حیران اس کے پاس ایا

یہاں کیا کر رہی ہین ..حاشر کو بھی دیکھا جو اس کے ساتھ لگا ڑوں ڑوں کر رہا تھا ...اس نے اوپر نہیں دیکھا کہ بری پھنسی تھی

..نے اوپر نہیں دیکھا کہ بری پھنسی تھی

...اٹھیں یہاں سے .. عمر اسے سمجھ گیا تھا

اپ جائیں ...اسے سر جھکاے ہی بولا .. عمر چلا گیا تو وہ اٹھ کے سٹڈی کا دروازہ بند

....کرتے جلدی سے دوبارہ وہین حاشر کو لیے نیچے قالین پہ بیٹھ گئ

.. عمر نے ہونکون کی طرح دروازہ بند ہوتے دیکھا تھا

OOOOOO

....المیر چھوٹے چھوٹے سٹیپ لیتا حاشر کے پاس ایا تھا

...اور ننھے ننھے ہاتھوں سے اس کے گال کو چھوا

...پھر کھلکھلا کے ہنستے عشا کو دیکھا ....جس کی گود میں زوا تھی

.. عشا اس کی حرکت پہ مسکرائ

میرو .....پیچھے ہو ....نشا جو لوشن سے اس کی مالش کرنے لگی تھی ...میرو کو اس پہ قبضہ جماتے دیکھ کہ گھورا تھا ...کہ وہ اتنا سمجھدار ہو گیا تھا ..کہ اسے لگتا زوا اور حاشر اس کے ہی ہیں صرف...

باقی دنیاں کے بچون کو کھلونے دو تو وہ چپ کر جاتے ہین...المیر کے سامنے حاشر یا زوا کو رکھ دو تو سارا دکھ بھول کے ان کے ساتھ لگ جاتا .....اس کے لیے تو دو جیتے جاگتے کھلونے تھے..

نا ... نہیں کرو نا میرووو ..وہ المیر کو پکڑ کے پیچھے کرتی رونے لگی تھی ...کہ اب وہ حاشو کو بازو سے پکڑ کے اپنی طرف کرنے کی کوشش کر رہا تھا---

.المیر اس کی رونے والی شکل دیکھ کے کھلکھلا کے ہنسا تھا.-----

اب تو میرا بیٹا بھی تم پہ ہنستا ہے نشا ...احمد جو ابھی لاونج میں داخل ہوا تھا اسے اور تنگ کیا...

ویسے وہ اتنا نہیں چڑتی تھی اج سنڈے تھا تو ... عمر بھی گھر ہی تھا ..وہ نیچے اتی .. عمر دوبارو بلا لیتا ....وہ کوئ کام کرر رہا تھا .ورنہ سنڈے کو تو سارا دن حاشر عمر کے حوالے ہوتا تھا...

عائزہ اور سارا ..زیادہ تر حاشر کو سنبھالتی تھین ..بقول نشا کے ..کہ میرے ہاتھوں سے

.گر جاتا ہے پدو سا ...اسے تو لگتا ہی نہیں تھا کہ اس کا اپنا بیٹا ہے..-----

مالش کرتے المیر کو دیکھا...----- جو احمد کے جانے کے بعد دوبارا سے لوشن کو چھیڑ رہا

...تھا .... عشا نے اگے ہوو کے چھوٹا سا ڈروپ لوشن کا اس کے ننھے سے ہاتھ پہ گرایا

نشا کے دیکھا دیکھی اس نے بھی پہلے اسے اپنی دونوں ہاتھوں مین مس کیا اور پھر وہ ہی

ہاتھ...---- جا کے حاشر کے سینے پہ رکھ کے زور سے دبایا ...جس سے حاشر صاحب

رونے کی بجائے ہنسے تھے ...ان چھوٹے چھوٹے بچوں کی ابھی سے اتنی اچھی کمیسٹری بن

رہی تھی ....نشا نے اس کے ہاتھ پکڑ کے سائڈ پہ کرنا چاہے ...تو میرو نے اسے غصے

سے گھورا ....جسے منع کرنا برا لگا ہو..----

ردا بھابھی ...اس نے تنگ آ کے ردا کو اواز دی جو کچن میں تھی ...ماما بڑی ماما اور سارا

شاپنگ کرنے گئے ہوے تھے رمضان کے لیے ..کہ رمضان کا مہینہ بھی شروع ہونے

...والا تھا

...ہوں ------کیا ہے اندر سے ردا کی اواز ائ

...اپنے مسخرے بیٹے کو سنبھالیں ..تنگ کرتا ہے

...آہتسہ بولو ..یہ ابھی سوئ ہے .... عشا نے نشا کو گھورا اور زوا کی طرف اشارہ کیا

ردا ہاتھ صاف کررتی ان کے پاس ائ اور المیر کو گود میں اٹھایا...

پھپھو کو تنگ کرتے گندا بچہ میرا بیٹا.....اس کے ہاتھ صاف کرتے اس کہ گال پہ پیار کیا...

پتا نہیں کیا بنے کا تمہارا یار..ایسے نہیں کرتے نیچے سے اوپر کی طرف کرو...اور ہاتھ زر سخت رکھو...

پہلے روز بسما سارا یا عائزہ کر دیتی اج تینو جیسے پلین کر کے نکلی تھین ------- اور وہ اپنا نکا سا بچا نہیں سنبھال پا رہی تھی ..حالنکہ وہ بلکل بھی تنگ نہیں کررا تھا...جسے المیر شرارتیں کرتا...زوا تو شرارتی نہیں تھی اتنی ..بس میرو کے ساتھ مل جاتی تو اودھم مچای رکھتے.....سارے کہتے تھے المیر ردا پہ گیا ہے کہ ان کے خاندان میں اتنے شرارتی بچے نہیں تھے.....

اور ردا سے کہنے پہ فخر سے اپنے کالر سٹ کرتی...

یار بس ایک فاطمہ ہی رہ گئ جس کی شادی نہیں ہوی باقی ساری تو ویائے ورگوں میں شامل ہوگئ ہیں... عثمان اور علی جو باہر سے اوارہ گردی کر کے آ رہے تھے...دھپ سے اکے ان کے پاس بیٹھے اور عثمان نے اپنا دکھڑا رویا...اتے سار ہی-----

وہ نکاحے ورگوں میں تو شامل ہے میں تو منگنی ورگوں میں بھی نہیں ہو.....علی کا دکھ اس سے کہیں زیادہ بڑا تھا.....

رو نا ...رو نا .. تم لوگوں کا بھی بیاہ ہو جئے گا ... عشا نے زوا کو بے بی کاٹ پہ لٹا کے ان

...دونوں کو سروں پہ ہاتھ رکھ کے دعا دی

ہو ہی نا جاے ..مجھے تو لگتا اس گھر کے لوگ کوئ دشمنی نکال رہے ....ہمارے

....ساتھ

بہت اچھا کر رہے ہیں ..نشا اپنا موبائل دیکھتے ان کو چڑایا ...حاشو کی ملش کر چکی

تھی---

تم جاو اوپر تمہارے مجنوں ..رانجھے ٹائپ میاں یاد فرما رہے ہیں .....-----

کس نے کہا ہے ...نشا نے موبائل سائڈ پہ رکھا-----

..وہ اوپر دیکھ رہا تھا ...نشا نے اوپر دیکھا جہاں عمر اس کے دیکھنے کا ہی انتظار کر رہا تھا

---انکھوں سے اشارہ کر کے اپر بلایا ..-------

اسے بھی لے جاو سونے کا ٹائم ہو رہا اسکے ...ردا نے حاشر کی طرف اشارہ کیا جو اونگھ رہا

تھا...-----

اسے احتیات سے اٹھا کے وہ اوپر ائ تھی ..بیڈ پہ لٹا کے اس کا چھوٹا سا کمبل

....اوڑھایا ...اور سٹڈی روم میں ائ جہاں عمر کام کر رہا تھا

...جی ...کیوں بلایا

...بلو کلر کی فائل پڑی تھی کل یہاں اب نہیں ہے ... مصروف سے انداز میں پوچھا

...مجھے کیا پتا ..نشا نے ادھر ادھر نظریں دوڑاتے دیکھا

کمرے میں اپ کے علاوہ کون اتا ہے ... سر اٹھا کے اسے گھورا------

...اپ بھی ہوتے ہیں ..اس نے مسکراہٹ چھپا کے اسے دیکھا

میں رکھی ہوتی تو اپ سے پوچھتا ....اس کی شرارت بھری مسکراہٹ کو نظر انداز کرتے وہ

...سیرس تھا

...کیا ہے..----- ایک دن گھر ہوتے ہیں اس میں بھی سڑے ہوے رہتے -----

....شکواہ کرتے وہ اس کے سامنے سے اٹھی تھی

ہاں یہ ساری شراتیں اپ کو دن میں ہی یاد رہتی ہیں ...رات کو چڑیل آ جاتی اپ کے

....اندر

...ہان نا ..اپ کو اور کوئ کام ہو تو نا

...جب کوی اور کام کرتا ہون تو بھی ہ اور نا کرو تو الگ مسئلہ

...کہاں رکھی تھی ..وہ ساتھ ساتھ ڈھونڈ بھی رہی تھی

...باہر کمرے مین سائڈ ٹیبل پہ رکھی تھی ...لپ ٹاپ بند کرتے اس نے موبائل ان کیا

...کب رکھی

...کل صبح رکھ کے گیا تھا یار

کل صبح ....کل صبح ...اووہ شٹ ردا ائ تھی اپنی شرارتی اولاد کے ساتھ ...وہ باہر ....بھاگی ..نیچے آ کے ردا سے پوچھا

او میرے ننھے کاکے ..اس کے اٹھانے سے پہلے وہ میں نے اٹھا کے سائڈ ڈرار میں رکھ دی تھی ...اپنے بیٹے کو نشا کے شر سے بچاتے جلدی سے بتایا

اس کے نشا کو ننھے کاکے کہنے پہ علی اور عثمان نے دانت نکالے تھے

OOOOOO

مورے یہ میری ساس ہیں ...یہ بھی ساس ہیں اور یہ چاچی ساس ہیں ...ردا نے ان کا تعارف کروایا ...وہ سب اسلام اباد سے حیدرآباد نشا کا پوچھنے ائے تھے ..ایسی بہانے وہ اپنی بیٹی کا سسرال بھی دیکھ لیتیں...دابو نے خاص طور پہ ان کو انوائیٹ کیا تھا کے دوست احباب ردا کی فیملی کے بارے میں جان لیتے------

پھر اسی طرح چاچی .. حرا اور رمشا کا بھی تعارف کروایا ،------ دلاور بھی ان کے ساتھ ہی تھا ....والد کی وفات کے بعد ساری زماداری دو جوان بہنیں ...ماں اور چاچی کو اسی

نے سنبھالنا تھا .وہ بدل گیا تھا ردا سے بھی معافی مانگ لی تھی.----- .باپ کے مرتے ہی اس کا بھی غرور و طنطنہ جیسے مٹی ہوا تھا....---

احمد کے ساتھ ہی وہ سب ائے تھے..----

جاو کچھ کھانے .....سارا نے ردا کو گھورا جو ان کے انے کی خوشی مین باقی سب بھول گئ تھی ... جلدی سے اٹھی

...ہماری بیٹی کو یتیم نا سمجھنا اس کا بھائ زندہ ہے

ساراہ کا گھورنا مورے دیکھ چکی تھی ..سو یہ بتانا ضروری سمجھا ..کہ وہ اپنی بیٹی پہ کسی قسم کا ظلم برداشت نہیں کریں گی...---- .

ردا نے جاتے جاتے بھی ان کی بات سن لی تھی ...احمد المیر کو اٹھائے ہوے تھا جو حرا اور رمشا کے پاس جانے کے لیے مچل رہا تھا ...وہ سب ڈرائنگ روم میں ہی بیٹھے تھے....

ریفریش منٹ کے بعد ردا حرا اور رمشا کو وہاں سے لے آئ تھی کہ او تم لوگوں کو حویلی دیکھاؤں .....وہ بھی جیسے تیار بیٹھی تھیں ..ویسے بھی اماوں کی باتیں کون سنے .....وہ لوگ پہلے فاطمہ کے روم میں گئ تھیں جہاں پہلے ہی سے چار بندیاں موجود تھیں شانزے روحی ماہی اور فاطمہ ....ایکچولی نشا کے ٹھیک ہونے پہ دابو نے گرینڈ پارٹی رکھی

تھی جس میں سب دور کے اور قریب کے رشتہ دار اور دوست احباب شامل تھے ..روحی ....ماہی شانزے اور ژوہیب بھی اج صبح ہی ائے تھے

ردا نے ان سب کا بھی تعارف کروایا ... عشا اپنے روم میں ہی تھی ..اور نشا بھی اپنے .....کمرے میں ہی ...وہ سب لڑکیاں حویلی دیکھتے دیکھتے عشا کو بھی ساتھ ملا چکی تھیں

اب یہ قافلہ اوپر کہ طرف جا رہا تھا ..جہاں پہلا کمرا عمر اور نشا کا پھر لگلے دوو چھوڑ کے چوتھا کمرہ عثمان پانچواں علی یہاں ان کو شادی کے بعد شفٹ ہونا تھا ...اس سے اگے دابو کی لائبریری جو زیادہ تر بند ہی رہتی اس سے اگے بڑے روم مین جم کا سامان رکھا ....تھا

.....جو زیادہ تر عمر کے استعمال میں ہی تھا

ردا نے دستک دی ..نشا جو حاشر کو فیڈ کرا رہی تھی ... عمر سٹڈی روم میں تھا ...وہ اس کے سامنے حاشر کو فیڈ نہیں کراتی تھی او عمر بھی تنگ کیے بنا اگے پیچھے ہو جاتا ..ابھی بھی وہ اکیلے کمرے میں اسے لیے بیٹھی تھی .دستک کی اواز پہ جلدی سے اسے گود سے اٹھا کے بیڈ پہ رکھا ..اور شرٹ سیدھی کرتی اٹھ کھڑی ہوئ ...ردا تین دفہ بجانے کے بعد پورا ٹولہ لے کے اندر آ چکی تھی ..گھبرائ سی نشا کو دیکھا جو حاشر کو روتے دیکھ کے ہاتھ .... مسل رہی تھی---- ایک پل کلیے سمجھ نا ایا کے اب اگے کیا کرے

حاشر جو ایک دم سے الگ ہونے کی وجہ سے رونا شروع ہو گیا تھا ..اس کی اواز سن کے عمر باہر ایا ...اور اتنی ساری لڑکیاں ...دیکھ کے اس نے پہلے نشا کو پھر حاشر کو اور پھر ..ردا کو دیکھا

...ہم ..بعد میں اتے ہیں ...ردا جلدی سے عمر کو دیکھ کے بولی تھی

نوازش ہو گی .... عمر نے بھی اکھڑے لہجے سے جیسے اسے باور کروایا کے وہ واقع ہی غلطی پہ ہے .----

..وہ انہیں لے کے فورا سے پہلے غائب ہوئ تھی

نشا اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہیں ہلی تھی بس اب عمر کے جانے کا انتظار تھا کے وہ ...جائے تو

پھر عمر بھی دروازہ لاک کرتا اندر سٹڈی میں چلا گیا تھا ...اس کے جانے کے بعد نشا نے جلدی سے حاشو کو اٹھایا کے ساتھ لگایا ...اسے ماما نے کہا تھا جب بھی اسے فیڈ کرؤ تو باوضو ہو کے اب بھی بھی وہ دپٹہ نماز سٹائل لپیٹے ساتھ ساتھ درود پاک کا ورد بھی کر رہی تھی

...یہ عمر بھائ تھے ...نیچے آ کے حرا نے ردا سے پوچھا تھا

ہاں ...ہین نا ہیرو ...ردا نے اتراتے ایسے کہا تھا جیسے اوہ سچ میں اصلی والا ردا کا بھائ ہو...

...شکل سے ہی کھڑوس اور سڑیل لگ رہے تھے ....رمشا نے اپنا مشاہدہ بیان کیا

خبردار کسی نے میرے بھائ کے بارے میں کچھ کہا ...فاطمہ نے ردا سمیت ان دونوں کو بھی گھورا جن سے ایک گھنٹے میں ہی ان سب کی اچھی خاصی دوستی ہوگئ تھی ..

رمضان سے پہلے گرینڈ پارٹی کے لیے ابھی سے سب تیاریاں کر رہے تھے ان سب نے بھی شاپنگ کرنے جانا تھا پر لے کے کون جائے ..ردا نے سن اب کو افر کی تھی کہ میں ہوں نا ساتھ لیکن احمد نے اسے دور سے ہی گھور کے دیکھا تھا جو فون پہ کسی سے بات کر رہا تھا.....

OOOOOO

تم لوگ میرے بغیر جگ رتا مناو گے ..نشا نے سب کو دکھ سے دیکھا تھا..--------

وہ سب ینگ پارٹی حال میں بیٹھے تھے.-------- .دو دن بعد فنگشن تھا ..سب اکٹھے ہوے تھے تو سب کا ارادہ کچھ ہلا گلا کرنے کا تھا ...بڑوں سے اجازت لے لی تھی ..بس نشا نے عمر کو بتانا تھا ..اسے بتائے بغیر یا پوچھے بغیر تو وہ ان کے ساتھ شامل نہین ہو سکتی تھی...---------------

ہان ویسے ہم تو چاہتے ہیں کہ تم ہمارے ساتھ ہو ..لیکن اب اگر عمر بھائ اجازت نا دین تمہین تو ....

تو پھر تم لوگ بھی بھول جاو ....کوئ نہین جاگے کا سب سوئیں گے ...وہ دھمکی دیتے ...فاطمہ کی گود سے حاشر کو احتایط سے لیا تھا

...کیا مطلب ...اسد اور عثمان تو کھلی دھمکی پہ اچھل ہی پڑے تھے

ابھی اج کا دن ہے تم اپنے میاں کو منا لو کل شام تک..------اسد نے اسے وارنیگ دی----

....اگر نا مانے تو ....نشا نے سب کو دیکھا

تو تم چوری چھپ کے ا جانا .....بے بسی سے علی نے اسے مشوراہ دیا ..اپنا پلین تو وہ لوگ چینج نہں کریین گے اس کی وجہ سے ...---------

...ا ہاااااا اوہین چور آ جاوں ..مار کھانے کا کوئ ارادہ نہین ہے میرا

...اچھا کچھ اور کرتے ہین نا تم کسی طرح منا لو ان کو پلیز اب کی بار ردا نے کہا تھا کیسے مناون گی.-------- .اتنے سڑیل ہین یار اب تو گھر آ کے ایک منٹ بَی اگے پیچھے نہیں جانے دیتے...----

جب سے وہ ٹھیک ہوئ تھی عمر اپنی موجودگی مین کسی اور کے ساتھ برداشت ہی نہین کرتا تھا پھر چاہے وہ عائزہ کے پاس ہی کیون نا ہوتی...

حاشر سے بھی چڑ جاتا جب وہ اسے زیادہ توجہ دیتی...

مین خود اپنے بیٹے سے پیار کر لون گا اپ بس مجھ سے کیا کریں ...وہ اسے خود سے لگاتے کہتا تھا..

مین اس سے نہین کیا کرون وہ حیرت سے اس سے پوچھتی...

نہیں ..نا کریں بس تھوڑا سا کر لین .. لیکن..

عمر ..وہ چڑ جاتی تھی .. لیکن عمر اسے زیادہ دیر تک اس کے ساتھ بھی برداشت نہیں کرتا تھا

میرے پاس ایک پلین ہے عمر بھائ کو منانے کا یہ ردا کی اواز تھی..

کیا مطلب ...نشا نے سب کو مشکوک نظروں سے دیکھا..

مطلب کمرے میں چل کے بتائیں گے ...نشا کی گود سے حاشو کو اٹھا کے حرا کی گود میں رکھا اور خود عشا کے ساتھ نشا کو اندر لائ...

اب یہ پلین ہے ....اس نے کان کے قریب آ کے اسے بتایا ..وہ جوں جوں سنتی جا رہی تھی انکھیں حیرت سے پھیلتی جا رہی تھیں..

...نا بھابھی مین نہی کرنا ایسا کچھ بھی...صاف انکار کیا

...تو ٹھیک ہے پھر رہنا اپنے سڑیل کے ساتھ.------.ردا نے اسے ڈرایا تھا

اچھا بھابھی ...وہ کیا ہے نا ...کرین مجھ سے نہیں ہو گا ....پلیز کوئ اور بتا دیں ....وہ ...رونے والی ہوئ تھی

...اور کوئ بھی نہیں ہے .. عمر بھائ تمہیں چھوڑتے تو ہیں نہیں اکیلا پھر

اوکے ..میں کر لوں گی ...اندر سے ڈر بھی لگ رہا تھا ....حاشو ...حاشو کو بھی تو میں نے سنبھالنا ہے نا ......بس ٹھیک نہین کرون گی یہ روے گا نا ...جلدی سے بہانا ملنے پہ وہ ....پھر سے بدلی تھی

....اوے اوے ...اسے ہم پکڑ لیں گے

لیکن اس کی ایک بھی سنے بغیر وہ اسے ریڈی کر کے اور سب سمجھا کے باہر نکل ائیں عمر کے انے کا ویسے بھی ٹائم ہو رہا تھا اور حاشو فاطمہ لوگون کے پاس فلحال تو کھیل رہا تھا...-------------

....ان کے جانے کے بعد اس نے خود کو ائنے میں دیکھا

بلیک کلر کی ریشمی ساڑھی باندھے جس کے پلو ..کو اکٹھا کر کے کندھے پہ رکھا گیا تھا...ہونٹوں پہ ریڈ لپسٹیک گھنیری پلکوں پہ لگا مسکارا..اس کے حسن کو دوبالہ کر رہا تھا--------- .اس کا سراپہ کسی کو بھی بہکا سکتا تھا.. ..خود کو دیکھ کے ایک لمحے کے لیے خود بھی سرخ ہوئ تھی...کہ اس کا وجود جو حسن کی رعنیاں بکھیر رہا تھا...ایک ہاتھ مین وہ پرچی دبائ ہوئ تھی جو اسے ردا دے کے گئ تھی ...اس مین سب کچھ سٹیپ بائے سٹیپ لکھا تھا...

یہ کھول کے پھلا لیتی ہون ...سوچتے اس نے ساڑھی کے پلو سے پن اتاری تھی ...کہ چونٹس کی وجہ سے اس کی کمر واضع ہو رہی تھی ..ابھی پن اتاری ہی تھی کہ کمرے کا دروزہ کھلا ...اس کا ہاتھ ابھی کندھے پہ ہی تھی...

عمر جو حاشر کو اٹھا لایا تھا------- اسے بیڈ پہ لٹایا ...اور ایک نظر نشا کو دیکھا ....جو آنے سے ہی اسے دیکھ رہی تھی------واپس مڑ کے دروازہ بند کیا...

عمر کو دیکھ کے وہ سٹپٹائ تھی....جو اب اس کی طرف ہی آ رہا تھا ...جلدی سے پلو گرانے کے چکروں میں اس نے سارا ہی گرا دیا تھا....------ ہتھیلیاں پسینے میں بھیگی تھیں...

ک ..کیا ہے .... مسکراتے عمر کو دیکھا ... جس کی انکھوں میں جیسے جزبات مچل رہے تھے ...

اج تو خود سے میرے قریب انے کی کوششین کی جا رہی ہیں ...اس کے بلکل قریب ایا تھا اور پلو اٹھا کے دوبارا سٹ کیا---- ...

وہ جو ائنے سے ہی اس سے اب تک دیکھ رہی تھی ..جلدی سے مڑی ...اب دونوں کا رخ ایک دوسرے کی طرف تھا ...

عمر نے تھوڑا سا جھک کے ٹیبل پے دائیں بائیں بازو رکھ کے اسے قید کیا.....-----

ن-- نہیں تو بس ایسے ہی---وہ زبردستی مسکرائی ---- لیکن عمر اس کے سرخ ہوتے گل پہ لب رکھ گیا تھا-----

ع .. عمر وہ ..ح ..حاشو دیکھ رہا ... لرزتی پلکیں زرا سی اٹھائیں کہ وہ اس کی کی نظروں کی تاب نہیں لا پا رہی تھی ...ہاتھ میں دبا کاغظ مکمل بھیگ چکا تھا..------

نہین دیکھ رہا------اس نے شیشے مین ایک نظر حاشر پہ ڈالی جس کا رخ دوسری طرف تھا...-----

اچھ ....اسے یاد ایا کہ سب سے پہلے تو اسے گھبرانا نہیں تھا ...یہ الفاظ اسے ردا نے اچھے طریقے سے یاد کروائے تھے..------.

...پھر اس نے یاد کیا کے سب سے پہلے اس نے کیا کرنا ہے

زرا سا اگے ہو کے اس نے عمر کے آئبرو کے اوپر ماتھے پہ شہادت کی انگلی رکھی .. جس

...کی لغزش عمر اچھی طرح محسوس کر رہا تھا

...کیا ارادے ہیں ... حیرت سے اس کے ہاتھ کی طرف اشارہ کیا

....انگلی کو ہلکا سا سرکاتے وہ اس کی گال تک لائ تھی

اہاان----- ایسے نہین کرتے ..ایسے کرتے ہین عمر نے جھٹکے سے اسے قریب کرتے انگلی سے اسی کے چہرے پہ کر کے اسے بتایا تھا ...ہونٹوں تک اتے انگھوٹھے سے اس کی لپسٹک بکھیر دی----

... ...پرچی ہاتھ سے چھوٹ کے نیچے گری تھی ....جو عمر نے دیکھ لی تھی

و ...وہ .. عمر .اپ بہت پیارے لگ رے اج اب ہاتھ اس کے کوٹ سیٹ کر رہے تھے ...اس کی کوش تھی کہ عمر کی نظر اس پہ نا ہی پڑے----

صرف اج لگ رہا ہوں .. عمر نے آئ برو اچکا کے پوچھا ...وہ اس کی گھبراہٹ کو اچھے ....سے نوٹ کر رہا تھا

ن .. نہیں پہلے بھی ..لگتے ....اس کے گلے میں بازو ڈالتے وہ اس کے اور قریب ہو رہی ... تھی

ہووون ...تو پھر کیا چاہیے اپ کو ....اسکی اٹھتی گرتی پلکون کی چلمن کو دیکھا...--------

کچھ نہیں ...وہ اسے سمجھ گیا تھا .....نشا نے سختی سے انکھیں مچی ..کہ وہ کیا سوچے گا ...اپنا مطلب نکالنے کے لیے وہ ایسا کر رہی

ک ..کچھ نہیں ..میں بس ایسے ہی ...اب وہ خود کو سمیٹتے پیچھے ہو گئ تھی ...حاشر ابھی تک دوسری طرف رخ کیے اکیلا ہی کھیل رہا تھا ... عمر نے اسے روکا نہیں تھا ..اسے پتا تھا وہ کسی اور ارادے سے ہی ایسا کر رہی ہے ...ورنہ وہ لڑکی جسکے قریب وہ خود سے جاتا تھا تو بھی اس کی سانسیں تھم سی جاتیں ..وہ خود سے اس کے قریب ائ اور وہ بھی ...پوری تیاری کے ساتھ

.. عمر کپڑے لے کے باتھ روم مین چلا گیا تھا

اس کے جانے کے بعد نشا نے جلدی سے حاشر کو دیکھا تھا جو نواب صاحب دوسری .....طرف منہ کیے مزے سے کھیل رہے تھے

اسے اٹھا اس کی جگہ پہ لٹایا جو اپنی چھوٹی سی ماما کو دیکھ کے مسکرایا تھا...---

پھر نشا نے وہ پرچی اٹھائ جو ردا نے دی تھی ...پہلا سٹیپ کرنے کا تو موقع ہی نہیں ملا تھا ....اب جبکہ عمر نہیں تھا تو اس نے موبائل ریکوڈینگ پہ لگا کے سائڈ ٹیبل پہ

رکھا ....جلدی سے ساڑھی کا پلو اٹھا کے ویسے ہی سیٹ کیا جیسے عشا اور ردا کر کے گئ تھیں ....ایک دفہ پرچی دوبارہ کھول کے دیکھی ...اگلا سٹپ مشکل ترین تھا ...پر اس نے خود کو مضبوط کیا.....

حاشر کو لینے آ جاتا کوئ ...اب یہ بھی ادھر ہی دے دیا ....ابھی سوچ رہی تھی ...کہ عمر باہر نکلا ..وائٹ ٹراووزر پہنے وداوٹ شرٹ ہینڈسم کھڑوس ...اب تو کام اور بھی مشکل ہو گیا تھا....

اوففففف ...سوچتے پسنے آ رہے تھے وہ کرے گی کیسے....

عمر اسی کو دیکھ رہا تھا جو شائد کسی پرشانی میں تھی ...

کیا ہوا خیریت ہے...

جی ...ج .جی سب ٹھیک ہے....

ہوں ... عمر سٹڈی میں جانے لگا تھا....

رکیں دل سنبھالتے اٹھی کہ بس پسلیاں توڑ کے باہر انے کو تھا

جی ..وہ رک کے پلٹا تھا ..وہ جو بیڈ پہ ہلکا سا ٹکی تھی اس کے پاس ائ ائ ....اور اس کے بازو پکڑ کے اپنی کمر کے گرد باندھے ...اس کے سینے کے بال ابھی گیلے تھے....

اس نے شرم سے انکھیں بند ہی رکھی ہوئ تھیں...

اپنے دونوں ہاتھوں کو عمر کے کندھوں پہ رکھ کے وہ تھوڑا اونچا ہوئ ہوئ ... ہلکی بڑھی داڑی سے اوپر اس کے بھرے بھرے ہونٹوں کو زرا کی زرا پلکیں اٹھا کے دیکھا ... پھر تھوک حلق سے نیچے اتارتے وہ اس کے ہونٹوں تک پہنچی تھی .... کندھوں پہ رکھے ہاتھ .. اور اس کی انکھیں سختی سے میچی ہوئ تھیں .. عمر اس کی ساری حرکتیں دیکھ رہا تھا عین جب وہ اپنے مقصد کے قریب پہنچی تو عمر نے سر کے پیچھے ہاتھ رکھ کے اس کے بالوں کو ہلکے سے کھینچا تھا .... اور سرد نگاہوں سے اس کی انکھوں میں دیکھا .... اس کی کمر کے گرد لپٹا بازو سخت ہوا تھا ...

کہاں سے سیکھا ہے یہ سب .... عمر کو پتا نہیں کیوں برا لگا ... وہ یہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ وہ خود سے اس کے قریب ائے ....

ک .. کسی سے .ن .. نہیں .اس کے چہرے کے سرد تاثر دیکھ کے وہ بس رونے لگی تھی ... پھر یہ سب کیوں کیا جا رہا ہے ...

و ... وہ ... کل سب جگ راتا منا رہے تو میں نے بھی جانا ہے .... اسنے کہ کے سانس لیا تھا.-------- بال ابھی بھی عمر کی مٹھی میں تھے .... مطلب یہ اس کے لیے رشوت ہے .... اس کے بالوں کو چھوڑتے اسے بھی چھوڑا تھا ...

ن .. نہیں .. ایسا نہیں ہے اور کیا کیا کرنا تھا وہ تو کب کا بھول چکا تھا ...

عمر نے اسے چھوڑ کے حاشر کو دیکھا جو ابھی بھی جاگ کے کھیل رہا تھا ....پھر ایک نظر سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھا...جو سمٹی سی خود کو چھپانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی ....وہ یقینا اپنی خوشی سے نہیں کر رہی تھی . ..وہ اسے لیے اندر سٹڈی میں ایا تھا ...دروازہ لاک کرتے اسے بھی دروازے کے ساتھ لگایا ...ریکاڈنگ کیلیے جو موبائل سیٹ کیا تھا وہ اب کسی کام نہیں رہا تھا....

اگر میں اجازت نا دوں تو------- عمر نے جھکتے اس کی کان کی لوہ کو ہونٹوں سے چھوتے سرگوشی کی .....

ن--نا دیں ---وہ اس سے ڈر گی تھی--اس کا مقصد بھی پورا نہیں ہوا تھا ...جو نا چاہتے ہوے بھی یہ سب کر رہی تھی ....سوچ کے اسے شدت سے رونا ایا تھا.... مطلب اپنی بات منوانے کے لیے اسے خود کو گرانا بھی پڑتا ...تو بھی کوئی فائدہ حاصل نہیں ہونا تھا-----

عمر نے سر اٹھا کے اسے دیکھا تھا جس کے وجود نے ہلکی سی اسکی بھری تھی ...شدت ضبط سے وہ سرخ ہو چکی تھی...

عمر نے پھر بھی اسے نہیں چھوڑا .... عمر کا ایک ہاتھ اس کی کمر پہ رینگ رہا تھا .. عمر نے اسے جھٹکے سے گھما کے اس کا سر اسے اپنے کندھے پہ رکھا تھا کی اس کے کندھے

بیک سائڈ سے عمر کے سینے سے ٹچ ہوئے--- ....اب نشا کے سامنے بند دروازہ اور ....پیچھے عمر ....انسو نکل کے پھسلا تھا

عمر نے ایک بازو اس کی گردن اور سینے کے درمیان رکھے اسے سختی سے اپنے ساتھ لگایا ...ہوا تھا ...اور ایک بازو اس کی کمر کے گرد لپٹا اسے قید رکھے ہوے تھا

برداشت کرلیں گی---- ...اس نے جھکتے اسکے کندھے پہ سلگتے لب رکھے تھے ....نشا نے ہونٹ بھینچ کے خود کو رونے سے باز رکھا تھا ....اسی سیچوئشن بنی تھی کہ وہ اسے منع بھی نہیں کر پا رہی تھی ....ساڑھی سرک کے عمر کے بازو سے اٹکی ہوئ تھی جو اس کی کمر کے گرد بندھا تھا .... عمر اس کے کندھے سے ہوتا اس کی گردن تک ایا تھا ...اور وہ سانس روکے کھڑی تھی ....باہر سے حاشر کے رونے کی اواز ائ تھے ....وہ الگ ہونے لگی تو عمر نے اسے جانے نہیں دیا ..روتا رہنے دیں اب اسے ....اس کا لہجہ برف کی مانند ...تھا

اگر میں اپنا کام نکال لوں اور اپ کی بات بھی نا مانوں تو ....-

.اس کے پاس کوئ جواب نہیں تھا ...باہر حاشر کے رونے کی اواز اونچی ہو رہی تھی

عمر نے اسے چھوڑ دیا------ اس کے پیچھے ہوتے وہ پلو کندھے پہ رکھتی باہر حاشر کے پاس ائ ..جو شائد اکیلے پن کی وجہ سے رویا تھا........ . عمر نے اسکے جانے کے بعد

دروازہ دوبارہ لاک کر لیا ....وہ اس سے ایک بار پھر سختی برت گیا تھا ....مطلب کیا ہے ان کا ...ایسے باتیں منواتے ہیں ... خود کو پیش کر دو ..بس اسے اسی بات کا غصہ ایا تھا ....چلو چھوٹی موٹی کوئ شرارت یا حرکت کر لیتیں

وہ جو حاشر کو چپ کرتے خود رو رونا شروع ہو چکی تھی ...اتنی انسلٹ ..اسے ردا پہ بھی غصہ ایا تھا...

عمر کتنی ہی دیر تک سٹڈی میں بند رہا تھا .....کافی رات ہوگئ تھی جب وہ باہر ایا ...نشا حاشر کو خود سے لپٹائے اسی ساڑھی میں سو رہی تھی ...انسوں کے مٹے مٹے نشان ... اور مٹی سی لپسٹک ... عمر اس کے پاس ایا تھا ...اس کے ماتھے پہ جھکتے لب رکھے اس کے بال پیچھے کیے جو اسے اور حاشر دونوں کو ڈسٹرب کر رہے تھے ..کتنی دیر وہاں بیٹھ کے اسی کے بارے میں سوچتا رہا تھا ...واپس مڑتے اس کی نظر ایک دفعہ پھر گرے اس کاغذ کے ٹکڑے پہ پڑی تھی ...مطلب لکھ کے رکھا ....سارا پڑھ کے حیران ہوا تھا....

OOOOOOOOO

اگلے دن وہ سب مل کے شاپنگ کرنے گئے تھے سوائے نشا کے--کہ اسے ان کے ساتھ جانے کی اجازت نہیں ملی تھی------

...چار گاڑیاں نکلی تھیں حولی سے ...بقول علی کے بس کروا لیتے ہیں مزا بھی ائے گا

رت جگا کرنا ہے تو شاپنگ کی کیا تک بنتی ہے بسما نے اعتراض کیا تھا .....ماما اس کے

لیے نہیں کرنی شاپنگ ...وہ تو نشا اور عمر بھای کے لیے گفٹس لینے ہیں ..انہین بھی

...چپ کروا دیا گیا تھا-----

سب باری باری مال میں داخل ہوے تھے ...اتنے سارے لوگوں کو ایک ساتھ اندر اتے

دیکھ کے کاونٹر گرل حیران ہوئ تھی ..ویسے بھی لوگ اتے تھے لیکن اتنے زیادہ ...اور وہ

... بھی سارے ینگ .. شکل سے وہ کسی یونی کے سٹوڈینٹ بھی نہیں لگ رہے تھے

صبح کو نکلے تین بجے وہ گھر پہنچے تھے.. بچوں کو ان کی نانی دادیوں کے پاس ہی چھوڑ گئے

..تھے

واپس اکے سب سو گئے کہ رات کو جاگنا تھا ...نشا حاشو کو کمرے مین لانے کی بجائے نانو

کے پاس ہی چھوڑ ائ تھی کب سے وہ تینوں کو سنبھا رہی تھی---- ....کمرے میں آ

کے موبائل چارج پہ لگایا فرش ہو کے وہ بھی سونے لے کیے لیٹ گئ ... عمر نے اسے

اجازت تو دی نہی تھی ---- وہ پھر اس سے ناآض بھی تھی کہ اتنا روڈ بی ہیور اس کے

....ساتھ وہ بھی

پھر رات کو بھی وہ عمر کو اسے نظر نہیں ائ تھی کہ کھانا کھانے کے بعد ان سب نے بیسمنٹ میں ڈیرا ڈالنا تھا وہ فاطمہ کے ساتھ اس کے کمرے مین آگئ جہان روحی .ماہی حرا اور رمشا بھی تھیں ...بچے سارا دن اپنی نانو دادو کے پاس رہے تھے اور اب رات کو بھی ان کے پاس ہی ہونا تھا.....کافی دیر بعد وہ اپنا موبائل لینے وہ کمرے میں ائ تو .....عمر حاشر کو اپنے سینے پہ لٹائے خود بھی لیٹا ہوا تھا

اسے دیکھ کے وہ رکی تھی پھر موبائل لے کے واپس جانے لگی جب عمر نے اواز دی تھی ...

...بات سنیں

.جی .....اس کا دل دھڑکا تھا---

...ناراض ہیں ... عمر حاشر کو بیڈ پہ لٹاتے اٹھ کے اس کے پاس ایا تھا.

.. کیا فرق پڑتا ہے ..پلٹ کے اسے دیکھا

فرق پڑتا ہے نا یار ...مجھے غصہ اگیا تھا ..سوری ....کان پکڑ کے اسے دیکھا...اپ بے شک چلی جائیں مجھے کوئی اعتراض نہیں-----

اٹس اوکے ....کہہ کے وہ اس کی پوری بات سنے بغیر باہر نکل ای ... عمر اسے جاتے ...دیکھتا رہا

رات دس بجے سب نیچے چلے گئے تو وہ بھی اوپر اگئ کہ عمر نے بے شک اسے اجازت دے دی تھی ...پر اتنی انسلٹ بھی تو کی تھی ....سو اس نے جانے کا ارادہ ہی کینسل کر دیا تھا سب نے منانے کی اتنی کوش کی تھی لیکن وہ پھر بھی نہیں مانی تھی .... کمرے میں اکے لیٹ گئ ... عمر جو سٹڈی میں تھا ...کافی دیر بعد باہر ایا تو نشا وہیں لیٹی ہلکی اواز میں ٹی وی دیکھ رہی تھی ....

گئ نہیں ہیں ...اسے دیکھ کے دل کو کچھ ہوا تھا ...

نہیں ..میرا دل ہی نہیں کر رہا .... عمر کو دیکھ کے اسے رونا بھی ایا تھا ...

کیوں دل نہیں کر رہا ..حالنکہ وہ جانتا تھا کہ اس کو کتنا شوق تھا جانے کا.---- کل جو اتنی محنت کی تھی اس سے ہی اندازہ لگایا جا سکتا تھا ....اسے خود پہ افسوس بھی ہوا ...

سوری نا یار پلیز ...معاف کر دیں غلطی ہوگئ ...اسی کے کان پکڑ کے سوری کرنا چاہا ....

پیچھے ہون مجھے نہیں کرنی بات اپ سے ...اس نے بھی نخرے دیکھاے تھے ...

نیکسٹ ایسا کبھی نہیں کروں گا چلین اب اٹھ جائیں دیر ہو رہی مین نے بھی جانا اپ کے ساتھ .... سچی ..وہ حیران ہوئ اتنا سڑیل بندا . ..جانے کے لیے تیار ..وہ خوشی خوشی پھر اس کے ساتھ ان سب کے پاس ای تھی--- عمر کو ساتھ لے کے

OOOOOOOOO

وہ بیسمنٹ کی سیڑھیاں اتر رہے تھے جب کوئی نیچے سے تیزی سے اوپر ایا...انے والے کا پاوں رپٹا تھا ... عمر نے اس کا بازو پکڑا ... جھٹکا لگنے پہ المیر ایک دم سے رویا تھا ..اور رمشا جو گرنے کے خوف سے انکھیں بند کر چکی تھی ... عمر کے لفٹ سائڈ پہ نشا تھی اور ...نشا کے لفٹ سائڈ پہ دیوار ..نیچے اندھیرا ہونے کی وجہ سے کچھ بھی نظر نہیں آ رہا تھا عمر نے نشا کا ہاتھ تھاما ہوا تھا اور وہ خود اندازے سے نیچے آ رہا تھا ..جس کمرے مین سب سیٹ اپ کیا ہوا تھا اس کا دروازہ بند تھا ورنہ وہاں سے روشنی آ جاتی ...جس ہاتھ سے اس نے نشا کا بازو پکڑا تھا اب وہ ہی ہاتھ رمشا کے بازو پہ تھا ....المیر کے رونے پہ ....ردا بھاگتی وہان آئ تھی ...احمد نے بھی لائٹ جلا دی تھی

....بچے کو لے کے آ رہی تھیں بندا لائٹ ہی جلا لیتا ہے اگر انکھوں سے نظر نہیں اتا تو عمر مشتعل ہوتے اس کا بازو چھوڑا اور نا محسوش طریقے سے وہ ہی ہاتھ نشا کے دپٹے سے رگڑتے اس کے لمس کا اثر زایل کیا----- ردا نے آ کے المیر کو پکڑ لیا تھا ...رمشا ...خفت سے پیچھے ہوئ -----

بندے کا پاوں پھسل جاتا.--- اپ ہر کسی کو ڈانٹ دیتے .....نشا عمر کو سنا نے اسے بازو سے پکڑے نیچے دو سٹیپ لیے تھے

...لیکن عمر اپنی جگہ سے ہلنے کی بجائے اسے حیرانگی سے دیکھ رہا تھا

جو شوہر کا ساتھ دینے کی بجاۓ دوسروں کا ساتھ دے رہی تھی ...پر نشا اب اس کی

...پرواہ کیے بغیر اسے لیے نیچے ائ ..سب دوبارہ نیچے اگئے تھے

...پہلے کیا کرنا گیم کھیلنی یا مووی... عثمان نے سب کی طرف دیکھ کے پوچھا

.. پہلے گیم .... نہیں

..پہلے--- موی

.. گیم ..موی

....سب شروع ہو گئے تھے

...پہلے گیم کر لیں ... عمر جو نشا کے ساتھ بیٹھا تھا سب کو چپ کروایا

سب دائزہ بنا کے بیٹھے تھے ..نشا کی طرف فاطمہ اس کے ساتھ شانزے پھر روحی پھر حرا پھر رمشا پھر ماہی اسکے ساتھ عشا اس کے ساتھ اسد اس کے ساتھ عثمان پھر علی پھر ردا..ردا کی گود مین المیر اور ان کے ساتھ احمد اور پھر عمر اور عمر کے ساتھ نشا ..دائرہ

....بند

ٹرتھ اینڈ ڈئیر ... علی نے اگے ہو کے ٹیبل پہ پڑی بوتل گھمائ...بوتل گومتے سب سے پہلے نشا کی طرف رکی اور وہ بھی ڈئیر پہ ...-----

عثمان نے بڑا باول جس میں ڈیئر کے لیے پرچیاں لکھ کے رکھی تھین نشا کی طرف

بڑھایا..

اس نے پرچی اٹھائ ... جس مین سونگ لکھا تھا .. اور وہ بھی پنجابی میں...

مجھے کوئ بھی نہین اتا ایسا سونگ .. شکل بنا کے سب کی طرف دیکھا...

ڈئر ملا تو پورا تو کرنا پڑے گا ... فاطمہ نے جتاتے کہا...

نہیں اتا تو...

تو یاد کرو کوئ عثمان نے گھورا سب اسے دیکھ کے مسکرا رہے تھے عمر بھی پوری توجہ

سے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہا تھا .. وہ اس کی نظروں سے پزل ہو رہی تھی..

...

ایک ہی اتا ہے وہ بھی سیڈ ہے...

چھا جو بھی سے بس گنگنا دو .. احمد نے چھوٹ دی تھی ... المیر ردا کی گود میں اونگھ رہا

تھا...

اوکے...

اس نے گلا کھنکارا....

....اس نے گلا کھنکارا

جے تیرا خیال نہ آوے تا اے دنیا وی سنی آ---------

اس نے گانان گانا شروع کیا..-------

نینداں وچ وی تیری آ خواباں وچ وی ہونی آ--------------

پہلے تو سب نے اسے گھور کے دیکھا کے گھلا کھنکارنے کے باوجود ایسی اواز نکلی تھی--------

فدا سجنا--- صدا سجنا----- میں آؤں گی---- نبھاؤں گی--------- میں جو اقرار کردی آ-------------

.... عمر کی طرف دیکھا------- جو اسے پنی نظروں کے حصار میں لیے ہوے تھا

وے توتا سوچ وی نئ سکدا----------

کنا پیار کردی آ ---------------

تیرے بنا وی مردی آ--------- تیرے تے وی مردی آ-----------

وے توتا سوچ وہ نئ سکدا کنا پیار کردی آ -------------تیرے بنا وی مردی آ

تیرے تے وی مردی آ---------------

وہ عمر کو دیکھنے سے گریز برت رہی تھی۔۔۔۔

جدا رات ضروری اے۔۔۔۔۔۔ تاریاں دے چمکن نوں۔۔۔۔۔۔۔۔ تیرا ساتھ چاہی دا اے۔۔۔۔۔۔۔۔ میرا دل تڑکن نوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

واہ۔۔۔۔کمال۔۔۔۔ علی اور عثمان نے داد دی۔۔۔۔۔

دس دے وے۔۔۔۔۔۔۔۔ ہس دے وے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ساڑ دینا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تاڑ دینا۔۔۔۔۔۔ جو وی سوال کرنی آ۔۔۔۔۔۔۔ وے تو تا سوچ وی نئ سکدا کنا پیار کردی آ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تیرے بنا وی مردی آ تیرے تے وی مردی آ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پل تکنی چنا تیری میرے دل نوں چھو گئ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اودوں دی بدلی بدلی آ جدو دی تیری ہو گئ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پل پل چ۔۔۔۔ ہر کل چ۔۔۔۔۔۔او زکر۔۔۔۔۔۔۔۔ تیرا فکر تیرا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں وار وار کردی آ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وے تو تا سوچ وی نئ سکدا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کنا پیار کردی آ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تیرے بنا وی مردی آ۔۔۔۔۔۔۔

تیرے تے ہی مردی آ-----------

نشا کا ہاتھ جو عمر کے ہاتھ میں تھا مکمل بھییگ چکا تھا---

اس کے مکمل کرنے کے بعد بوتل کو علی نے دوبارل گمایا تھا ....جو گھومتے اب عثمان پہ رکی تھی ...وہ بھی ڈئیر پہ ----

.... میں دوں گی ....فاطمہ بولی

....کیون تم کیوں دوگی یہ جو اتنی ساری لکھ کے رکھی ہیں ... عثمان جلد ی سے بولا تھا اویں اس مین سے اٹھاو گے ... تم لوگوں نے خود لکھ کے رکھی ہیں کیا پتا کوئ نشانی وشانی ......فاطمہ کی سمجھداری پہ سب نے سر ہلایا تھا

.....اوکے دو ... عثمان غصے سے کہتا کھڑا ہو گیا

تمہیں ڈانس کرنا ہے ....اور وہ بھی ...رومینٹک----- کپل ہوگا علی-----

وہ جو ڈانس کا سن کے تھوڑا سکون میں ایا تھا کہ اس کے علاوہ کوئ اور برا نہیں دیا لیکن اس کی اگلی بات ...مطلب وہ بھی فاطمہ ہی تھی ... عمر بھائ کے سامنے ایسے واہیات ...کام کروائے گی شوہر سے ...پاگل نا ہو ..اسے کوستے وہ علی کو اپنے ساتھ کھینچ چکا تھا تیری باہوں میں ...یوں سمٹ جاوں ... عثمان نے رومینٹیک کپل کی طرح علی کو اپنی ....باہوں میں قید کیا تھا .... علی بچارہ جس کی اوئیں شامت ائ تھی

تیری نس نس میں یوں دھڑک جاون...جدا کوی نا کر پاے------ اب کی بار عثمان نے علی کو کچھ سیکنڈ کے لیے سینے سے لگایا اور پھر جھک کے اس کی ہلکی داڑھی والے گال پہ ہونٹ رکھ کے ایک بڑی ساری کس کی .....سب ہنس رہے تھے ... عمر بھی اج ان کی محفل میں انجوائے کر رہا تھا ...المیر سو گیا تھا ..پر ان کی فلک شگاف قہقھوں سے اس نے جاگ جانا تھا.....

عثمان علی کو کمر سے تھامے اپنے قریب کر رہا تھا ..جب فاطمہ نے بس بس کا اشارہ دے کے اسے سو مین سے بیس نمبرز دیے تھے ...باقی علی کو جانتے تھے کہ اس نے بھی تو برداشت کیا تھا ...

نیکسٹ باری ....اب کی بار بوتل حرا نے گھمائ تھی جو کی عشا پہ تھی ...ٹرتھ ایا تھا اس پہ.....--

کون پوچھے گا ..... عشا نے ہاتھ کھڑا کیا ہوا تھا....

میں--------- ردا نے کہا..

اسد بھائ کی کوئ بری ترین عادت بتاو جس ے تم خود بھی تنگ ہو .....ردا نے مزے سے پوچھ کے اسد کی طرف بھی دیکھا ..ویسے اس میں کوئ اتنی بری عادت نہیں تھی جو

اسے خطرہ ہوتا لیکن عشا اگر کسی جنم کا بدلا اتار لیتی تو اس کی تو عزت کا فالودہ ہی نکل جاناتھا.....---------

ہان ایک عادت ایسی ہے ..جس سے میں تنگ بھی ہوں اور پرشان بھی ...اسد کو دیکھتے ....وہ سب سے مخاطب تھی

...کونسی ...اسد مشکوک ہوا

جب میں اور زوا سو جاتے ہیں تو اسد میرے کپڑے پہن کے لپسٹک لگا کے مٹک مٹک ......کے چلتا سیلفیاں بھی لیتا یہ دیکھو

اسد نے حیرت سے اسے دیکھا ...کہ ایسا وہ کب کرتا ہے ... عشا کا موبائل باری باری سب نے دیکھا تھا ...نشا نے عمر کے سامنے کر کے اسے بھی اسد باجی دیکھائ تھی ..جب ....اسد کے پاس پہنچا اس نے دیکھا تو اسے یاد ایا یہ کب ہوا تھا

کچھ دن ہی پہلے وہ زوا کو ہنسانے کے لیے اسی ہی حرکتیں کر رہا تھا ... عشا نہا رہی تھی اور وہ ماما کے لیے رو رہی تھی ...اسد نے پاس پڑا عشا کا دپٹہ کر کے .اس کی لپسٹک لگا کے زوا کو دیکھا تھا ..جو اسے دیکھ کے حیران ہو رہی تھی ...اسی دوران اس نے اپنی اور زوا کی سیلفیز بھی لے لی تھیں ...پر یہ اسکے موبائل سے عشا نے چوری کیسے کی تھیں یہ ...تو بعد مین ہی پتا لگنا تھا

اگلا ڈئر پھر رمشا پہ ایا تھا....

جس نے عمر بھائ کو پرپوز کرنا تھا ...اور یہ ڈئیر علی نے خاص لڑکیوں کے لیے ہی لکھا تھا ..ہاں اگر یہ پرچی نشا کے پاس ا جاتی تو زیادہ مزاہ اتا لیکن اب کیا بچاری رمشا...

چینج کر لیتے ہیں ...کوئ اور سے دو ..رمشا نے بے چارگی سے علی اور عثمان کو دیکھا....

جی نہیں اگر ایسا کرنا تو گیم سے نکل جاو .....علی نے دھمکی دی .. عمر موبائل چک کر رہا تھا ..ان کی طرف اس کا ابھی دھیان نہیں تھا...

چینج کرو کوئ اور رکھو ...نشا جیلس ہو رہی تھی..

نا جی نا ..اب تو یہ ہی ہو گا با ..علی نے پتا نہین کون سا بدلا لینا تھا رمشا بچاری سے...

چلو اٹھو...----اسد نے اسے اٹھنے کا اشارا دیا-----

عمر موبائل بند کر کے رکھ رہا تھا ..وہ چلتی ہوئ عمر کے پاس ائ ساتھ ایک ہاتھ کان تک لے جا کے نشا سے سوری بھی بولا...

عمر کے سامنے ہاتھ پھلایا کے وہ تھام کے کھڑا ہو ... عمر نے سب کی طرف دیکھا اور پھر نشا کی طرف جو سرخ منہ لیے لب بھینچے اس ہاتھ کو دیکھ رہی تھی...

اب یہ ہاتھ نہیں بچے گا ..احمد جو سب سے قریب بیٹھا تھا اس نے نشا کا رنگش دیکھ کے کمنٹ پاس کیا....---

عمر اس کے ہاتھ کو نظر انداز کرتا اٹھ کھڑا ہوا...پھر روحی نے اسے پھول دیا جو کے

... عثمان نے اس کی طرف پھینکا تھا

عمر نے سب کے سامنے انکار کر دیا ...نشا کے کلیجے میں ٹھنڈ پڑی تھی ..جو بھی تھا رمشا

.....نے اپنا ڈئیر پورا کر ہی لیا تھا

بوتل ایک دفعہ پھر گھمائ گئ

.....جو علی پہ اکے رکی تھی اس کا بھی ڈئیر ہی ایا تھا

اسے چیلنج نشا نے دینا تھا .... تم شانزے کے ساتھ اپنا بریک اپ سین کرو .. مطلب

اسے سمجھاو کے اب تم لوگ ساتھ نہیں رہ سکتے وغیرہ وغیرہ.--

... مطلب یہ تو طے تھا کے دینا کوئ الٹا ہی ڈئیر ہے

.... پھر وہ اسے لیے سامنے ایا

اج میں جب تمہین کسی اور لڑکے کے ساتھ دیکھا ..تو میرا دل کیا میری جان کہ زمین

پھٹے اور میں اس میں سما جاوں ... علی اس کا ہاتھ پکڑے رو رہا تھاساتھ...-----

ت .. تم غلط سمجھ رہے ...شانزے کی بھی پھنسی پھنسی اواز نکلی ....اب پتا نہین وہ

سچ میں گھبرائ تھی یا ناٹک تھا ...------

اگر کوئ اور ا کے کہتا تو مین کھبی اس پہ یقین نا کرتا میری جان وہ اس کے قریب انے لگا تھا جب پاس بیٹھی فاطمہ نے اس کے پاوں پہ کچھ چبھویا تھا ...بس بس زیادہ لوفری مت کرو .... عثمان نے بھی اس کے میری جان ...میری جان کہنے پہ گھورا....

علی بچارا---- وہ بھی اتنے جلدی کہاں چھوڑنے والا تھا اسے -----کہ مساں ہی وہ اس کے ہاتھ لگی تھی.------.

تم سے میں بے پناہ محبت کرتا ہوں اب وہ اس سے رخ پھیرے اپنے انسو صاف کر رہا تھا اور باقی سب دانت نکال رہے تھے اس کی اور ایکٹنگ پہ .....-----

میں بھی کرتی ہون ...شانزے نے اگے ہو کے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا تھا ... سچ میں ...علی سچوئشن بھول کے خوشی سے چلایا تھا.------.

فٹے منہ تمہارے میرے بیٹے کا تراہ نکال دیا ہے ....احمد نے المیر کو دیکھا جو اب رونے کے لیے منہ بنا رہا تھا...

وہ تو بس کرنے بریک اپ گیا تھا پر وہ تو محبت ہی فائینل کر ایا...

کسی کام کا نہیں دیا ڈئیر ..فاطمہ نشا اور علی دونوں کو گھور رہی تھی..

نشا عمر کے کندھے پہ سر رکھ کے ان کو دیکھ رہی تھی....

دوبارہ بوتل گھمائ گئ ...اب بوتل حرا کے سامنے رکی اس کا ٹرتھ ایا تھا ..پچت ہو گئ...

...سوال کون پوچھے گا

..عشا نے نے اشارہ کیا مین

..جی پوچھین

اگر تمہین ہمارے گھر کے مرد حضرات مین سے کسی سے شادی کرنے کا موقع ملے تو ...کس سے کرو گی

...احمد بھائ سے ...احمد اور ردا نے ایک ساتھ اس کی طرف دیکھا تھا

...ہان کیونکہ مین اچھے سے جانتی ہی بس احمد بھائ کو ہوں

..ہووون اچھا ..سب اس کی بات سمجھ گئے تھے

چلو نیکسٹ ...بوتل گھومی اور اب عمر پہ رکی ....ڈئیر ایا ....پرچی کے لیے اس کے ...سامنے باول احمد نے کیا تھا

عمر نے اس کے اندر سے پرچی اٹھائ ..نشا جو کے کندھے سے سر اٹھا کے اب پرچی ....پہ جھانک رہی تھی

...کپل ڈانس کرنا وہ بھی خود سے کوئ رومینٹ گانا گنگناتے ہوے

...کپل ڈانس تو اب اس نے ظاہری سی بات نشا کے ساتھ ہی کرنا تھا

...سونگ ہم لوگ خود بتائیں گے ...اسد نے عمر کو دیکھ کے کہا

ہوں ..وہ نشا کا ہاتھ تھامے کھڑا ہوا تھا ...مین اوین پھنس گئ اپ منع کر دیں ...اس نے تھوڑا قریب ہوتے عمر کے کان میں سرگوشی کی تھی ....نا کرون تو ..-.-- مشکل ..سے ہی ایسا موقع ملے گا دوبارہ------ اس کی انکھوں مین جھانکتے کہا

... عمر نے اس کا ہاتھ تھام کے اپنے سامنے کھڑا کیا تھا

یونہی نہیں تجھ پے دل یہ فدا

... سب سے تو علیحدہ سب سے تو جدا ہے

سونگ سن کے تو پہلے نشا کے رونگٹے کھڑے ہوے تھے ....مطلب اور کوئ نہیں ملا ...گنگنانے کو

.... ناممکن تجھ سا کوئی چہرہ مل پانا

........جانا

دل میرا چاہے جب بھی تو آئے تجھ سے میں کہہ دوں واپس تو نا --

عمر نے اسے گھمایا----

باہوں میں تیری شب میں جاگوں

آنکھوں سے دیکھوں صبح کا آنا ---

....بیک سائڈ سے اسے ہگ کرتے ساتھ لگایا ...اس کی سانسیں تھمی تھیں

دل میرا چاہے جب بھی تو آئے تجھ سے میں کہہ دوں واپس نا جانا

باہوں میں تیری ساری شب میں جاگوں

آنکھوں سے دیکھوں صبح کا آنا

... ملو گے کبھی تم تو بتائیں گے کیا ہو تم

اس کا رخ اپنی طرف کرتے اسے دونون ہاتھوں سے کمر سے پکڑ کے دو سٹیپ دائیں اور

...پھر بائیں لیے تھے

ملو اب اکیلے رہا جائے نا

.... بہت ہی ضروری ہو ختم ساری دوری ہو

...اس کی انکھون مین جھانکتے وہ جزب سے مسکرایا تھا ..جس کی کی پلکیں لرز رہی تھیں

فاصلہ اب سہا جائے نا

مشکل ہے اب دل کو بن تیرے سمجھانا

دل میرا چاہے جب بھی تو آئے تجھ سے میں کہہ دوں واپس نا جانا

نشا پیچھے ہونے لگی تھی جب عمر نے اسے کھینچ کے خود میں بھینچا تھا----سب ساکت

بیٹھے ان کی مومینٹ دیکھ رہے تھے-----

باہوں میں تیری ساری شب میں جاگوں

آنکھوں سے دیکھوں صبح کا آنا

دل میرا چاہے جب بھی تو آئے تجھ سے میں کہہ دوں واپس نا جانا

اجب دل کی حالت ہو جو تیری زیارت ہو

نظر کو۔ نظارہ کوئی بھائے نا

جب دل کی حالت ہو جو تیری زیارت ہو -----

اس کا چہرا اوپر کرر کے گال پہ لب رکھے تھے----اسنے شرم سے اپنا چہرا ہاتھوں میں چھپایا تھا----

نظر کو۔ نظارہ کوئی بھائے نا

یہ وہ بے کراری ہے جو دریا سی جاری ہے

تیرا عشق مجھ کو بہا جائے نا

ساحل کی طرح تو مجھ کو بچانا

اس سے پہلے کہ عمر کوئی اور جان لیوا شرارت کرتا وہ خود کو چھڑاتے اس سے الگ ہوئی تھی عمر کی وجہ سے کسی نے اسے تنگ تو نہیں کیا تھا پر شرارت بھری نظروں سے ضرور دیکھ رہے تھے

اب کی بار بوتل نے ردا کا سگنل دیا تھا ...ایا تو ڈئر تھا لیکن اس کی گود میں المیر تھا تو اس ...سے ٹرتھ ہی کرنے کا فیصلہ کیا گیا .....سوال کون پوچھ رہا

......مین ....رمشا نے ہاتھ اٹھایا ..ہون پوچھو

اپ احمد بھائ سے زیادہ پیار کرتی ہین یا المیر سے ....اپنی طرف سے مشکل سوال پوچھا .....تھا اس نے جو واقع ہی مشکل تھا

...ہووون ...المیر

...ایک نظر احمد پہ ڈالی جو اسے دیکھ رہا تھا

المیر کے ابا جان سے ......اس نے دونون کا نام ایک فقرے مین رکھ کے جواب دے ..دیا ..سب اس کی چلاکی پہ ہنسے تھے

... عمر تو حیران تھا کے کیسی عوام تھی جو اس کے گھر رہ رہی تھی

...نشا اس سے زرا سا فاصلے پہ بیٹھی تھی جب سے ڈانس کر کے ائ تھی

اس کے بعد شانزے نے پاکستانی مشہور ڈرامے کی .مومو کے کریکٹر کی قل اتاری ....تھی... علی خود کو محمود سمجھ رہا تھا

...روحی کے پاس بھی ٹرتھ ہی ایا تھا ....رات کا درمیانی پہر شروع ہو چکا تھا

..گیم ختم کرنے کے بعد سب نے پزا کھایا تھا جو انھوں نے پہلے ہی منگوا کے رکھا ہوا تھا

....ردا المیر کو اس کی دادو کے پاس چھوڑ ائ تھی ..ویسے بھی وہ سو رہا تھا

O O O O O O O O O

ادھا گھنٹے کی بریک میں وہ باتیں کرتے رہے تھے .. علی-- عثمان مووی کے لیے سٹ اپ ..جبکہ لڑکیان دیوارون کے ساتھ لگی موم بتیان جلا رہی تھین .. عشا، ردا اور نشا کے علاوہ...

جب سارا سیٹ .اپ مکمل ہو گیا تو لائٹس بند کر دی گیئں ..سب کو ایک ایک چشمہ دیا گیا ...کمرے کا دروازہ بھی بند تھا ... موم بتیون کی ہلکی روشنی ..اگر دیکھا جائے تو ماحول کو خوف ناک بانے کی کوشش کی گئ تھی ..اب وہ سب سیدھے ہو کے بیٹھے تھے ...سامنے بڑی ایل ائی ڈی روشن ہوئ

ہورر موی ہے ...ساری لڑکیاں چیخنی تھیں ... علی کا تو تراہ ہی نکل گی تھا .... جلدی سے لائٹ جلائ ...ساری غصے سے بھری ہوئ تھیں ..البتہ نشا چشمہ پہنے عمر کے کندھے پہ سر رکھے سونے کے ارادوں میں تھی...

ہاں تو رات کو ہورر مووی ہی دیکھی جاتی ہے نا اسد نے سب کو سمنجھایا .... نہیں چینج کرو.ہم نہین دیکھین گے یہ ردا تھی جو سب سے بہادر مانی جاتی تھی لڑکیون مین....-----

اب کہان سے لین ایک یہ ہی ہے ..ایک اور بھی ہے لیکن وہ اس سے بھی زیادہ خطرناک ہے عثمان نے انہین کہا.-----

نہین ..اسی بحث مین ادھا گھنٹا اور گرزگیا.--- دو بجنے والے تھے ...نشا ان سب سے بے خبر کب کی سو چکی تھی ... عمر بھی موبائل پہ پتا نہین کیا کر رہا تھا ...اخر تھک ہار کے لڑکیوں کو ہی مانا پڑا تھا ...اب جو چشمے ان لوگون کو دیے گئے تھے ..اس سے سب کچھ ایسا لگتا تھا جیسے وہ اس مووی میں خود شامل ہیں ...ابھی تھوڑی سی ہی موی چلی تھی جب ان کے روم میں پڑی چیئیر چرچرائ تھی ..فاطمہ جو سائڈ پہ دیوار کے ساتھ بیٹھی تھی اس نے اسے ہلتے دیکھا بھی تھا ..اور اواز بھی واضح سنی تھی...اور کسی نے نوٹ نہیں کیا تھا.-- پہلے وہم سمجھا ...جب دوسری دفعہ بھی سیم ہوا تو اس کی چیخ نکل گئ تھی ..خوف سے اس کی انکھین پھیل گیئن تھی ...اس کی چیخنے سے نشا کی انکھ کھلی چشمہ اس نے پہنا ہوا تھا ..انکھ کھلی تو پہلی نظر سکرین پہ گئ ..جہاں عین اسی ٹائم پہ

بھوت سامنے ایا تھا ..نشا کا جو ہاتھ عمر کے کندھے پہ تھا ...وہ اتنی زور سے بند کیا کہ اس کے ناخن اس کے گوشت مین گھسے تھے جسے----

فاطمہ الگ چیخی تھی اور نشا کی تو اواز ہی نہیں نکلی تھی ...باقی ساری لڑکیاں بھی ... یقیناً بے ہوش ہو چکی ہونگی ....یار لائٹ جلاو ...احمد نے علی کو اواز دی تھی اس نے اٹھ کے لائٹ جلائ .....فاطمہ اور نشا کا تو رنگ خاص پیلا پڑ چکا تھا .. عمر نشا کو خود سے ....لگائے ہوے تھا ..جو انکھین بند کے اس کے سینے مین منہ چھپاے ہوے تھی اور باقی ساری لڑکیاں ..روحی اور ماہی تو رو رہی تھین ..شانزے عشا مین بس گھسی ہی جا رہی تھی ..جبکہ ردا بھی انکھین میچے کانوں پہ ہاتھ رکھے بیٹھی تھی ....بس کرو یار ....نہین ......کرو تنگ ...احمد نے ایل ائ ڈی کا پلگ کھینچا تھا

...سب اپنی اپنی شہزادیون کو اپنے سامنے مرتے تو نہین دیکھنا چاہتے تھے سو بند رہنے دیا ...لائٹ جلنے سے سب کو حوصلہ ہو گیا تھا ..بسس فاطمہ ابھی بھی خوف کے زیر اثر تھی ...اس کا رنگ لٹھے کی ماند سفید پڑ رہا تھا ابھی بھی

اوے ..ادھر او ... عثمان نے اسے اپنی طرف بلایا تھا ...لیکن وہ ہلی تک نہین ...وہ خود ...اٹھ کے اس کے پاس ایا تھا ..جو ابھی تک اس چیئر کو دیکھ رہی تھی

کیا ہے وہاں ... عثماان نے اٹھ کے چیئر کو دیکھا جس کے ساتھ باریک دھاگا بندھا ہوا تھا.

....اور اس کا سرا علی کے پاس پڑا تھا ..اور علی فاطمہ کو دیکھ کے دانت نکال رہا تھا

.... عثمان بات کو سمجھ گیا تھا اس کا دل کیا ایک رکھ کے علی کو لگائے

کچھ نہین ہے وہاں اس کے ساتھ دھاگا بندھا ہے دیکھو .... عثمان نے اسے اپنی طرف سے تسلی دینی چاہی ..جب اسے سمجھ ائ کہ علی نے جان بوجھ کے ایسا کیا ہے تو وہ ....اتنی شدت سے روئ تھی کہ سب اپنا غم بھول کے اسے سنبھالنے میں لگ گئے تھے عثمان اسے تسلی دینے کے لیے پاس ایا تھا ..وہ اس کے سینے سے آلگی تھی ..اتنی خوف زدہ تھی کے بس بے ہوش ہونے کے قری تھی ...ادھر نشا چشمہ اتار کے پھینک چکی تھی وہ بھی منہ عمر کے سینے مین چھپائے ہوے تھی جبکہ عمر کے کندھے سے ...اس کی بلو سرٹ بلیک ہو رہی تھی

کتنی دیر ان کو سنبھالتے لگ گئ ..اس کے بعد کوئ موی نہین دیکھی تھی ... بس ایسے ہی ایک دوسرے کو تنگ کرتے رہے تھے کون ڈرا اور کون نہین ....نشا اور فاطمہ کو بھی کچھ سکون اگیا تھا جو مسکرا رہی تھیں .... عمر نے علی کو سرد نگاہون سے گھورا تھا ...اس کی تو پکا خیر نہین تھی صبح

OOOOOOOOO

اگلے دن صبح ناشتے کی ٹیبل پہ سب نے نشا اور فاطمہ سمیت سب لڑکیون کی سہی واٹ لگائ تھی...

آہ ہ ہ کتنی ڈرپوک ہو تم لوگ یار...وہ کون سا باہر نکل کے تم لوگون کا خون پی جاتا...یہ اسد تھا

ہم لوگ ڈرپوک نہین ہین بس رات کو تم لوگون نے سین ہی ایسا کریئیٹ کر دیا تھا.....

کہ ہم لوگ ڈر جاتے...ردا نے سب کی صفائ دی...

آہاااا....تم تو نا ہی بولو یار تم تو سب سے بہادر تھی نا..احمد نے اس کو سہی کر کے انسلٹ فیل کروائ تھی...

نشا اور فاطمہ جن کا رات کو سانس ہی نہیں نکل رہا تھا وہ اب ایسے مکر گئ تھین جیسے وہ بات ان کی نہین کسی اور کی کی رہے ہون...

علی ابھی تک تو سکون مین ہی تھا...لیکن دور بیٹھا عمر اسے سرخ انکھوں سے دیکھ رہا تھا....اب عنقرب اس کے جسم کا کوئ نا کوئ پارٹ تو ٹوٹ ہی جانا تھا

ناشتہ کرنے کے بعد سب

....اٹھ گے تھے ... علی جو نشا اور فاطمہ کو جاتے جاتے بھی تنگ کرنا نہیں بھولا تھا

.....اچانک کسی چیز سے اٹکتے وہ گرتے گرتے بچا

.....اہ ......مزا ایا ان دونوں نے دیکھ لیا تھا

....اسی وقت عمر کا مسج ایا نشا کے موبائل مین

... علی ... علی ...روکو تمہیں عمر بلا رہے ہیں ....نشا نے جاتے علی کو روکا

مجھے نہین تمہیں بلایا ہو گا کہ تم ان کی بیوی ہو...میں نہیں------

... سچ میں بلا رہے ہیں تمہیں------

سچ سچ بتاو ...وہ واپس اس کے پاس ایا اور اس کے ہاتھ سے موبائل لے کے خود میسج

...پڑھا ... جس مین واقع یہ ہی لکھا تھا

پتا نہیں کیا کہنا ہو گا انھوں نے ...وہ گھبراتے اوپر ایا ...جہاں عمر سگرٹ سلگھائے اسی

....کا انتظار کر رہا تھا

.... کل رات کا کیا سین ہے ...اس کی طرف مڑتے پوچھا

مطلب مجھے سمجھ نہیں ایا ... کل رات ..وہ کنفیوز ہوا تھا ان کے سرد لہجے سے ... سلگتی

...نظروں سے

عمر چلتے ہوے اس کے پاس ایا اور ...وہ سلگتی سگرٹ اس کا ہاتھ پکڑ کے اس ہتھیلی ....پہ لگائ ..جہاں سے علی کے ہاتھ کی جلد چند لمحوں میں سفید سے سرخ ہوئ تھی ...اس نے بڑی مشکل سے اپنی اواز کو کنڑول کیا تھا----

میں کسی کو چھوڑتا نہیں ہوں جو مجھے تکلیف دے اور اسے تو ہرگز نہیں چھوڑتا جو میری فیملی کو تکلیف دینے کی کوشش کرے ...اس کی آنکھوں میں دیکھتے وہ غرایا تھا کہ وہ نشا کے خوف کا اندازہ لگا سکتا تھا جب اس کے ناخن اس کے کندھے میں پیوست ہوے تھے-----

....علی ساکت نظروں سے ابھی بھی اپنی جلی ہتھیلی کو دیکھ رہا تھا ...

...اسے سمجھ نہیں ائ یہ اس کی نشا کے ساتھ محبت تھی یا باقیون کے ساتھ نفرت

عمر نے وہ سلگتی سگرٹ اپنی مٹھی میں بھی دبائ ..جو اس کی ہتھیلی کو بھی جھلسا گئ تھی ....اس نے چہرا اٹھا کے سامنے کھڑے علی کو دیکھا ...جو بس اس کے سامنے سے ....ہٹتا اور رونا شروع کر دیتا

جاو یہاں سے ...اور ائیندہ خیال رہے میں کسی کو وارنگ نہیں دیتا ...لیکن اپ لوگوں کو دوسری دفعہ دے رہا ہوں ...ہنسی مزاق اپنی جگہ لیکن ایسے تکلیف دینا میں برداشت ...نہیں کروں گا

علی بغیر کچھ کہے وہاں سے نکل ایا تھا ...اپنے کمرے میں ایا اور باتھ روم میں بند ہو گیا ...اپنی ہتھیلی کو دیکھا جہاں سے خون رس رہا تھا ...گہرا زخم بنا تھا ...شائد...بیسن میں جھکتے پانی کے چھپاکے منہ پہ مارے ...ساتھ اس کی انکھوں کا پانی بھی شامل تھا ...کیا مسئلہ ہے یار ...وہ ہمارے بھی بھائ ہیں کسی ایک کے لیے اتنا جنونی ہونا کے اپنے سے جڑے باقیوں کو بھی تکلیف دینے سے نا ہچکچاو.....

سوچتے وہ ہتھیلی پہ دوسرے ہاتھ کا انگوٹھا رکھ کے باہر نکلا تھا ..پھر خون صصاف کر کے میڈیسن لگایا..

اب نشا تو کیا حاشر کو بھی نہیں اٹھاوں گا !..اس نے جسے خود سے واعدہ کیا تھا .... عمر جواس کے جانے کے بعد ٹہرس پہ ایا تھا ....اسے ایک لمحے کے لیے بھی خود پہ افسوس نہین ہوا تھا کہ اس نے غلط کیا ہے------

OOOOOOOOOOOOO

پانچ دن رہ گئے تھے روزے شروع ہونے مین ..اج رات کو تو فنگشن تھا ...اس کے اگلے دن شام کو ان لوگون نے باہر کہیں گھومنے جانا تھا ...اور اس کے اگلے دن فاطمہ علی عثمان اور شانزے کے ساتھ ساتھ روحی کے لیے بھی ایک سرپرائز تھا ...

سارا دن ان لوگوں نے سو کے گزارنی تھی اج ...شام کو پھر فنگشن کے لیے تیاری کرنی تھی ..ابھی بھی نشا اور فاطمہ کمرے میں بیٹھی تھین باقی سب کو ردا اور عشا چھت پہ لے کے گئ تھیں ساتھ ان کے بچے بھی تھے....

نشا تمہیں عمر بھائ نے بلایا ہے... عثمان کمرے میں ایا تھا------

حاشر اس کی گود مین تھا ..تو موبائل وہ اٹھا نہین سکی ورنہ عمر میسج کر دیتا تھا...

کیوں بلایا ...اس کا جانے کا دل نہیں کر رہا تھا...

یار مجھے کیا پتا ..ایک نظر فاطمہ کو دیکھا جو ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ڈرار سے کچھ برامد کر رہی تھی....

اچھا ..نشا حاشر کو لیے منہ بناتے اٹھی اور اپر چلی گئ .... عثمان بھی اس کے پیچھے پیچھے باہر نکلنے لگا تھا جب فاطمہ نے اسے روکا تھا.....

ہووں ..وہ پلٹا ....کمرے مین اب ان دونوں کے علاواہ اور کوئ نہیں تھا ...فاطمہ کی آنکھیں بھی بھی رونے کی وجہ سے سوجی ہوئ تھیں....

کیا ہوا ...اس نے اسے حیرت سے دیکھا جو اسے مشکوک نظروں سے گھورنے لگی تھی...

ایک بات سچ سچ بتانا ....اس کے پاس اتے اس کی انکھون مین انکھین ڈالیں ... عثمان کا دل مچلا تھا اس کی اس ادا پہ...

.....جی پوچھیے ...اس کا بازو پکڑ کے اپنی طرف کھینچا ...تھا

وہ سٹپٹای .....مجھے بات کرنے دو ....اس کی شوخ نظروں سے بچنے کے لیے وہ دروازہ ....بند کرنے کے لی رخ موڑ گئ

اہ مطلب اج تو پکا ارادے ہین ...اسے دروازہ خود سے بند کرتے دیکھ کے اسے پھر سے ...پکڑ کے اپنے ساتھ لگیایا تھا

کیا مطلب ..کس چیز کے ارادے ...وہ جو اس کے سامنے کبھی شرمائ تو کیا گھبرائ بھی ...نا تھی ...اب اس کی اتنی قربت مین دل جیسے باہر انے کو تھا

مطلب وہ ..انکھون سے دروازے کی طرف اشارہ کیا ...اسے ابھی بھی سمجھ نہیں ائ ... تھی

دروازہ بند کر دیا نا کوئ ڈیسٹرب نا کر سکے ہمین ..ہے نا ...ہے نا ..اس کی ناک سے ناک ...رگڑتے شرارت کی۔

.....ہیں ....میں اس لیے تو بند نہیں کیا

اچھا تو پھر کس لیے کیا بند ...وہ اسے لیے بیڈ پی گر چکا تھا ..اس سے پہلے کے فاطمہ کا .....سر اس کے سر سے ٹکرتا وہ دونون کے ماتھوں کے درمیان ہاتھ رکھ چکا تھا

.....یہ کیا کر رہے ہو ...پیچھے ہو ..جب فاطمہ کو ساری سیچوئشن سمجھ آئ تو وہ تڑپ اٹھی

کیا مسئلہ ہے ...اس کی اواز جیسے گلے مین پھنسی تھی کہ عثمان نے اپنے لب اس کے ...کندھوں پہ رکھ دیے تھے

پیچھے ہو .... خود کو چھڑانے کی ناکام کوشش کرتے وہ پچھتائ تھی کے اسے روکا ہی کیون ...تھا

نہین چھونے کے لیے تھوڑی پکڑا ہے ...وہ اسکے بالوں کو پیچھے کر رہا تھا جو اسے ڈسٹرب .....کر رہے تھے

.....چھوڑو ...مجھے ....ورنہ میں تمہین چھوڑوں گی نہیں

تو کون کہتا چھوڑو ..مین بھی تو کہتا ہون کہ اج تو ہر گز نا چھوڑنا .....وہ جیسے جزبات مین. ...بہ رہا تھا

..دفع ہو جاو... .مین ماما کو بتاون گی

...کیا بتاوگی کہ شوہر رومینس کرتا ہے ....وہ کہین گی کہ اب شوہر نہین کرے گا تو

چپ کر جاو ....وہ اس کا وزن برداشت نہیں کر پار رہی تھی حالنکہ اس سے زیادہ وہ بیڈ پہ ...تھا

... پیچھے ہو جاو نا پلیز ...فاطمہ کو اب اس کے ہونٹوں کی حرکت سے گدگدی ہو رہی تھی

...اس کا چہرا جسے ایک دم سے خون چھلکانے لگا تھا

...مین تمہیں گنجا کر .دون گی ....فاطمہ کح ہاتھ مین عثمان کے بال ائے تھے اب

...کر دو ..ہمارے بچے بھی پھر گنجے ہون گے ...اوپر ہو کے اس کے چہرے کو دیکھا

.. .ہو جائیں.... .بے شک ہو جائیں ..وہ چلای تھی

... نہین نا یار ..پھر دیھکو میرو بھی اتنا پیارا زوا میری شہزادی ...اور حاشو میلا پالا شاگڈا

...سب اتنے پیارے ہونگے اور ہمارا بیٹا آگنجا ..اس سے کوئ ہیار ہی نہین کرے گا

...کرین گے تم کر لینا ..اس نے اس کے بال زور سے کھینچ تھے

..توبہ کتنی ظالم ہو تم یار ...شوہر کا زرا خیال نہین ہے

عثمان اسے چھوڑ کے سیدھا پیچھے ہو گیا تھا ..فاطمہ جان چھوٹتے اٹھنے لگی تھی جب اس

..نے دوبارا اسے واپس کھینچا تھا ..اب دونون کا رخ چھت کی طرف تھا

..ویسے بات کیا کرنی تھی

... نہیں کرنی اب.----- اس نے ناراضگی سے رخ پھیرا

دیکھو لو.,,,,,, ناراض ہو گی تو پھر ابھی منا کے جاوں گا ...وہ اسکے بال پیچھے کرنے لگا تھا

..پھر سے

... خبر دار جو اب ہاتھ لگایا تو ...کاٹ دوں گی ...وہ شیرنی بنی

...رسپکٹ کیا کرو یار شوہر ہوں وہ بھی اکلوتا

ہی ہی ہی ..رسپکٹ کرو کسی اور سے شادی کرو وہ کرے گی رسپکٹ ....اور شوہر سب کا

..اکلوتا ہی ہوتا ہے

...اچھا یہ بتاو پوچھانا کیا تھا اب اس نے کہنی کے بل لیٹتے فاطمہ کی طرف رخ کیا تھا

.....کچھ نہین پوچھنا ...اب جاو ...اپنا بازو چھڑاتے اسے پیچھے کیا تھا

..پوچھو نا پھر مین اپنے طریقے سے پوچھون گا

..اوین پوچھو گے ...پیچھے ہو جاو ....ساتھ وہ چیخنی بھی تھی

.. نہین ہونگا اب وہ اس کے ہونٹوں کو فوکس کیے ہوے تھا

....کچھ نہیں جاو نا یہاں سے ...اس نے منہ تکیے مین چھپایا

... عثمان نے پھر اس کی جان بخشی کر ہی دی

وہ جو پوچھنا چاہتی تھی کہ جب وہ سارا سیٹ اپ کر رہے تھے تو ساتھ مین تھے ....پھر وہ مویز اور چیئر والا سین کیسے ہو گیا ..پر وہ اسے اتنا تنگ کر کے گیا تھا کہ جان ہی مشکل سے چھڑوائی تھی

OOOOOOOOOOOOO

دس بجے کی سوئ وہ اب دو بجے الارم کی اواز پہ اٹھی تھی ..کہ نماز پڑھنی تھی ظہر کی...

جب سوئ تھی تو عمر اور حاشر کمرے مین ہی تھے پر اب وہ دونوں ہی نہین تھے شائید نیچے ہون ..بال باندھتے سوچا...

پھر پیروں مین سوفٹی اڑا کے وضو کرنے چلی گئ ...وضو کر کے باہر نکلنے لگی تھی جب اس کی نظر عمر کی شرٹ پہ پڑی جس کے کندھے پہ خون کے نشان تھے...

یہ ..کیسے ...وہ پرشانی سے باہر آئ سٹڈی چیک کی وہ وہان بھی نہیں تھا نماز کے لیے بھی دیر ہو جانی تھی ان کے چکرون مین ..سو پہلے نماز پڑھی ..

اس کے بعد ویسے ہی دپٹہ لپیٹے وہ نیچی چلی آئ ..سامنے ہی لاونج مین اسد احمد اور عمر اپنی اولادون سمیت بیٹھے تھے ..پاس مورے اور بسما بھی تھیں سارا اور عائزہ کچن

سامنے ہی لاونج مین اسد احمد اور عمر اپنی اولادون سمیت بیٹھے تھے ..پاس مورے اور بسما بھی تھیں سارا اور عائزہ کچن میں کھانا بنا رہین تھین ...المیر ٹیبل پہ رکھے سیری لیک کے چھوٹے سے باول میں سے ایک چمچ خود کھاتا اور تین سٹیپ پیچھے لے کے ایک چمچ زوا جو کہ عمر والے صوفے کے دائیں بازو سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی کو کھیلاتا...-------

عمر کے بائیں سائڈ والے بازو پہ حاشر بیٹھا کم لیٹا زیادہ تھا ... عمر ٹانگ پہ ٹانک چڑھاے ایک ہاتھ سے فیڈر پکڑے جو کے حاشر کے منہ مین تھا اور دوسرے ہاتھ سے موبائل چلا رہا تھا..--------

ان کے سامنے والے صوفے پہ اسد اور احمد دونوں ساتھ جڑ کے بیٹھے تھے..-----

اور دائیں سائیڈ والے سوفے پہ مورے اور بسما بیٹھین تھی ....وہ پیچھے سے آہستہ آہستہ چلتی ائ عمر کو پتا لگ گیا تھا کہ وہ ا چکی ہے کہ اس کی مخصوص مہک اس کے ناک سے ٹکرائ تھی....اور اس نے اسے دیکھ بھی لیا تھا..

احمد اور اسد کے صوفے کے پیچھے رک کے تھوڑا نیچے ہو کے جھانکا...

اووو تو یہ ہو رہا..

وہ دونو موبائل سے اپنے سامنے والے صوفے پہ بیٹھے حضرات کی ویڈیو بنا رہے تھے .. جس مین المیر زوا کو کیھلا رہا تھا ..اور عمر حاشر کا فیڈر پکڑے موبائل یوز کر رہا تھا...

یہ مجھے بھی سینڈ کرنا ..انھیں روکنے کی بجاے ان کے کان مین کہتی وہ بھی عمر اور زوا کے درمیان جا کے بیٹھ گئ ...اور ان کو اشارہ کیا کہ اب مین بھی انی چاہوں ویڈیو میں------

اور وہ لوگ اس کی چلاکی پہ مسکرا کے اپنے کام مین مشغول رہے دو منٹ کی ویڈیو بنا ... کے انہون نے انگھوٹھے سے ڈن کا اشارہ کیا کہ بن گئ ..اس کے بعد وہ عمر کی طرف مڑی تھی....

یا تو موبائل چلا لین یا اسے فیڈ کرا دیں ... غصے سے کہتے اس کے ہاتھ سے موبائل چھینا تھا..کہ فیڈر سے کچھ ڈارپس نکل کے حاشو کی گردن کو بھگو رہے تھے-----.

پاس بیٹھی مورے کی کان کھڑے ہوے کہ یہ کیا بول رہی ہے....

عمر نے بھی ہونکوں کی طرح اسے دیکھا ..بندا سوچ لیتا پے بولنے سے پہلے ...پر وہ نشا ہی کیا جو کوئ چنگا کام کر لے ...اسد اور احمد تو وہان سے کھسک گئے تھے ...بسما بچاری مورے کے سامنے شرمندہ ہی ہو گئیں...

کچھ نہین ..بس وہ بچی کے منہ سے نکل گیا ہو گا ...اس کا مطلب تھا کہ حاشر کا فیڈر ٹھیک کر کے پکڑے ...اسے گھورتے صفائ دی...

جی جی ..وہ بھی جلدی سے بول کے عمر کا موبائل لیے ہی وہان سے بھاگی تھی...

ایک تو غلط ٹائم پہ غلط نکلتا منہ سے میرے خود کو ملامت کرتے وہ فاطمہ کے روم میں چلی آئ------

پیچھے عمر اب توجہ سے حاشو کو فیڈ کروا رہا تھا.. ....

وہ اس کا موبائل چیک کرنے بیٹھ گئ جب اس کی نظر اس تصویر پہ پڑی تھی ..جس مین

.....رمشا نے المیر لو اٹھایا ہوا تھا

یہ کہاں سے آئ..آگے سکرول ار کے دکھا تو تین چار اور بھی پکس تھیں جن اسی نے

حاشو کے ساتھ ڈیفرینٹ پوز بنے تھے-------

اس نے بے چینی سے واٹس ایپ کھولی ...کہ وہ پک اس نے گیلری میں دیکھی

... تھین

فیملی گروپ میں فاطمہ نے سینڈ کی ہوئ تھیں کافی ساری بس کچھ ہی اوپن ہو گئ

تھیں..کیپشن میں حاشو'ز پوز کے ساتھ کس والے ایموجیز بھی تھے-----سو اسے تسلی

ہوي------

ویسے تو کھول کے دیکھنے کی بھی زحمت نہیں کی تھی شاید عمر نے ....جو اتنے ....

.نوٹیفیکیشنز ائے ہوے تھے

..

OOOOO

تین بجے تک سب اٹھے تو لنچ کیا تھا سب نے مل کے چار بجے تک دلاور اور ردا کی پھپو نے بھی اسلام آباد سے ا جانا تھا کے پہلے دلاور چھوڑ کے واپس چلا گیا تھا ...پھپو ورنہ اکیلی ہو جاتین ...ادھر سے روحی اور ماہی کے ماما بابا اور بھائ زوہیب نے بھی کچھ دیر تک شانزے کی ماما اور بابا کے ساتھ پہنچ جانا تھا ...ماشاءاللہ سے ان کی اپنی فیملی ہی اتنی بڑی بن جانی تھی کہ باہر کے لوگون کو بلانے کی ضرورت ہی نہین تھی....

سارے بیٹھے کھانا کھا رہے تھے جب علی وہاں ایا تھا ..وہ لیٹ اٹھا تھا ..کہ سویا بھی وہ لیٹ ہی تھا ... عمر نے اسے دیکھا جو سیریس لگ رہا تھا.....

ارام سے آ کے اپنی جگہ پہ بیٹھا ...زخم تھوڑا پرانا ہونے کی وجہ سے اب زیادہ درد ہوتا تھا... الٹے ہاتھ سے اس نے پلیٹ مین سالن ڈالا جو عائزہ کے ساتھ عمر نے بھی نوٹ کیا تھا ...اس کے اپنے ہاتھ مین بھی سگرٹ کا نشان تھا .. لیکن اتنا نہین جتنا اس کا تھا....

دس منٹ گزر گئے تھے اس سے بس دو ہی نولے لیے گئے تھے ہاتھ کو چھپانے کی کوشش مین وہ پانی بھی نہین پہ پا رہا تھا...

علی خیریت ہے بیٹا .. طبعت ٹھیک ہے ..عائزہ سے رہا نا گیا تو اٹھ کے اس کے پاس آئ تھیں ...جی ماما ٹھیک ہون بس سر میں درد تھوڑا سا اور کچھ کھانے کو بھی دل نہیں

کر رہا ...اپ ارام سے کھانا کھا لین .. مین بعد مین کھا لون گا ...کہتے وہ اٹھ کے واپس ..کمرے میں چلا گیا

...ایسے کیا ہوا ...پہلے تو کبھی ایسا نہین کرتا ...سارا بھی تشویش ناک ہوئ تھیں

...پتا نہیں اللہ خیر کرے .. مین دیکھتی ہون

رکیں میں دیکھتا ہوں ... عمر نے اس کے کمرے کی طرف بڑھتی عائزہ کو روکا تھا ...اور خود اٹھ کے لیے ٹرے مین کھانا نکالا ....سب اسے حیرت سے دیکھ رہے تھے کہ عمر کو کیا ہو ....گیا اج .. عثمان اور فاطمہ کو تو کچھ زیادہ ہی حیرت ہو رہی تھی

.... کھانا لے کے عمر علی کے کمرے مین ناک کر کرتے ایا

وہ جو بیڈ پہ دوسری طرف منہ کر کے بیڈ پہ بیٹھا تھا ٹانگین لٹکائ ہوئ تھیں ... عمر نے ...کھانا ٹیبل پہ رکھا اور خود بھی صوفے پہ بیٹھ گیا

...ادھر آوو ..اسے پاس بلایا

وہ تو سوچ بھی نہین سکتا تھا کی عمر خود چل کے اس کے پاس آئے گا ..اندر تک خوشی سی چھائ تھی جیسے ..وہ وہاں سے اٹھ کے اس کے پاس ایا ...پر اس کی طرف دیکھنے ....سے گریز کیا

اس کے بیٹھتے ہی عمر نے اس کا ہاتھ پکڑ کے دیکھا ...جہاں زخم تھا اور وہ بھی اچھا ...خاصہ گہرا

سوری یار .پتا نہیں مین ایسا کیوں کر جاتا ہون ...اسنکے ہاتھ کو دیکھتے کہا----

...جانے وہ کون سی کیفیت مین تھا

علی جو یہ بات ہی ہضم نہین کر پا رہا تھا ...کہ عمر اس کے پاس خود اس کے کمرے تک چل کے ایا ہے ...اور اب وہ سوری بھی بول رہا تھا ...وہ ایک دم سے اس کے قریب ہوتے عمر کے گلے لگا تھا ....انکھون سے پانی بہہ کے عمر کی شرٹ کو بھگو نے لگا

....

فاطمہ جو کھانا جلدی سے ختم کر کے ان کے پیچھے آئ تھی اندر کا سین دیکھ کے تو حیران رہ گئ ...مطلب یہ کیا ہے یار ...اس نے جلدی سے تین چار الگ الگ پوز سے پک بنائ ...تھین ..پھر عمر نے اسے خود کھانا کھلایا تھا

....کافی دیر اسے تسلی دیتے وہ اس کے پاس سے اٹھ ایا

OOOOOOOOOOO

بلیک کلر کی لونگ فراک جو نیچے سے پھیلی ہوئ تھی ... نفیس سا میکاپ کیے وہ کسی دیس کی شہزادی لگ رہی تھی ... فراک کو جب تک دونون ہاتھوں سے تھام نا لیا جاتا وہ اگلا قدم نہین اٹھا سکتی تھی .. عمر بھی بلیک وئیر مین تھا

اور حاشر بھی سیم عمر کے جیسے کپڑو مین تھا .... سب نظر لگ جانے کی حد تک پیارے لگ رہے تھے سارا نے سپیشل ان کا صدقہ دیا تھا ... دوسری طرف ردا المیر اور احمد بھی بلو کلر کے کپڑون مین تھے ... اسد عشا اور زوا کے بھی سیم کلر مین تھے ... باقی سب بھی بہت پیارے لگ رہے تھے .. جسے حویلی ان سب سے جگمگا اٹھی تھی ادھر سب بڑے بھی ڈیسنٹ سے تیار ہوے تھے ...

شام کو سب تیار تھے فنکشن کے لیے جو کہ فارم ہاوس مین ہی ہونا تھا ....

علی صاحب جو سب سے اگے اگے تھے ....

حاشو کو اس نے ابھی اٹھایا نہین تھا اور وہ اس کی لاتعلقی برداشت نہین کر پا رہا تھا جو اس کے پاس انے کے لیے باہیں پھیلا رہا تھا-------

لیکن وہ اسے نظر انداز

...کی جا رہا تھا ...اور نشا کو اس پہ آ رہا تھا غصہ

نا وہ اس کے پاس جا سکتی تھی اور نا حاشو کو اپنے پاس بلا سکتی تھی ...کہ عمر نے سختی سے کہا تھا خبر دار جو حاشر کی طرف توجہ دی ....اج ساری توجہ کا مرکز صرف وہ ہونا چاہیے ..پر وہ اپنے دل کا کیا کرتی جو اس کو اٹھانے کے لیے مچل رہا تھا

علی.....

....اسے اٹھا لو نا یار--- پلیز ....اس نے دور سے ہی اس کی منت کی تھی

پر نہیں علی ایک انچ بھی اپنی جگہ سے نہین ہلا ...جبکہ حاشر اوین رو رو کے سرخ ہو گیا تھا...

ادھر او میری جان...پھر وہ اپنی شال سنبھالتی خود ہی اس کے پاس ائ تھی کہ عمر ابھی اندر ہی تھا ...اس کے انے سے پہلے وہ اسے چپ کروا لیتی...

حاشر اس کے پاس اکے چپ تو ہو گیا تھا.---- .پر علی کو ابھی بھی شکائیتی نظرون سے دیکھ رہا تھا ...دراصل اس کے ساتھ حاشر کی اٹیچمینٹ کچھ اس وجہ سے بھی زیادہ تھی کہ علی اسے باہر لے جاتا بلکہ تینون بچون کو باہر لے جاتا تھا گھمانے کے لیے ..تو وہ اس کے ساتھ خوش رہتے تھے..پر اب اس کا نظر انداز کرنا وہ برداشت نہیں کر سکا تو رونے لگا..----- .وہ سب گیٹ کے پاس کھڑی گاڑی مین بیٹھنے کا انتظار کر رہے تھے

دابو عمر اور باقی بڑے مرد حضرات اور خواتین ابھی نہین آئے تھے بس ینگ پارٹی کچھ بیٹھ چکے تھے اور کچھ نے انا تھا ...اور اج علی کے کہنے پہ انہون نے بڑی گاڑی منگوائ تھی ...

...سب کپل کپل بیٹھنے تھے اور جو باقی تھے وہ خود اپس مین اڈجیسٹ کر لیتے ...

دابو نشا اور عمر کو الگ گاڑی مین انا تھا ...اور حاشر کو عمر نے فاطمہ کے حوالے کرنے کا کہا تھا ...پر وہ پھر اسے اٹھا کے لے أئ تھی-----

زوا اور المیر بھی پاس ہی تھے المیر تو چل پھر رہا تھا البتہ زوا روحی کی گود مین تھی ...نشا ....حاشر کو لے کے گاڑی مین بیک سیٹ پہ بیٹھ گئ کہ دابو اگے بیٹھتے اور عمر ڈرائیو کرتا ابھی وہ بیٹھی تھی دروازہ بند نہین کیا تھا کہ المیر بھی اس کے پیچھے گاڑی مین چڑ کے بیٹھ گیا ...اور زوا اسے گاڑی مین بیٹھتے رونا شروع ہو گئ.....کہ اس نے بھی ان کے ساتھ بیٹھنا ہے---- .روحی نے پھر اسے بھی گاڑی مین بیٹھا دیا. . عمر جب دابو کو لے کے ایا تو نشا میڈم ایک چھوڑ تینو کو گاڑی مین لے کے بیٹھیں تھیں اپنا اپ سنبھالا جاتا نہین تھا اور بچوں کو سنبھالنے میں لگی تھی. .دابو کو بیٹھا کے وہ ان تینون کو نکالنے کے لیے جھکا تھا جب بسما بھی ساتھ ا کے بیٹھنے لگین کہ ان کے بھی جوڑون کا مسئلہ تھا....

لو جی ...ہو گیا اب ... عمر تلملاتا ہوا ڈراورنگ سیٹ پہ بیٹھا ....بیک مرر سے نشا کو گھورا ..جو ہونٹ کاٹتے اسے دیکھنے سے گریز کر رہی تھی

پھر جب سب دوسری بڑی گاڑی مین بیٹھ چکے تو وہ قافلہ فارم ہاوس کی طرف روانہ ہوا

OOOOOOOOOOO

فنکشن سٹارٹ ہوے ادھا گھنٹا ہو گیا تھا ...جب عمر اسے ڈھونڈتا وہان ایا ....وہ جو سب مین گھری بیٹھی تھی ....اسے وہان دیکھ کی سٹپٹائ جب سے وہ لوگ پہنچے تھے اس نے عمر کی طرف مڑ کے بھی نہین دیکھا تھا اس خوف سے کہ بچوں کی وجہ سے ڈانٹ پڑ جانی....

ادھر ائیں ...اس کے دیکھنے پہ سر سے اشارہ کرتے اسے بلایا تھا ...پہلے تو اس نے نا مین گرن ہلائ پر پھر اس کے فورس کرنے پہ وہ چپکے سے وہان سے اٹھ ائ تھی ..ردا ....ان کو دیکھ کے مسکرائ کہ وہ ان کے اشارے نوٹ کر چکی تھی

ادھر ائین وہ اس کا بازو پکڑے اپنے کمرے مین لایا تھا ... عینی والے واقع کے بعد اج وہ ...پہلی بار وہان ائ تھی ..اسے ایک دفہ پھر وہ سب یاد ایا تھا

...سوری ...ایک دم اس کی زبان سے پھسلا

..کس لیے وہ دروازہ بند کرتے اس کی طرف مڑا

و ...وہ سب جو مین اپ پہ ٹرسٹ نہین کیا ...اسکی نظریں عمر کے جوتون کو فوکس کیے ...ہوے تھین

ہووون ..اور اگر مین اپ کا سوری ایکسیپٹ نا کرون تو ....اسے صوفے پہ بیٹھاتے خود کبڈ ...کی طرف مڑا

...پلیز معاف کر دیں .پتا نہین اس وقت کیا ہو گیا تھا مجھے ...مجھے سمجھ ہی نہین ایا

....اس نے بے چینی سے ہاتھ مسلتے اس جگہ کو دیکھا جہان عمر اور عینی کھڑے تھے

اسے سمجھ نہین آرہی تھی کہ وہ ایسا کیا کرے کی وہ الوژن جو اس کے دماغ مین پھر سے بن رہا تھا ...سے کیسے چھٹکارا حاصل کرے .... عمر ایک باکس نکال کے اس کے ...پاس ایا ...اور اس کے ہاتھون کو الگ کرتے ہونٹون سے لگایا

...اس کا تو جیسے سارا خون سمٹ کے ہاتھون تک ایا تھا

یہ اپ کے ٹھیک ہونے کا اور مجھے اتنا پیارا تحفہ) حاشر (کے بدلے ایک چھوٹا سا نذرانہ قبول کر لیں ...باکس کھول کے اس کے سامنے کیا تھا....اس مین ڈائمنڈ کا نفیس سا سیٹ تھا

...واو و و ...یہ میرے لیے ...اسے دیکھتے وہ بچوں کی طرح خوش ہوئ تھی

جی اپ کے لیے ...اس کے چہرے پہ بکھرے رنگوں کو دیکھتے اس کی گال کو ہاتھ بڑھا کے انگھوٹھے سے مس کیا----...

اپ پہنائیں ...اس مین سے رنگ نکالتے اس نے عمر کے سامنے ہاتھ کیا تھا ...وہ تو سوری ووری سب بھول گئ تھی...

عمر نے اس کے ہاتھ سے انگھوٹھی پکڑ کے لفٹ ہینڈ کی تیسری انگلی مین پہنائ اس مین پہلے سے ایک اور بھی تھی جو نشا نے اتار دی تھی ...پھر عمر نے اسے کانون مین جھمکے اورگلے مین ہار بھی پہنایا تھا ...بلیک کلر کے لونگ فراک مین ڈائمنڈ کے سیٹ کے ساتھ جیسے اس کے معصوم حسن کو چار چاند لگ گئے تھے ...ہار پہناتے مہ اس کے کندھے پہ جھکا تھا----

اس سے پہلے کے عمر اس کے سراپے مین کھو جاتا ....اس کا موبائل بجا تھا ...رمیز کی کال تھی وہ اسے باہر بلا رہا تھا ...وہ بد مزاہ ہوتے اسے لیے وہان سے باہر نکل ایا

وہ اسے لیے باہر ایا تو رمیز حاشر کو اٹھاے چپ کرانے کی کوشش کر رہا تھا-------

...کیوں رو رہا ہے عمر نے اس کے ہاتھ سے حاشر کو پکڑا تھا------

سر وہ احمد مجھے پکڑا کے گیا تھا کے علی کو پکڑا دینا پر اس نے لینے سے انکار کر دیا تو

..میرے پاس یہ ...وہ بات کو ادھے مین سمجھانا چاہ رہا تھا----

...ہووں اچھا تم جاو

....اسے بھیج کے وہ نشا کے پاس ایا جو پیچھے ہی رک گئ تھی

.. علی سے بات ہوئ اپ کی ..حاشر کو پکڑاتے اس سے پوچھا

نہیں ..یہان انے سے پہلے بھی وہ نہیں ملا مجھ سے بلکہ رات کے بعد بس ناشتے مین جو

...بات ہوئ اس سے وہ ہی اس کے علاوہ تو نہین

ہوں .. عمر نے گہرا سانس لیا اور اس کا بازو پکڑے باقی سب کی طرف ایا جہان سب

..کھڑے تھے

دابو کوئ اناونسمینٹ کر نے لگے تھے-------

اج اس حسین موقع پہ میں اپنے سب سے شرارتی پوتے کے لیے شانزے کا ہاتھ مانگنا

چاہتا ہون ...وہ شانزے کے والد کی طرف دیکھ رہے تھے ....اور اسما دابو کو دیکھ رہی

تھین ...ان کی بھی خواہش تھی کے ایسا ہی ہو ...شانزے کے والد صاحب نے واہاں

سے ہی سر ہلا کے دابو کو ہان کا اشارہ دے دیا تھا کہ وہ پہلے اس بارے میں بات کر چکے

..تھے-----------

تو پھر اج ہی مین اپ سب کو بتا دیتا ہون کہ رمضان کے مبارک مہنے کے ایک ہفتے بعد ہی ہم بچون کی شادی کر دین گے ...جن میں عثمان اور فاطمہ .. علی اور شانزے ہین اور میں چاہوں گا اپ سب بھی اس پر مسرت موقع پر تشریف لائیں ...انھوں نے سب کی طرف دیکھا تو سب نے تالیان بجائیں ..ابھی وہ ادھر ہی کھڑے تھے جب مورے)ردا کی امی (نے ان کے ہاتھ سے مائیک لے لیا...

پہلے سلام کیا -------..

بھائ صاحب میں بھی اپنے بیٹے کے لیے اپ کی لڑکی مانگنا چاہتی ہوں اگر اپ کو کوئ اعتراض نا ہو تو...

ان کی بات پہ جیسے سب کو سانپ سونگھ گیا تھا کہ وہ کیا کہ رہی ہیں

رات کافی دیر سے وہ لوگ گھر اے تھے ..ابھی بھی وہ نماز کے لیے اٹھی تھی تو ساتھ عمر کو بھی جگایا کہ وہ بھی پڑھ لے ...وہ وضو کر کے آگئ لیکن وہ ابھی تک سو رہا تھا ...

عمر ...اٹھ جائیں نا.----- ..ورنہ میں پانی پھینک دوں گی ..دھمکی دیتے اس نے دوپٹہ سہی کر کے لپیٹا------ ...حاشر بھی سیم عمر کے سٹائل میں اوندھے منہ سویا ہوا تھا...

.. عمر ....اس نے دوبارا ہلایا پر اس نے چہرا پھیر کے دوسری طرف کر لیا

وضو کر کے ائی تھی تو ہاتھ ابھی بھی گیلا تھا تھوڑا تھوڑا ..اس نے ہاتھ عمر کی گال پہ رکھا کے ٹھنڈے ہاتھ سے وہ اٹھ جائے گا پر اس نے الٹا گال پہ رکھے اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں قید کر لیا...-----

ی---ہ ..یہ کیا کر رہے ...دیر ہو رہی ہے عمر نماز پڑھنی ہے ابھی ...اپنے ہاتھ کو چھڑانے کی ناکام کوشش کی جو چند سیکنڈ میں گرم ہو چکا تھا...

اچھا نا اٹھتا ہوں اپ میرے پاس ہی بیٹھی رہیں....--------

کیا مطلب پاس ہی بیٹھی رہیں ...میں کہ رہی دیر ہو رہی ہے اور اپ سو رہے ہیں... اپنے ہاتھ کو جھٹکے سے کھینچا تو وہ اس کے ہاتھ سے آزاد ہو گیا....

میں جائے نماز بچھا رہی ہوں اٹھ جائیں نہیں تو پورا جگ پانی کا گراوں گی اپ پہ ...دوبارا دھمکی دی اور جائے نماز کبڈ سے نکال کے بچھانے لگی ...جائے نماز بچھا کے اس نے حاشر کو سیدھا کیا تھا کے ماما نے کہا تھا اسے سیدھا لٹایا کرو ورنہ ماتھا نکل آئے گا ..پر وہ بھی دو منٹ بعد الٹا ہو جاتا...

اسے سہی کر کے عمر کو بازو سے پکڑ کے کھینچا ..پر وہ زرا سا ہی ہلا تھا..

کتنا سوتے ہیں..

پاس پڑے جگ کو اٹھا کے اس کے اوپر ایک دھار کی صورت پانی گرانا شروع کیا...

اووو ----واوو -----بارش ... عمر مسکراہٹ چھپاتے اٹھا تھا...

جی نہیں یہ اپ کا روم ہے اور یہ پانی ہے ...اس نے پہلے روم کی طرف اشارہ کیا پھر پانی کی طرف ... عمر کی شرٹ مکمل بھیگ چکی تھی...

اچھا جی لیکن مجھے تو بارش لگ رہی ہے نا ...اسے کھینچ کے اپنے قابو مین کیا اور رخ بدل کے خود اس کے اوپر ہوا ...

ع .. عمر یہ کیا کر رے .. پیچھے ہون .....اس اچانک حملے پہ اس کا دل دھک سا رہ گیا تھا...

کچھ نہین بس بارش مین انجوائے کرنے کا کی کوشش کر رہا ہو..ا ..ایک ہاتھ سے اس کا دوپٹہ کھولتے دوسرے ہاتھ سے اسے قابو کیے رکھا جو مچل رہی تھی ...پھر اس کے بال کھول کے اس کے اندر منہ گھسایا------وہ تڑپ اٹھی تھی...

عمر ...نا کریں ...حاشر جاگ جاے گا ...اس کے بالوں کو مٹھی میں لیتے کھینچا تھا...

نہین جاگے گا اپ شور نا کریں نا ..اس کی کان کی لو کو چھوتے وہ شرارت کر گیا تھا...

وہ دیکھ رہا ہے دیکھیں نا ..وہ روہانسی ہوئ...

نہیں دیکھ رہا .... عمر نے زرا سا چہرا اٹھا کے دیکھا ...اس کا منہ دوسری طرف ہے وہ
......اپنے باپ کے جزبات کو اچھی طرح سمجھتا ہے

وہ خاموش ہوگئ تھی کہ اب عمر نے اس کے دونوں ہاتھون کی انگلیونکو اپنے ہاتھوں
...میں پھنسا لیا تھا اور وہ کوئ مزاحمت بھی نہیں کر پا رہی تھی

دو منٹ میں ہی اس کی سانسیں اکھڑنے لگی تھیں جب کوئ ارام سے دروازہ کھول کے
...اندر ایا تھا

....ع .. عمر ..کوئ ایا ..پلیز پیچھے ہوں

...ہووووں ..خاموش رہیں اسے لگا کے ابھی بھی وہ جان چھڑانے کے لیے کہ رہی ہے

عائزہ جو روز المیر کو خود دیکھنے اتی تھیں ناشتے سے پہلے وہ روز اتی تھیں لیکن اج ناشتہ
سب نے دیر سے ہی کرنا تھا تو ووہ اتنی دیر جاگ کے کیا کرتیں سو وہ نماز پڑھ کے ہی ا
..گئ تھیں ... لیکن اندر کا ماحول دیکھے وہ الٹے قدموں بھاگیں

توبہ عمر بھی ایسا ہو سکتا .... جھرجھری لیتے وہ حاشر کو دیکھنے کی غلطی کیے بغیر اپنے
..کمرے مین چلی آئیں

... عمر نے سر اٹھا کے دروازے کی طرف دیکھا تھا جو ابھی ابھی بند ہوا تھا .اور پھر نشا کو
جو دیکھ چکی تھی کہ واقعہ ہی کوئ ایا تھا ...وہ ابھی اسے دیکھ ہی رہا تھا کے پہلے ایک

..انکھ سے آنسو نکلا اور پھر دوسری سے ...اس کے بعد وہ پوری شدت سے روئ تھی

ا----اپ-م-- میری بات نہین مانتے اب پتا نہیں ....اس سے بات ہی مکمل نہیں ہو رہی تھی...

کیا ہو گیا ہے یار ...کچھ نہیں ہوتا ..اسے اپنے سینے مین بھینچا تھا ...یہ بات بھی کوئ رونے والی ہے ...اسے ڈپٹا بھی ساتھ پر وہ جب تک اپنا رونا مکمل نا کر لیتی چپ نہیں ہونا تھا ...دس منٹ لگ گئے تھے اسے چپ کراتے ...اب لیٹ نہیں ہو رہا نماز کے لیے ...چلیں اٹھیں ..اس کے انسو صاف کرتے اسے اٹھایا تھا جس نے کچھ ہی دیر میں انکھیں سرخ کر لی تھیں...

پھر وہ بھی وضو کر کے ایا دونوں نے ساتھ مل کے نماز پڑھی تھی ...اس کے بعد قرآن پاک کی تلاوت کی..وہ روزانہ ایسا کرتے تھے----

OOOOOOOO

سب ناشتہ کرنے کے بعد لان میں جمع تھے اسد اور عمر افس چلے گئے تھے بڑے پاپا گھر ہی تھے جبکہ چھوٹے پاپا افس میں...

خواتین میں سے ردا عشا اور عائزہ نے بوا کی ہلپ کی تھی ناشتے کے بعد کاموں میں اور اب عائزہ اسما بسما شانزی کی تائ ردا کی پھپو چاچی مورے اور سارا سب بیٹھی موجودہ دور

کے فیشن پہ ڈسکس کر رہی تھی اور دابو کے کمرے مین مرد حضرات ڈیراہ لگا کے بیٹھے تھے اور وہ سیاست کے وٹیپک پہ بحث کر رہے تھے....

لان میں نیچے گھاس پہ بیٹھے علی کی گود میں حاشر بیٹھا تھا) کل رات فنکشن کے بعد عمر سے اچھی خاصی کروا کے سدھرا تھا...(پھر ساتھ احمد اور ردا پھر تھوڑا فاصلے پہ روحی اور حرا ..ساتھ شانزے پھر ماہی پھر رمشا ...چیئرز پہ فاطمہ۔ عشا۔ نشا اور ایک پہ زوا بیٹھی تھی اور اس کے ساتھ المیر کھڑا تھا ... تھوڑا سا فاصلے پہ زوہیب اور دلاور بھی بیٹھے تھے ... اج ان سب نے شام کو جانا تھا سوائے ردا اور احمد کے انہوں نے کل صبح ہی جانا تھا--------

اتنی ساری شادیاں اکٹھی ہونگی ...کتنا مزا اے گا نا ...نشا عشا کی گود میں سر رکھتے بولی تھی ہلانکہ مشکل ہوا تھا رکھنے میں---- .بٹ عادت سے مجبور ....میرے تو وہم و گمان مین بھی نہیں تھا کہ مورے ایسا کچھ کر دیں گیں ... کتنی چلاک ہیں نا ..دلاور کو دیکھتے وہ ہنسی تھی .....دلاور ان سب کی طرف دیکھنے سے گریز کر رہا تھا پتا نہیں مورے نے اس سے پوچھا بھی تھا کے نہیں..

جو بھی پر اب سب کی خاندان میں ہی ہوگئ ہے.------- .بس ماہی ہی بچی ہے اس کا بھی کسی سے کروا دیں گے..

نا بھی میں تو شکر کیا کے اتنے ویاہوں میں میں اکیلی کنواری ...اس نے کالر جھاڑے تھے....

دارا صل کل رات کو سب کے سامنے دلاور کے لیے روحی کا ہاتھ مانگا تھا ...پہلے تو اسما کی دیورانی نے غصہ کیا تھا ... لیکن پھر احمد کے گارینٹی دینے پہ انہوں نے ہاں کر دی تھی ...اسما نے بھی پھر زوہیب کے لیے رمشا کا ہاتھ مانگ لیا تھا ...اس طرح دونون خاندانوں مین وٹہ سٹہ بن جاتا تو پھر کچھ ٹینشن کم ہوتی کہ بیٹی لے رہے ہین تو بدلے میں دے بھی رہے ہیں ....اس اناوسمینٹ کے بعد ان کے نکاح بھی کرنے کا علان کیا تھا جو تقریب ختم ہونے کے ادھے گھنٹے پہلے ہونے تھے ...مطلب شانزے علی-- ...دلاور روحی اور زوہیب رمشا کا

ابھی وہ سب ادھر ادھر ہوے ہی تھے کہ رمیز کے والد اور والدہ جن کو خصوصی طور پر دعوت دی تھی دابو اور عمر نے ...کہ رمیز کے جو دادا تھے وہ دابو کے بہترین دوست ہوا کرتے تھے لیکن ان کی ڈیتھ ہوگئ ...پھر بھی دونون خاندانوں کی ڈور بندھی ہی رہی اور اب وہ ڈور رشتے کی ڈور مین تبدیل ہوگئ تھی کہ انہون نے رمیز کے لیے حرا کا ہاتھ مانگا تھا ....جو کے بغیر کسی پیش و پشت کے قبول کر لیا گیا

اس طرح پھر ماہی کے علاوہ سب کے نکاح ہو گئے تھے اور رمضان کے بعد شادی ہونا تھی....

رمیز جو عمر سے 5 سال چھوٹا تھا کیوٹ سا سب اسے جانتے تھے ...وہ عمر کی کافی حد تک کاپی کرنے کی کوشش کرتا تھا ...اور عمر کا بہترین دوست بھی تھا ...اؤٹ اوف فیملی بس ایک رمیز ہی تھا جو اس کے اتنے قریب تھا ...اس رشتے سے اور کچھ نا سہی لیکن اسے اس بات کی خوشی تھی کے وہ اس فیملی کا حصہ بن جاتا...

میں تو سوچ رہی ہون کے میں ایک پوری بوتیک ہی اپنے لیے اڈر کر دوں ابھی سے کہ مہندی کے الگ بارات مایوں ...اووووف ...اتنا کچھ ہو گا ...وہ ایکسائٹمنٹ میں کھڑی ہو گئ تھی ....احمد نے موبائل سے سر اٹھا کے نشا کو دیکھا اگر دلاور اور زوہیب نا ہوتے تو اس سے کوئ بعید نہین تھا کہ ڈانس کرنا شروع کر دیتی...

ہاں ہمیں لینے کی کیا ضرورت ہے سارے تم ہی لے لینا ...فاطمہ نے چڑ کے کہا...اسے اس بات کا غم تھا کے اب وہ شانزے کو علی سے دور نہیں رکھ سکے گی------

پتہ جس طرح تم لوگوں نے میری شادی پہ انجوائے کیا تھا نا ..مین تو ڈبل بلکہ چار دفا سے بھی زیادہ انجوائے کروں گی... خوشی اس کے انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی جیسے-----

...حاشر بھی نشا کو دیکھ کے خوش ہو رہا تھا

یہ جو اتنا خوش ہو رہی ہو نا ...دیکھنا عمر بھائ نے جو تمیں کہین انے جانے دیا رات کو بھی جلدی بلا لیا کرین گے...ردا نے اسے حقیقت بتائ

OOOOOOOOO

..

...لنچ کرنے تک وہ سب وہاں بیٹھے باتیں کرتے رہے تھے

پھر لنچ کے بعد کچھ کمرون میں چلے گئے اور کچھ اگے پیچھے کامون میں روحی جو لاونج سے لان مین جا رہی تھی ...دروازے سے انٹر ہوتے دلاور سے ٹکرائ...گرنے سے پہلے دلاور نے اسے بازو سے پکڑ لیا تھا

دیکھ کے نہیں چل سکتے ...وہ ٹھہری فاطمہ اور شانزے کی دوست ..مقابل کو کیسے نا ...سناتی

اور دلاو حیران کے مورے کون سی لڑکی چنی اس کے لیے جسے تمیز ہی نہیں ہے بات ..کرنے کی

...اب چھوڑ دیں ..وہ ابھی تک اس کی باہوں میں جھول رہی تھی

اچھا تو اپ دیکھ کے چل لیتیں میں تو اندھا تھا ...اسے اس بولتی لڑکی پہ غصہ ایا

...تھا...اور اس نے اسے دھڑام سے نیچے پھنکا

ااہ ہ ہہ ہ ہ ہ ماما ....وہ بس درد سے چلاتی رہ گئ تھی اور وہ نخریلہ پٹھان وہان سے

...واک اوٹ کر گیا تھا

بس ایک بار شادی ہو جاے سارے نخرے نکالے نا تو میرا نام بھی روحی نہین ..چہرے

...پہ ہاتھ پھیرتے اسے غائبانہ دھمکی سی اور پھر مشکل سے اٹھ کے باہر چلی گئ

شام کو کچھ سات بجے اور کچھ اٹھ بجے نکل گئے تھے ... بھرا بھرا گھر ایک دم سے خالی ہو

.....گیا

ردا المیر کو لیے کمرے میں ئ تھی ..کام کر کر کے وہ سہی تھک گئ تھی ...المیر بھی پتا

... نہیں کیوں چڑچڑا سا ہو رہا تھا

.....احمد ...ہوں ..وہ موابئل پہ جانے کیا کر رہا تھا

اسے چینج کرا دو مین فرش ہو لوں ... سستی سے کہتے اس نے کراون سے ٹیک لگائ تھی

..المیر بھی خاموشی سے پیچھے ہو کے لیٹ گیا تھا ....احمد ہون کہ کے پھر بزی ہو گیا

ردا کی بھی انکھ لگ گئ تھی جو اسے دوبارا نا کہ سکی ...المیر بھی چپ چاپ لیٹا رہا ..تقریبا

گھنٹے بعد اس کی انکھ کھلی تو المیر سو چکا تھا انہین کپڑو مین احمد بھی نہیں تھا ...مطلب

وہ کچھ بھی نہیں کر کے گیا ...اسے اس پہ غصہ ایا ...دارا صل اس کی چھٹی زیادہ ہو گئ تھی وہ فائل وغیرا ادھر سے ہی بنا کے دے رہا تھا ..سارا دن پہلے ادھر ادھر کامون مین لگ گیا تھا اور اب رات کو بھی اتنی تھکاوٹ تھی کے دل کرتا سب چھوڑ چھاڑ کے سو جائیں ...پر فائل نا بنا کے دیتا تو نوکری کے جانے کا بھی خطرہ تھا

OOOOOOOOO

دو دن بعد

رمضان کا با برکت مہینہ شروع ہو چکا تھا ...عائزہ نے حال مو خاص سب کے لیے عبادت کے لیے مختص کر دیا کے وہاں سکون سے دل لگا کے اللہ کی عبادت کی جاے...اج پہلا روزہ تھا تو سب پہلے ہی آ گے تھے ... سحری کرتے وت لڑتے بھی رہے ..اور کھاتے بھی رہے ...فاطمہ کھا لو بیٹا ...عائزہ نے فاطمہ کو کہا جو عثمان کو گھور رہی تھی کونکہ اس نے فاطمہ کا چائے کا کپ اٹھا کے فورنا ہونٹون سے لگایا تھا ...تاکہ وہ واپس نا لے سکے ..پر اس نے واپس اٹھا کے اپنے پاس رکھ لیا تھا ..مین جھوٹھی پی لوں گی محبت بڑھے گی .اس نے بھی دل جالنے والی مسکراہٹ سے نوازا ..دارا صل عائزہ ایک ..کپ سے زیادہ چائے پینے ہی نہیں دیتی تھین کہ سارا دن پھر پیاس بہت لگتی ہے ...اور عثمان کا کپ ختم ہو گیا تھا ...تو وہ اس کی اٹھا کے پینا شروع ہو گیا

اسد اور عیشا ساتھ بیٹھے تھے نیشا بھی عمر کے پاس ہی بیٹھی تھی وہ خود دھیان سے اسے سحری کرو رہا تھا .. کیا کھایا کتنا کھایا ... ایک تو وہ خود اتنی سی صحت تھی اس کی اوپر سے حاشر کے فیڈنگ کا بھی مسئلہ تھا ... بسما نے منع کیا تھا لیکن وہ بھی رکھ ہی رہی تھی کہ جو ہو گا دیکھا جاے گا .....

داہو کے ساتھ بڑے پاپا اور بسما تھین پھر ان کے ساتھ سارا اور عائزہ کے ساتھ چھوٹے پاپا ..... سحری کا ٹائم ختم ہونے سے پانچ منٹ پہلے سب نے دعا مانگی تھی اور پھر ایک ایک کھجور کھا کے روزہ بند کر دیا تھا ....

اس کے بعد مرد حضرات مسجد کی طرف روانہ ہوے نشا اور عشا نے برتن سمیٹ کے دھوئے تھے عشا نے ہی دھوے تھے بس نشا انہیں سیٹ کر کے ریک مین لگاتی گئ ... فاطمہ بھی ان کے ساتھ ہی تھی ... ماما لوگ بھی وضو کر کے حال میں چلے گے تھے کے اب سے سب نے نماز بھی وہاں ہی بڑھنی تھی .. وہ لوگ بھی کام سے فارغ ہو کے وہاں ہی اگیئں .. نماز پڑھ چکیں توں باقی سب بھی ا چکے تھے .. علی اور عثمان بھی ادھر ہی اگے البتہ باقی اپنے کمروں میں .... کتنی دیر وہاں بیٹھ کے وہ تلاوت کرتے رہے... سب نے پہلے سپارے سے سٹارٹ کیا تھا ... ایک دن مین ایک .... عشا کی اور عثمان کی سپیڈ تیز تھی سو انہون نے دو سپارے تو لازمی پڑھنے تھے ... ویسے عام طور پہ

سب ہی رمضان میں مقابلے سے پڑھتے ہین اور ہر دوسرے دن پوچھ رہے ہوتے ہین
....کہ کتنے سپارے پڑھ لیے ان کا بھی یہ ہی حال ہونے والا تھا

OOOOOOOOOOO

رمضان کا مہینہ تیزی سے گزر رہا تھا ...اج پہلا عشرہ ختم ہو گیا تھا ..سب لوگ افطاری کے بعد لان مین بیٹھے تھے ...اور ردا سے ویڈیو کال پہ بات کر رہے تھے .. عمر بھی وہی تھا ...المیر حاشر اور زوا ایک دوسرے کو دیکھ کے اتنے خوش ہو رہے تھے کے جسے ابھی باہر نکل ائین گے ..وہ ایک دوسرے کو کافی مس کرتے تھے زوا کی اور المیر کی تو اٹیچمینٹ بھی زیادہ تھی ..ردا بھی کہتی تھی کہ اس کا دل کرتا واپس ا جاوں یہان اکیلے مینج کرنا مشکل ہو جاتا ہے پر احمد ہی اسے نہیں انے دیتا تھا بلکہ اور بھی بہت ساری باتین ..سناتا ...کہ جان چھڑوانا چاہ رہی ..کام چور ...اس طرح کے طعنے ملتے رہتے

عمر لوگ افس سے جلدی آ جاتے ...واپس ا کے پہلے سوتے تھے کچھ دیر پھر اس کے بعد عصر کی نماز سے لے کے مغرب تک قران پاک پڑھتے بڑے بابا چھوٹے بابا اسد دابو ...اور عمر مل کے

باقی دونون لڑکے لڑکیوں کے ساتھ ہی پڑھ لیتے تھے وہ نکمے جو ہوے ... عصر کے بعد لڑکیان ساری مل کے افطاری کی تیاری کرتین ..روز اہتمام سے افطاری کی جاتی تھی اور

پڑوسیون مین بھی لازمی بھیجی جاتی ..ان کی طرف سے بھی اجاتی تھی جو علی اور عثمان ..... بھوکون کی طرح چٹ کر جاتے

نشا کو شروع شرع مین تھوڑطا مسئلہ ہوا تھا .. لیکن اب وہ بھی سیٹ ہو گیا تھا .. زوا بھی ٹھیک تھی ان ان دونون کی اٹیچمنٹ زیادہ ہو رہی تھی ...المیر بھی پہے سے کافی ...کمزور سا ہو گیا تھا .. بسما کہتی رہتین ردا کو بھیج دو بھیج دو ..پر احمد صاحب کا فرمان تھا کے المیر ساری زندگی اکیلا تو نہین رہے گا نا ردا کو بھیج دون تو تا کے ...اور بسما تو اس کی بات پہ تلملا کے رہ جاتین اور ردا کا بس نہیں چلتا وہ اس انسان کا سر پھاڑ دے

.... کل عید تھی ردا اور احمد بھی اے ہوے تھے

وہ بھی عمر کے کپڑے نکال کے رکھ رہی تھی جب وہ کمرے مین ایا تھا ...اج اخری افطاری تھ سب اداس تھے کے مبارک مہینہ ختم .ہو گیا ..... علی اور عثمان نے تو باقاعدہ آنسو بھی بہاے تھے .. کیون کہ اس مہنے سے سب کو دلی لگاو سا ہو جاتا ہے شیطان قید ...ہوتا ہے لوگ دل لگا کے عبادات کرتے ہین اور پھر اللہ کے قریب ہو جاتے ہین ویسے بھی رمضان میں عبادت کرنا زیادہ اسان ہو جاتا ہے .... سب کا رجحان ایک طرف ہو

جاتا تو لوگ برائیوں کو کم دیکھتے ہیں .. سو وہ نفس کو کنٹرول مین بھی اسانی سے رکھ لیتے ہیں ...

حاشر کو بیڈ پہ بیٹھا کے وہ سٹڈی میں چلا گیا تھا حاشو بھی خاموشی سے ماما کو دیکھ رہا تھا جو کبھی یہان سے نکل کے وہان جاتین تو کبھی وہان سے نکل کہ یہان ...

نشا جب فارغ ہوگئ تو حاشر کے پاس ائ وہ بھی گھٹنوں کے بل چلتے اس کی گود مین آ کے لیٹ گیا ...اور اس کے اندر منہ چھپانے لگا سیم جیسے وہ بسما کے ساتھ کرتی تھی .. ایک عجیب سا سکون ملتا تھا ....

عمر باہر ایا تو وہ حاشر کو گود میں لے کے ہنسا رہی تھی ....پاس اکے حاشر کو اٹھا کے سائڈ پہ کیا اور خود اس کی گود مین سر رکھا ...اٹھاتے ہوے نشا ک شرٹ کا کچھ حصہ اوپر ہو گیا تھا جس کی وجہ سے عمر کا کان اس کے پیٹ سے مس کر رہا تھا ...وہ پیچھے ہونے لگی تھی جب عمر نے اسے حصار مین لیتے اس کے اندر منہ چھپایا تھا .. حاشر اتنا سمجھدار بچا تھا وہ سوچ بھی نہین سکتی تھی کے وہ رخ موڑ کے بیٹھ گیا تھا ...

نشا کانپ اٹھی تھی ...اس نے کانپتے ہاتھون سے اسے پیچھے کرنا چاہا .. پر وہ جسے سکون میں تھا ...حاشر بھی کچھ دیر ہی دوسری طرف رخ کر کے بیٹھا تھا پھر سکرول کرتے اسکی گود میں چھپے عمر کو پکڑ کے کھینچا ...نشا کو عمر کی گرم سانسین اور اس کے ہونٹون کا

لمس جو وہ اپنے پیٹ پہ محبوس کر سکتی تھی ادھ مویا کر رہے تھے ...حاشر سے جب عمر کھیچا نا گیا تو اس نے رونا شروع کر دیا .... عمر جو بس نیند کی وادی میں جانے لگا تھا .ہڑبڑا کے سیدھا ہوا...

کیا یار کتنے ظالم ہو ....اس کی گود سے اٹھنے کی بجاے زرا سا سیدھے ہوتے حاشر کو اٹھا کے اپنے سینے پہ بیٹھا لیا... .پھر ایک نظر نشا کو دیکھا جس کے چہرے پہ گلال سا بکھرا تھا...وہ اس کی اسی چیز کا تو دیوانہ تھا...اس کی حیا اس کا شرمانہ ہی اسے اس کا اسیر بناتا تھا ....ان کی شادی کو تین سال ہونے کو تھے لیکن اج بھی وہ پہلے دن کی طرح ہی ہیو کر جاتی .وہ اس سے لڑتی بھی تھی .. لکین یہ جھجھک چاہتے ہوے بھی نہین جاتی تھی ..

....کب تک اٹھنا اپ لوگون نے ...اس کی نظرون کے ارتقاز سے بچتے وہ بولی

اب تو حاشر بھی عمر کے سینے پہ سر رکھ کے لیٹ گیا تھا سیدھا ہو کے

وہ تھک گئ تھی ان دونون کے وزن سے ...ایک عمر کا سر اتنا بھاری اوپر سے حاشر صاحب کو بٹھا دیا تھا...

اس نے حاشر کو اٹھا کے سائڈ پہ کیا پھر عمر کا سر اٹھایا ...لیکن وہ اس سے ہلا تک نہین کیونکہ ایک اس کے سر کا وزن دوسرا اس نے جان بوجھ کے گردن کو اکڑا لیا تھا...

وہ بس مسلسل اسے دیکھے ہی جا رہا تھا اور وہ اس کی نظروں سے پزل ہو رہی تھی...

نا دیکھیں نا ..اس نے اپنی لرزتی پلکوں کو بند کیا تھا...

کیوں نا دیکھوں ..اپنی بیوی کو دیکھ رہا ہوں نا ..اس کی انکھوں کی لو اس سے برداشت نا ہوئ تو جلدی سے اپنا نازک سا ہاتھ سے اس کے انکھوں پہ رکھا ... عمر مسکرایا ...پاس بیٹھا حاشر عمر کے موبائل کو دیکھ رہا تھا الٹ پلٹ کے...

عمر نے اس کے ہاتھ کو ہٹانے کی بجائے سکون سے انکھیں بند کر لیں تھیں ...

اج میں ادھر ہی سونا ہے ...سیریس ہوتے اس کا رنگ اڑایا تھا...

ک ...کیا مطلب ادھر ہی سونا ...میں تھک جاوں گی ....وہ ممنا ئ..

اویں تھک جائیں گی ..اپنے محبوب شوہر کے لیے اپ اتنی سی تکلیف نہیں سہ سکتیں ...اٹس ناٹ فیئر ...اسے اس پہ ترس ایا تھا جو اس کی گود سے اٹھ گیا ..پھر حاشر سے موبائل لے کے سائڈ ٹیبل پہ رکھا کہ وہ منہ میں ڈال رہا تھا...

نشا اس کے اٹھنے پہ جلدی سے اٹھی تھی اور دوپٹہ لے کے باتھ روم میں گھس گئ

سارا دن اتنا مصروف گزرا تھا اج کا کہ وہ ویسے ہی تھک گئ تھی

ابھی وہ باتھ روم سے چینج کر کے نکلی ہی تھی کے علی کمرے میں اسے بلانے کے لیے اگیا...

نشاااا۔۔۔۔۔ مہندی لگوانے چلنا تو ا جاو ..اسے اب عمر سے ویسے ڈر نہین لگتا تھا جیسے پہلے ....اور عمر بھی کچھ نرمی برت جاتا اس سے...

ابھی اس وقت جانا نے ...حاشر کو گود مین لیتے اس نے دونون کی طرف دیکھا تھا...

جی نشا نے سر ہلا کے اجازت طلب نظروں سے دیکھا ...

چلی جائیں لیکن جلدی ا جانا سب ...اس کے چہرے کو دیکھتے اجازت دے دی تھی کہ وہ اس کی خوشی کے لیے کچھ بھی کر سکتا تھا...

دھیان سے جانا علی کو کہتے وہ حاشر کو لے کے ان کے ساتھ نیچے تک ایا تھا سب کو گاڑیوں مین اپنی نگرنی مین بٹھا کے ہی واپس کمرے مین ایا ...عائزہ اور چھوٹے پاپا بھی ساتھ ہی تھے تو وہ ان کی طرف سے بے فکر تھا....

پھر وہ کافی دیر تک حاشر کے ساتھ کھیلتا رہا تھا .. حشر صاحب بھی ماما کے جانے سے پرشان نہین ہوتے تھے پر عمر کے جانے سے ضرور روتے .. کیون کے اس نے شروع سے ہی عمر کو دیکھا تھا ...تو وہ اس سے زیادہ اٹیچ تھا...

OOOOOOOOOOOOOO

سب لوگ عید کی نماز پڑھنے کے لیے عید گاہ چلے گئے تھے ...وہ لوگ بھی تیار ہو رہی تھیں سب لڑکیاں ردا کے کمرے مین ہی تھین سب نے وائٹ کیپری کے ساتھ الگ

کلرز کی شرٹس پہنی تھیں نشا کی لائٹ ییلو . عشا کی لائٹ بلو ...ردا کی لائٹ پنک اور فاطمہ کی لائٹ پرپل دوپٹے شرٹ کے ساتھ میچنگ تھے ...مہندی لگے ہاتھون مین بھر بھر کے چوڑیاں ڈالین ہلکا سا میک اپ کیا ...رات کو وہ لوگ کافی دیر سے ائے تھے .. سب نے چارون سائڈز پہ مہندی لگوائ تھی ...اور اب سب رنگ بکھیرتیں بہت پیاری لگ رہی تھین شانزے کی بھی صبح سے اتنی کالز ا چکی تھین کی آ کے لے جاو ....ردا نے کہا تھا ..کہ سسرال میں بغیر کسی لحاظ شرم کے دوڑی چلی آ رہی ہو

... بھاڑ مین جائے سسرال ..مجھے نہین پتا لے جاو مجھے

پر اسے لینے کوئ نہین گیا تھا کہ اسما نے منع کر دیا تھا لڑکیون کا کیا وہ تو کچھ بھی کرتی ...ہین لیکن ایسے اچھا نہین لگتا اوپر سے شادی بھی قریب تھی

بچوں کو بھی اپنے جسے ہی کپڑے پہنائے تھے زوا نے وائٹ پجامے کے ساتھ لائٹ ریڈ کلر کی فراک پہنا تھا...اور المیر اور حاشر نے وائٹ جسے سب مرد حضرات کے تھے-----

سب تیار ہو کے باہر آئین تو عائزہ اور سارا شیر خورمہ ٹیبل پہ رکھ رہی تھیں ..وہ لوگ ..ابھی تک تیار نہین ہوے تھے البتہ بسما تیار ہو چکی تھیں

مرد حضرات کے انے کا ٹائم ہو گیا تھا...اور وہ سب عید لینے کے لیے تیار تھیں..... حاشر اور المیر کو بھی لے کے جانا تھا انھوں نے ساتھ وہ تو بڑی مشکل سے انہیں روکا تھا سارا نے کہ چھوٹے بچوں کو سنبھالے گا کون س کے بھی کئ جواز نکال لیے تھے... لیکن سارا نے پھر بھی نہیں جانے دیا تھا.....

سب سے پہلے دروازے سے دابو انٹر ہوے تھے .....سامنے ساری--- بس چار ہی تو تھیں لڑکیوں کو دیکھ کے مسکراتے باری باری سب کے سر پہ ہاتھ رکھا دعائیں دیں... ہماری عیدی ...دابو بغیر عیدی دیلے ہی اگے چل پڑے تھے....

یہ دعائیں کم ہہیں کیا جو اور بھی عیدی چاہیے ...دابو نے جان بوجھ کے ان کو چڑایا تھا....

اچھا اچھا یہ لو .....دس دس روپے کا کڑکتا نوٹ نکال کے سب کو دیا ...البتہ زوا کو زیادہ دی تھی ...حاشر اور المیر شانزے کی طرف تھے ...اااااہ بچاری شانزے کا دکھ....... وہ جو دابو سے لے کے پیچھے مڑیں تو اور کوئ بھی نہیں ایا تھا...

باقی کہاں ہیں دا بو ....فاطمہ نے روہانسے ہو کے پوچھا کہ پہلے خود صرف دس روپے دیلے ہین اور اب باقی عوام بھی نہیں آئ....

مجھے کیا پتا مسجد سے تو میرے ساتھ ہہ نکلے تھے......

...باہر ہی ہونگے نا

OOOOOOOOOOOOO

عید والے دن تم رونا شروع کر دو عشا نے اسے ڈانٹا ...پھر وہ چاروں باہر آئین تھین لان مین جہان لڑکے ارام فرما رہے تھے جان بوجھ کے اسد جو دا بو کو سہارا دے کے اندر تک چھوڑنے ایا تھا وہ اندر کا سارا سین دیکھ چکا تھا تو سب کو بچا لیا ....اور بچانے کے بعد سب سے عزت کروا رہا تھا...

ان سب کو اتے دیکھ کے سب چپ ہو گے تھے عمر المیر اور حاشر کو لینے گیا ہوا تھا سو وہ ان میں نہین تھا...

ہماری عیدی ...سب ان کے پاس اتی چلائ تھین..

ک .ک کو ...کون سی عیدی کیسی عیدی ...یہ ہکلانے والا احمد تھا...

کیا مطلب تم لوگوں کو شرم نہین اتی ...اج کے دن بھی تم لوگ ہم لوگوں سے بھاگ رہے ہو ردا تو باقاعدہ لڑنا شرو ہو گئ تھی....

حمد نے اسے روتے دیکھا کے جلدی سے سارا وائلٹ نکال کے اس کے حوالے کیا ..جو ردا نے اپنا سمجھ کے ارام سے پکڑ لیا پھر سارے پیسے بانٹے چارون مین اور شانزے کا

حصہ الگ سے نکلا کے رکھا ....اس کے بعد اسد کا اور عثمان کا بھی وائلٹ ایسے ہی خالی ....کیا.. . علی البتہ بچ گیا تھا ..کہ اسے خود مسان مساں ملتے تھے وہ کون سا کماتا تھا کیتنے کنجوس اپ سب لوگ ...دیکھنا عمر جب آئیں کے تو ان سے مانگنے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی بلکہ وہ خود ہی نکال کے دے دیں گے سب کو ...نشا نے سب کو منہ بنا ....کے دیکھا تھا جو عید دینے کے بعد اب رونے والے تھے بس

کافی دیر تک لڑی جھگڑا چلتا رہا تھا اور پھر اندر ا کے سب نے شیر خورمہ سے بھر پور ...انصاف کیا ... میٹھی عید تھی تو پھر میٹھا تو بنتا ہی تھا نا

ادھے گھنٹے بعد عمر بچے بھی لے کے اگیا ...حاشر تو عائزہ کو دیکھ کے ان کی طرف لپکا . .تھا ..المیر البتا خود چلتا ہوا ردا کی ٹانگوں سے لپٹا تھا جسے اس نے جھک کے اٹھا لیا میرا بیٹا. .ان دونون نے بھی وائٹ کلر کے کپڑے پہنے تھے سب مرد حضرات کے وائٹ ...تھے ... کچھ دیر میں بڑے پاپا اور چھوٹے بابا بھی اگے ...دوستون سے مل مل کے سب اب لاونج مین ڈیرا ڈال کے بیٹھے تھے عشا اور فاطمہ سب کو شیر خورمہ دینے میں ...ہیلپ کرر رہی تھین جب ردا نے نشا کو کہنی مار کے عمر سے عید لینے کا کہا تھا ...وہ بھی خوشی خوشی سب کے سامنے ہی مانگ بیٹھی

عمر عیدی دیں ہاتھ پھیلا کے سامنے کیا .. عمر جو موبائل میں مصروف تھا ..ایک نظر اس کے مہندی لگے ہاتھون کو دیکھا جو چوڑیون سے بھی بھرے ہوے تھے ...قریب سے دیکھنے کو دل مچلا ...لیکن سب کے سامنے تو نہین نا....

کمرح مین آئیں واہاں سود سمیت عیدی دوں گا...کہ کے وہ اٹھ کے کمرے میں چلا گیا----

پانچ منٹ بعد اس کے موبائل پہ مسج ایا تھا جو ردا نے بھی پڑھا تھا...

ہمارے حصے کی بھی تم ہی وصول کرنا ....ردا طنزیہ مسکرا کے اٹھ گئ ...جبکہ وہ بے بسی سے لب کاٹ کے رہ گئ ..جو عمر نے عصے سے نوٹ کیے تھے ....ہر لحاظ سے خود کو ہی تکلیف پہنچاتی ہیں....

وہ سڑھیوں کے پاس کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا----- ....

⭘⭘⭘⭘⭘⭘⭘

کھا پی کے جب سب فری ہو گے تو اپنے اپنے کمرون مین چلے گے..

بس عثمان علی اور فاطمہ ہی لاونج مین رہ گے تھے...سب اپنی بیوں سے گلے عید ملین گے اور ایک مین بس دور دور سے ہی ...وہ سوچتے

ہوے فاطمہ کو دیکھ رہا تھا جو موبائل دیکھ کے مسکرا رہی تھی ...شائد کسی سے بات کر رہی تھی...

علی اگر سمانے نا ہوتا تو وہ بھی مل لیتا پر علی بھی چپک کے بیٹھ گیا تھا ..وہ بھی موبائل پہ ہی کسسی سے لگا ہوا تھا...

عثمأن نے کچھ سوچتے اپنے موبائل سے شانزے کو میسج کر دیا ...کچھ ہی دیر میں علی کے نمبر پہ اس کی کال آگی ...اور وہ صاحب خوشی خوشی شرماتے باہر نکل گے....

اور اس کا پلین کامیاب کر گے

اس کے جانے کے بعد عثمان فاطمہ کو پکڑ کے اپنے کمرے مین لے ایا وہ حیران سی اسکے ساتھ گھسیٹتی ہوی ائ تھی...

کیا ہے ...اندرا کے اس نے ہاتھ چھڑوایا ....کچھ نہین مسکراتے اس نے دروازہ لاک کیا تھا ...اور اس کی طرف بڑھا ...وہ اس کے ارادے سمجھ کے سٹپٹائ...

کیا کر رہے ہو ..پیچھے ہٹو ....وہ پیچھے ہوتے صوفے سے جا لگی تھی پر عثمان ان سنی کرتے اگے بڑھتا ہی رہا اور اس کے قریب پہنچ کے ....کس کے ہگ کیا ... کیتنی دیر وہ اسکے ساتھ لگی رہی تھی ...پھر خود ہی عثمان نے اسے پیچھے کیا ..اب ہوئ نا اصلی عید اس کی گال پے ہونٹ رکھتے وہ مسکرایا تھا....

م ...میں تمہین چھوڑوں گی نہیں ...اس سے پہلے وہ کچھ اور کرتا فاطمہ نے اسے سینے.

...پہ ہاتھ رکھ کے پیچھے کو کیا

....یار کہتا کون ہے چھوڑنے کا میری جان ...اسے بیک سے ہگ کرتے قابو مین کیا

....ت ... تم بہت خراب ہو گے ہو ...میں تم سے بات نہین کرون گی ..وہ گھبرا رہی تھی

لیکن عثمان اس کی گھبراہٹ کو انجوائے کر رہا تھا

.... پھر اس نے جھکتے اس کے کندھے پہ ہونٹ رکھے تھے ...جس پہ فاطمہ تلملا اٹھی

گھوم کے اس کی طرف مڑی----

تم کچھ زیادہ ہی فری ہو رہ ..ہے ہو ....پہلے تو غصے سے بولی لیکن اس کی انکھوں مین

...دیکھتے وہ سلو ہوگئ تھی

....کیا یار میں اپنی بیوی سے بھی فری نہین ہو سکتا اب ... مسکین سی شکل بنائ

..ہو سکتے ہو کیوں نہین ہو سکتے

پر تم ابھی نہین ہو سکتے ...اپنی بات کا مطلب سمجھے اس نے بات کا رخ ہی موڑ دیا تھا

....مجھے لگتا ہے مجھے دوسری شادی کرنی پڑے گی ...اسے تنگ کرے انکھ ماری تھی

ہووون کر لو اگر کوئ ملتی ہے تو ...ویسے تمین کسی اور نے اپنی بیٹی دینی ہی نہین

...ہے ...اب ان کی لڑای شروع ہوگئ تھی جو سارا دن چلنی تھی

ہونہہ خوش فہمی ہے تمہاری اتنا ہینڈسم لڑکا داماد بنانے کے لیے لوگ ترستے ہیں-----

....اتراتے ہوئے بالون کو سیٹ کرتے شوخی ماری

....اااہ خوش فہمیان چک کرو زرا

خوش فہمی ہے کہ سچ ہے یہ تمہیں جلدی سے پتا چل ہہ جاے گا کہہ کے وہ باہر جانے لگا پھر کچھ یاد انے پی روکا ..اور اس کے قریب ایا

. .بائ دا وے میری عیدی ....کمر پہ ہاتھ رکھ کے لڑکیون کی طرف اسے دیکھا

....کون سی عیدی ...مین کیون دون

کیا مطلب کیون دون میرا وائلٹ تو خالی کروا دیا اور اب خود دینے سے مکر رہی ہو ..سب کچھ سود سمیت وصول کرون گا ...دھمکی دیتے چلا گیا تھا ..پیچھے فاطمہ نے شکر کا سانس لیا تھا کے بلا ٹلی-----

وہ کب کا سٹڈی می گئ ابھی تک واپس نہین نکلی تھی اور عمر اچھے طریقے سے جانتا تھا کہ وہ چھپ رہی ہے اس سے ...حاشر اس کے سینے پہ ہی سویا ہوا تھا ...اسے احتیات سے بیڈ پہ لٹا کے اندر ایا ...تو نشا میڈیم اپنی مخصوص جگہ پہ گھٹنو مین سر دیے بیٹھی تھیں

..

اٹھیں ... عمر کی اوز سن کے وہ اچھلی تھی حالنکہ اسے پتا بھی تھا اب یہ جگہ عمر کو پتا لگ گئ ہے پھر بھی وہ وہین اکے چھپتی تھی.....

نہیں مجھے نیند ا رہی ہے .....تو بیڈ پہ چل کے سوئیں نا یہاں کیسے نیند اے گی اسے زبردستی اٹھا کے باہر لایا تھا-------

وہ بھی چھوٹے چھوٹے قدموں سے اس کے ساتھ کمرے میں آئ ...حاشر کی دوسری طرف لیٹنے لگی تھی جب عمر نے اسے اپنی والی سائڈ پہ لیٹنے کا اشارہ کیا. جس سے وہ بچ رہی تھی عمر. وہ ہی کرنے کے چکرون مین تھا .... عمر اپنا موبائل چارج پہ لگا کے اس کے پاس ایا جو بس ہلکا سا ہی ٹکی تھی ...اس کے ہاتھوں میں پسننا سا آ رہا تھا....

کیا ہوا کس چیز کی پر شانی ہے ...اس کے ہاتھوں کو کھولتے اپنے سامنے کیا....

بہت پیارے لگ رہے ہاتھ ...اس کا جواب سنے بغیر ہی وہ اپنی کہ گیا تھا.....

اس مین اپ کا نام بھی لکھا ہے ...ہاتھون کو سیدھا کر کے اس کے سامنے کیا.....

اچھا کہان ..وہ غور سے دیکھتے ہلکا سا جھکا تھا .... خود ڈھونڈیں اگر اپ کو مجھ سے محبت ہے تو مل جاے گا-- ...مسکاتے اس نے سہی کر کے ہاتھ پھلاے تھے....

مطلب اس سے اج اپ کا ارادہ ہے محبت ناپنے کا ....وہ نام ڈھونڈ چکا تھا ... مسکراہٹ دباتے وہ پریشانی سے اس کے ہاتھ کو دیکھ رہا تھا...

مجھے نہین مل رہا اپ خود ڈھونڈ دیں مصومیت سے کہتے وہ اس کی محبت مین چھوٹا بچا بن جاتا....

..ابھی بھی جان بوجھ کے اسے تنگ کرنے کے لیے بول دیا

... دیکھیئے نا سہی کر کے اسی میں ہے ...وہ بے چین ہوئ

...مجھے کہیں نہیں آ رہا نظر .....اس نے اس کی ہتھیلی کو تھوڑا اور قریب کیا

ہے ادھر ..ا ..پ دیکھین سہی کر کے وہ روہانسی ہوئ مطلب عمر کو اس سے محبت ہی نہین....

اس کے سرخ چہرے کو دیکھتے عمر نے عین اس جگہ پہ لب رکھے جہان اس کا نام جگمگا رہا تھا.....

....مل گیا. .وہ خوشی سے ہلکا سا چیخی تھی

ہاں اب اپ میرے ہاتھ پہ ڈھونڈ کے دیکھاییں ...اب اس نے اپنی ہتھیلی اس کے اگے پھیلائ تھی ......اپ نے تو مہندی لگائ ہی نہین....

. .پھر بھی لکھا ہے اپ دیکھیں تو ...فورس کیا

... نہیں نظر ا رہا ...شرمندگی سے سر اٹھا کے اسے دیکھا

....ہاتھ پہ نہی ہے کیا پتا کہین اور ہو ...وہ پیچھے بیڈ کراون سے ٹیک لگا گیا تھا

... کیا مطلب کہین اور ہو

..دیکھ لین ..کندھے اچکائے

.. یہان ..اسے سمجھ ایا تو اس کے دل کے مقام پہ ہاتھ رکھا

. میں نے ہاتھ رکھے تھے----- .نروٹھے پن سے کہتے وہ اس کا ہاتھ سائڈ پہ کر گیا...

...مطلب ...نا سمجھی سے اسے دیکھا

..میں نے کیسے ڈھونڈھا ..اسکی بات سمجھتے وہ بلش ہوئ تھی..ن .نہین مین نہین رکھنے دیکھ لین عید والے دن بھی اپ ..وہ ناراض ہو گیا----

اچھا اچھا ..اس نے بے چینی سے اس کے سینے پہ ہونٹ رکھ دیے تھے .اسنکے ہونٹون پہ لگی لپ سٹک اپنا نشان اس کے وائٹ کرتے پہ چھوڑ گئ تھی .وہ جلدی سے پیچھے ہوئ عمر اندر تک سر شار ہوا تھا.. .اسے خود سے قریب کرتے اس کے بالوں کو کیچر سے ازاد کیا ...پھر گردن کے پیچھے ہاتھ رکھتے وہ اس کو اپنے اپر جھکا گیا تھا ...اس کے ہونٹوں کا زائقہ چکھتے وہ اسے سٹپٹانے اور شرمانے پہ مجبور کر گیا تھا .....یہ ہمشہ میٹھے کیوں ہوتے ہین .....پیچھے ہوتے اس کے گال سے انگھوٹھا مس کیا

...اپ انتہائ لوفر انسان ہیں ..ہاتھ کی پشت سے ہونٹوں کو رگڑتے وہ ناراض ہوئ تھی

ہاے ظالم لڑکی .مین لوفر گنڈاہ موالی سب کچھ صرف اپ کے لیے ہی ہون بس .وہ ایک دفہ پھر شرارت کر گیا تھا ...اور نشا حواس باختہ ہوتے اٹھنے لگی لیکن عمر نے اپنی گرفت مضبوط کرتے قید کیا تھا

OOOOOO

.... میری عیدی ... عشا نے کمرے مین آ کے اس کے سامنے ہاتھ پھیلایا

کون سی عیدی ..اب ...ابَی کچھ دیر پہلے ہی تو سارا وائلٹ خالی کروا چکی ہین اپ سب .....چڑیلیں ...اسے اس پہ رج کے غصہ ایا تھا مطلب کہ حد ہی ہو گی

وہ دوسری عید تھی جو سب کے سامنے سب کے لیے اور میرے لیے تھی ..یہ اور .....ہے ...زوا کو بیڈ پہ سیدھا کر کے بیٹھایا

یہ دوسری عیدی کون سی ہے اب ...اس کی طرف مڑتے گھور کے دیکھا.....اووو اچھا ...اچھا .... تم رومینس کی بات کر رہی ہو

.....جی نہین میں چوڑیوں کی سیٹ کی یا اس قیسم کی دوسری چیزوں کی بات کر رہی ہوں

ہووووں سوری میری جیولری کی دکان نہین ہے وہ اس کے سڑے ہوے جواب سے ..بدمزاہ ہوا تھا

اہاا بس بس مجھے پتا تھا اپ کی فضول سوچ ہی ہونی...بس رہنے ہی دیں ...اس نے لینے سے ہی انکار کر دیا ....اویں ....عید والے دن بھی ان کی جان بخشی نہین کرتے یہ لوفر

OOOOOO

تین بجے جا کے مہمان انا شروع ہوے تھے اور سب سے پہلے رمیز اور اس کی فیلی ائ تھی ....

کپل سارے تو کمروں میں تھے البتہ عثمان اور علی رمیز کو کمپنی دے رہے تھے اور بڑے سارے اپنی باتون مین مشغول تھے جب عمر ایا تھا ...سب سے مل کے وہ سیدھا کچن مین چلا گیا ...ہوا یہ تھا کے

حاشر رو رہا تھا اور نشا کمفرٹر مین منہ چھپائے ناراض سی لیٹی تھی ...اس نے کہا بھی حاشر نے صبح سے کچھ نہیں کھایا اس لیے رو رہا پر اس نے اگے سے کہ دیا رونے دین ...اور اب وہ کچن مین اس کا فیڈر لینے ایا تھا ..

عائزہ اس کے پیچھے آئین کے پوچھ سکین ..

کیا ہوا کیا چاہیے ....اسے ادھر ادھر نظرین گھماتے دیکھ پوچھا ...

....کچھ نہیں حاشر کا فیڈر بنا دین ... سر پہ ہاتھ پھیرتے اپنا مسئلہ بتایا

....ابھی تو بنا نہیں ہے ....نشا کہاں ہے

... سو رہی ہین ...وہ وہین چئیر پہ بیٹھ کے فیڈر بنے کا انتظار کرنے لگا

پانچ منٹ بعد وہ سب کے سامنے فیڈر لے کے اوپر گیا تھا اور رمیز سوچ رہا تھا اتنے ایٹیٹیوڈ والا بندا ....ایسا بھی کر سکتا ہے

وہ کمرے مین ایا تو نشا حاشر سمیت غائب ..سٹڈی کے بند دروازے کو دیکھ کے مسکرایا تھا

OOOOOO

وہ گھنٹے بعد سوئے حاشو کو لیے سٹڈی سے باہر ائ تو عمر بھی سو چکا تھا ..سائڈ ٹیبل پہ حاشر کا فیڈر بھی رکھا تھا اسے بیڈ پہ لٹا کے اپنی والی سائڈ پہ تکیہ رکھا اور ارام سے باہر نکل ائ....

نیچے سب شانزے کی طرف جانے کا پلین کر رہے تھے ..وہ بھی عمر کو میسج کر کے ان کے ساتھ ہی اگئ تھی کہ پہلے وہ اس بارے میں پوچھ چکی تھی

علی جو سب سے اگے اگے چل رہا تھا اسے احمد نے پکڑ کے پیچھے کھینچا ...ارام سے یار ...ادھر ہی جا رہے ہیں

...اچھا نا

سارے کپڑے خراب کر دیے ہیں ... علی نے کپڑے سیدھے کرتے اسے غصے سے ...گھورا

ہان اج اسے ہاتھ بھی مت لگاو بچے کے کپڑے گندے ہو جائیں گے شودا انسان نا ہو ...تو ..فاطمہ نے بھی دل کی بھڑاس نکالی تھی

ہا ہان ..چوہیا ... تم بس جلتی ہی رہا کو میری پرسنیلٹی سے ...وہ اسی نوک جھونک مین ان کے گھر پہنچے تھے ..سب سے پہلے شانزے ہی ان سے ملی تھی ... علی بچارا کب کا ترسا انکھیں سینک رہا تھا ...اور عائزہ اسے گھورتے اشارے کر رہی تھین پر وہ بتمیز ....انسان

....اخر نشا جو اس کے پاس بیٹھی تَی نے زور سے اسے چٹکی کاٹی تو وہ بلبلا اٹھا

ہائے اللہ جی ....ظالم لوگ مجھ پہ ترس کھایا کرو ...وہ شانزے کے سامنے کچھ زیادہ ہی ...شوخا ہو رہا تھا

... بس بس ... زیادہ اور ایکٹنگ کر رہے اج تم ... عثمان نے اس کی ٹانگ کھینچی

عشا۔المیر اور زوا اسما کے ساتھ کچن مین گئے تھے ...زوا کو عشا نے اٹھایا ہوا تھا جب کہ المیر عشا کو دپٹہ پکڑتے اس کے ساتھ ساتھ .. بھئ عشا کی گود میں اس کی زوا تھی نا اس کی جان کیسے چھوڑتا وہ....

کافی دیر کھانے پینے کے ساتھ وہ باتین شرارتین اور مستیان کرتے رہے ...سب علی کو زیادہ تنگ کر رہے تھے جبکہ شانزے بچاری سب کی شرارتی نظرون سے بچتے کبھی فاطمہ کے ساتھ چپکتی تو کبھی ردا کے پیچھے ...سب تھوڑی دیر بعد کوئ نا کوئ ایک عد فقرہ شانزے کو بھی کس دیا جاتا .... عصر کی نماز پڑھ کے وہ ٹولا روحی اور ماہی کے گھر کے لیے نکلا تھا ... عمر کے بار بار میسجیز ا رہے تھے حاشر رو رہا ہے حاشر رو رہا ہے ...پر حاشر عمر کے پاس ہو تو رہ ہی نہین سکتا البتہ نشا ہو اور عمر .نا نظر اے تو ضرور روتا تھا ....وہ جانتی تھی اب جلدی گھر بلانے کے بہانے ہین ... لیکن وہ بھی اگنور کرتی رہی...

روحی کے گھر بھی کافی مزا ایا تھا ..ٹائم گزرنے کا پتا ہی نہین چل رہا تھا

OOOOOOO

دلاور ...پتر بات سنو .. مورے نے باہر جاتے دلاور کو روکا تھا...

......جی ...اس نے رک کے انہیں دیکھا اور چلتے ہوے ان کے پاس ایا

.... تم نے اپنی دلہن کو فون کیا ہے ... محبت سے اس کے سر پہ ہاتھ پھیرتے پوچھا تھا

...ان یہ بیٹا بڑی دعاوں کے بعد سدھرا تھا ...غلط کام کیے تھے پر سزا بھی پائ تھی

نہیں مورے ...میں کیوں کروں کال ..ناراضگی سے انہیں دیکھتے وہ صوفے پہ بیٹھا تھا کہ

...ابھی تک جو اس کی نظرون مین اس بتمیز لڑکی کا امیج بنا ہوا تھا وہ خراب ہی تھا

کرو نا مارا وہ انتظار کرتی ہو گی ...لڑکیوں کے کتنے ارمان ہوتے ہین ان کا شوہر ان کی فکر

کرے ان کا خیال رکھے پر تم جب سے اے ہو ایک دفہ بھی اس سے بات نہین کی ہو

...گی ...مورے نے جسے حقیقت واضح کی

اچھا کرتا ہون لیکن اپ نے اچھا نہین کیا میرے ساتھ ....جاتے جاتے بھی ان کو کہ

گیا تھا ....باہر نکل کے موبائل نکالا ..پر اس کا نمبر تو اس کے پاس تھا ہی نہیں ..اب

کس سے لوں .... سوچتے اس نے حرا کو مسج کیا تھا ...روحی کا نمبر سینڈ کرو دو منٹ بعد

...ہی چڑانے والی ایموجیز کے ساتھ اس کا نمبر بھی سینڈ کر دیا تھا

گاڑی مین بیٹھتے کال ملائ ...روحی جو سب کے ساتھ بیٹھی تھی ان نون نمبر دیکھ کے

..کال کاٹ دی

کیا۔۔۔ کال کاٹ دی ...وہ تیش مین ایا ..دوبارہ کال کی پھر سے کال کاٹ دی...

مٹھیاں بھینچتے تیسری دفہ کال ملائ تو اگے سے رسیو ہو گئ...

کون ..اگے سے بھی غصے سے بھری اواز سنائ دی تھی...

دلاور بات کر رہا ہون ..اس کی اوآز نے اسکے جلتے دل کو جیسے پانی مین ڈبویا تھا ...دوسری طرف روحی کا دل زور سے دھڑکا تھا ..باقی سب اس کی طرف متوجہ نہین تھے ...وہ اٹھ کے باہر اگئ...

جی .کیون فون کیا ...اپنے کمرے مین اتے دروازہ بند کر دیا ...اسے عجیب سے خوشی محسوس ہو رہی تھی ...وہ اس کا شوہر تھا محرم تھا...

بس ویسے عید مبارک کہنے کے لیے موڑ کاٹتے اس نے فون دوسرے کان سے لگایا...

اچھا تو کہین نا ...وہ خوشی سے کھنکتی اواز مین بوی ..کہ اب اس کا روم روم اس عید مبارک کا انتظار کرنے لگ تھا.

عید مبارک ...اس نے بھی بس دو لفظ ہی کہ کے جان چھڑوائ تھی.

خیر مبارک ..اور میری عیدی ...وہ ایسے بولی کہ جسے وہ سامنے ہی تو کھڑا ہے...

کون سی عیدی ... سخت لہجاپناتے وہ اسے خوش فہمی سے نکال گیا تھا...

کال کیون کی تھی پھر اگر ایسے کہنا تھا تو ....وہ محبت والا روٹھی تھی یا دوسرے لفظون مین لاڈ سے کہا تھا

... مورے نے کہا تھا کال کرنے کا ورنہ مجھے کوئ خاص شوق نہین تھا

...اور اس نے ایک پل مین اس کے دل کے ٹکڑے کیے تھے

...اچھا ....اس کی کھنکتی اواز ماند پڑی ...اس کے دل کو کچھ ہوا تھا

وہ ...میں------ ابھی اس نے اتنا ہی بولا تھا کے کال منقطع ہو گئ ...موبائل بیڈ پہ پھینکتے وہ وہ پھوٹ پھوٹ کے روئ تھی کہ اتنی ناقدری اگر کر ہی لیا تھا کم سے کم نا بتاتا ....کے مورے نے کہا ہے ....مطلب اسے خود اس کی کوئ پرواہ کوئ فکر ہی نہین تھی

دل جیسے کسی نے مٹھی مین بھینچا تھا

OOOOOOO

عید کے فورا بعد شادی کی شاپنگ شروع ہو گئ ...احمد واپس اسلام آباد چلا گیا تھا پر ردا اور المیر نہین گے تھے ...روز کوئ نا کوئ شاپنگ کے لیے چلا جاتا ..اور لڑکون کی واٹ لگی ہوئ تھی خاص طور پہ احمد اور علی کی اسد تو کبھی ہی ہاتھ اتا تھا... .ابھی بھی تینون بگ لیڈیز چادرین کیے تیار تھین اور نا علی جانے کے لیے مان رہا تھا نا عثمان ...دابو کو لے

جائین ماما انہون نے تو بات نہین مانی ... تھوڑا فاصلے پہ بیٹھی نشا نے انہین کہا ...کہ ...شائد لڑکون کو شرم اجاے

...دابو جو کمرے سے نکل رہے تھے ان کی بات سن کے ادھر ہی اگے

...کیا کروانا مجھ بوڑھے سے .صوفے پہ بیٹھتے انہون نے سب کی طرف دیکھا

کچھ نہین دابو بس ہم لوگ شاپنگ کے لیے جا رہے تھے علی کہتا دابو کو بھی ساتھ لے چلتے ہین ..جلدی سے بہانا بناتے وہ باہر نکل ایا اور پھر وہ تینون اسی کے ساتھ ہی گئ ...تھین

شاپنگ شاپنگ مسلسل شاپنگ کے بعد اج رات کو دلہنون نے مایون بیٹھنا تھا اس دفہ چار گھرون مین الگ الگ دلہن تھی دابو نے کہا تھا کے مہندی مایون کے فنکشن اکھٹے کر لو اور ریسپشن الگ الگ کر لینا ..اسے پھر ٹائم بہت لگتا ..سب مان گئے تھے

فاطمہ کو مایون بٹھایا تو عثمان کو اس کے دیدار سے محروم ہونا پڑا ..نشا نے بھی اب کی بار فاطمہ کا موبائل چھین لیا تھا اسنے تو ترس کھا کے واپس کر دیا تھا پر نشا نے نہین کیا اور ویسے بھی فاطمہ اس طرح نہین روی تھی جیسے نشا روئ تھی اس کی تو جان ہی... ...لبوں پہ اٹکی تھ

کل سب کا مہندی کا مشترکہ فنکشن تھا ...رمیز کا روحی کا علی فاطمہ شانزے اور عثمان کا ....اور مزاہ بھی کافی انے والا تھا لیکن بھلا ہو عمر کا جو روز اسے دس بجے سے پہلے ہی اٹھا کے لے جاتا کبھی حاشر رو رہا ہے کبھی یہ نہی مل رہا اور کبھی تو زبردستی بغیر کسی وجہ کے سب کے درمیان سے لے جاتا ...ردا بھابھی کی بات سچ ثابت ہو رہی تھی ..کہ ... عمر اسے اتنی رات تک کبھی ان کے ساتھ نہیں رہنے دے گا

اب عمر صاحب پھر اسے ڈھونڈتے ہوے آ رہے تھے اور وہ دروازے کے پیچھے چھپ گئ تھی ..البتہ سب دروازے کی بجاے دروازے کے پیچھے دیکھ کے اس کا بھانڈہ پھوڑ چکے ...تھے

اہ ہ ہ ہ ہ .بچاری نشا ....ان کے جانے کے بعد سب نے فلک شگاف قہقہے لگائے تھے

...... .چھپی کیون تھیں عمر اس کے اگے اگے چل رہا تھا

.....بس ویسے ہی منہ بناتے وہ بھی اس کے پیچھے سیڑھیاں چڑھنے لگی

جلدی سو جایا کرین خود تو صبح تین بجے اٹھ جاتی ہین اور مجھے ٹھنڈے پانی میں ڈبو دیتی ...ہیں...بیڈ پہ لیٹتے اسنے شکوہ بھی کیا

میرا کیا قصور ہے اپ کو کچھ زیادہ ہی نیند اتی .....اچھا کرتی ہون جاگ جاتی ہون ...نماز پڑھنے کے لیے اپ کو مشکل ہو رہی ہے نا .....اس نے بھی اگے سے کرارا جواب ..دیا.....دارا اصل دکھ وہاں سے اٹھا کے انے کا تھا

سہی کرتی ہین ..کمفرٹر سیدھا کر کے حاشر کی طرف رخ کر لیا جبکہ نشا ابھی اپنی سائڈ پہ ...ٹانگیں بیڈ سے لٹا کے غصے سے بیٹھی تھی

....کل میں نہین اوں گی ...میں ابھی بتا رہی ہون

...کل کی کل دیکھی جاے گی ابھی تو سو جائیں نا

ہووں ....وہ رخ پھیرے لیٹ گئ نیند تب تک نہین انی تھی جن تک نیچے سے شور انا ......بند نا ہو جاتا

OOOOOOOOO

اج رات کو مہندی تھی ....ردا جو سارا سے پھولوں کا پوچھ رہی تھی کہ گجرے وغیرہ ....بنانے تھے ....کو المیر پکڑے کھینچ رہا تھا

چھوڑو نا اپنا دامن چھڑواتے وہ ان کی بات سن رہی تھی جب کہ المیر مسلسل ڑوں ڑوں ...کے ساتھ اپنے کام مین مشغول

جاو پہلے بات سن او اس کی ...وہ دور کھڑے احمد کو دیکھ چکی تھیں ...ردا شرمندہ ہوتے احمد کے پاس چلی ائ المیر اس کے پیچھے پیچھے ...زوا سو رہی تھی ورنہ اسی کے ساتھ ہی ہونا تھا اس نے..

دو منٹ صبر نہین اتا ..اتے ہی احمد کو سنائ...

نہیں ...اس نے بھی دانت نکالے...

کیا کام ہے جلدی بتاو اتنے کام ہین اور تمہین------ گھورتے المیر سے خود کو چھڑایا بھی..

تمھارے لیے ایک سرپرائز ہے ...ادھر او ....وہ اس کا بازو پکڑے حویلی کی پچھلی سائڈ پہ ایا....

یہ یہاں .....وووووااااااہوووو اپنی بائک کو دیکھ کے تو وہ سچ مین سرپرائزڈ ہوئ تھی

پر احمد ...سب اجازت دے

دیں گے نا .....اس نے ڑرتے ڈرتے پوچھا...

ہان جی بلکل میرے گھر والے بہت اچھے ہین ....وہ کم سے کم کسی قسم کی روک ٹوک نہین کریں گے...

ہوں ...شکریہ شکریہ

اب میں جاوں کہ عائزہ اسے بلا رہی تھیں

OOOOO

....اج مہندی تھی اور وہ تیار شیار ہو کے نیچے جانے لگی جب عمر کمرے میں داخل ہوا

....اج وہ لیٹ ایا تھا اور مہندی کا فنگشن بھی لیٹ سٹارٹ ہونا تھا

ابھی وہ دروازہ کھولنے لگا تھا جن نشا نے دروازا کھول کے قدم اٹھایا تھا ...لیکن زمیں پہ

...رکھنے سے پہلے ہی وہ کسی چٹنان سے ٹکرائ تھی

...اوئ ماں .....مر گے ...دوسری طرف عمر کا ہاتھ ہوا مین ہی معلق رہ گیا تھا

....نشا نے نظرین اٹھا کے اوپر دیکھا تو عمر سامنے

...حد ہے عمر بندا ارام سے اجاتا ہے

...اب وہ اندر ا گیے تھے اور نشا سر پکڑے ہوے تھی

اچھا سوری لیکن اپ کہان جا رہی تھیں اتنا تیار ہو کے اس وقت اس کے ماتھے کو دیکھتے

....پوچھا ....جو ہلکا سا ریڈ ہو رہا تھا

کیا مطلب کہان جا رہی تھی ظاہری سی بات ہے گھر شادی ہے ....مہندی کا فنگشن ہے

...جانا تو ہے نا

...ٹائم دیکھا اپ نے وہ کپڑے لے کے اب فریش ہونے جا رہا تھا

....تو کل اپ سے کہا بھی تھا جانا ہے مین ہر حال میں

...رونے والی شکل بنا کے دیکھا

.... نہین جانا ...ایک دفہ منع کر دیا نا

...... عمر ....پلیز نا میری پرفامنس کا ٹائم ہونے والا ..پلیز پلیز

...اچھا میرے دوسرے کپڑے نکال دیں میں بھی چلوں گا ساتھ

اوکے اوکے ...وہ جلدی سے دوسرے کپڑے لے کے ائ

ہون ... لیکن ڈانس نہیں کرنا ...کہہ کے وہ باتھ روم مین بند ہو گیا....ہ

...کیا ااااا وہ چیخی تھی

...جی .....اندر سے اواز ائ

....مین جا رہی ہون پھر اپ ا جانا

وہ جلدی سے نیچے بھاگی کے عمر کے انے سے پہلے ہی وہ اپنی پرفارمنس سٹارٹ کر دے

پھر عمر منع بھی نہیں کر سکے گا ..لیکن یہ اس کی خام خیالی ہی تھی ..کہ اس کے پہنچنے

...کے پانچ منٹ بعد ہی وہ پہنچ گیا تھا اور نیچے ابھی وہ لوگ سارا سیٹ اپ کر رہے تھے

...ابھی برائڈز کی انٹری بھی نہیں ہوئ تھی

.... ادھے گھنٹے بعد پہلے فاطمہ کی انٹری تھی ...جسے دپٹے کے سائے مین سٹیج پہ لایا گیا اس کی رسم سٹارٹ کر کے پھر شانزے کی اور روحی کی ویسے ہی انٹری ہووئ ....اس کے بعد ان کی رسم اور باقاعدہ فنکشن سٹارٹ ہوا

فاطمہ شانزے اور روحی کا ڈریس سیم تھا اورنج کلر کے لہنگے کے ساتھ گرین کرتی اور ییلو کلر کا بڑا سادپٹہ....ردا نے کیپری کے ساتھ سٹائلش سی شوٹ فراک پہنی تھی .. عشا نے کیپری کے ساتھ شورٹ سٹائلش شرٹ پہنی تھی ..اور نشا نے پرپل کلر کے لہنگے کے ساتھ پنک شورٹ کرتی اور پھر سٹالئش اپر جو اس نے کمر سے باندھا ہوا تھا اپر گھٹنون کو چھو رہا تھا ..اس کے ساتھ دوپٹہ کندھے پہ ڈالے وہ ادھر ادھر گھومتے سارا کچھ ....چک کر رہی تھی .. عمر اسے نظروں مین رکھے ہوے تھا

فاطمہ کی کالج کی فرینڈز ڈانس کر رہی تھین ...ان کے ڈانس کے بعد پھر اس کی باری تھی ...

... عمر ...وہ لہنگا گھسٹتی اس کے قریب ائ

جی ...اس نے اس کی کلائ تھام کے وین کو مس کیا تھا اس کے اندر جیسی بجلی سی دوڑی ..

و ...وہ میں ..ڈانس ....جو اتنے کونفیڈینس کے ساتھ اس کے پاس ائ تھی اب ٹھس ....ہو چکی تھی

لازمی کرنا ہے ..وہ اس کی طرف دیکھ نہیں رہا تھا لیکن اس کی اواز کا ٹھہراؤ ...اسے ....خاموش کروا گیا تھا

اچھا ... نہیں کروں گی ...دوسرے ہاتھ سے اس کی انگلیان کھول کے اپنا بازو ...چھڑوایا.....مطلب وہ ناراض ہو گئ تھی

اپ کی شادی ہو گئ اب ایسے کام .... نہیں کرنے چائیں... سمجھانے والے انداز مین ....کہا

کہ تو دیا نہین کرون گی ....وہ منہ بناتے وہان سے ہٹ گئ تھی اور عمر بے چین نظرون سے اپنی ناراض سی دل کی ملکہ کو دیکھا ...کوئ سمجھدارون والی بات نہین ہے .. سوچتے ...تعاسف سے سر ہلایا

فاطمہ کی دوستون کے بعد شانزے کی دوستون کی بھی پرفارمنس ختم ہو گئ تھی ....اب پانچوں لڑکے اسد احمد علی عثمان زوہیب مل کے دھمال ڈال رہے تھے ..دابو دور بیٹھے ہنس رہے تھے .ان کے ساتھ ہی فیملی کے باقی مرد حضرات بیٹھے تھے رمیز بھی ایک ...طرف کھڑا سب دیکھ رہا تھا

کافی دیر بعد اسد کی نظر عمر پہ پڑی تھی ...جلدی سے مائک پکڑ کے اس کا نام پکارا وہ جو حاشر کو لینے کیلیے عائزہ کو ڈھونڈھ رہا تھا اپنے نام کی پکار پہ رکا اور سٹیج کی طرف دیکھا ..

جہان اسد اسے بلا رہا تھا...

ہم سب کی طرف سے گزادش ہے کہ اپ بھی کچھ پرفارم کر دیں...

کیا .... عمر نے وہین سے ائبرو اچکائ تھی...

پلیز پلیز عمر بھائ ...دیکھین میری شادی ایک ہی دفہ ہو گی پلیز ... علی سٹج سے اتر کے اس کے پاس ایا تھا.

اوکے اوکے ... لیکن مجھے ایسا ڈانس نہین اتا ...وہ اس کی بات مانتا سٹیج پہ ایا تھا..

سب تالیان بجا رہے تھے اس کے نام کی ہوٹینگ بھی ہو رہی تھی ...نشا جو شانزے اور فاطمہ والے جھولے مین ان دونون کے بیچ مین گھسی بیٹھی تھی اسے سٹج پہ دیکھ کے منہ بسورا....

مین کچھ گنگنا دیتا ہون یار مجھے نہین اتا ڈانس...

اوکے اوکے ...اپ جو ایزی سمجھیں ....احمد نے سب لڑکون کی طرف دیکھ کے ڈن کا اشاراہ کر دیا...

عمر نے سونگ گنگنا شروع کیا ...

میں زمیں---- تو آسماں-------

میں داغ ہوں---- توں چاند سا------

نظریں نشا پہ مرکوز کی تھیں-----

تو بارش ہے میں ریت ہوں-----

میں دھن کوئ توں راگ سا------

-----وہ روکا تھا----کی نشا یقینانا سرخ ہو رہی تھی---

مینو اپنڑا بنڑا لے میری ہیر یے ے ے ے ے ے ے-----

میں رینڑا ہے تیرا بنڑ کے ے ے ے ے----

بوہے باریاں------

اب وہ نشا کو چھوڑ باقی ----------سب کو دیکھ رہا تھا

-----ہاے ے ے ے ے---بوہے باریاں------

بوہے باریاں تے نل کنداں ٹپ کے توں آجاویں ہوا بنڑ کے----مسکراتے واپس مڑ کے پھر اسے دیکھا----

بوہے باریاں -----ہاے ے ے ے ے---بوہے باریاں-----

بوہے باریاں

نشا کی طرف ہاتھ پھیلایا تھا

-----ہاے ے ے ے ے---بوہے باریاں------

نشا نے لرزتا ہاتھ اس کی ہتھیلی پہ راکھا تھا-----

چھو لوں تجھے جسے کوي چاند کو چھونا چاہے------اسے ہلکا سا گھما کے اپنے ساتھ لگایا------

چاہوں تجھے جسے کوی بچا کھیلونا چاہے---------

۔ چھو لوں تجھے جسے کوي چاند کو چھونا چاہے-------

چاہوں تجھے جسے کوی بچا کھیلونا چاہے------

فکر کی رات میں توں سکون کی نیند ہے----

اب وہ ہلکا ہلکا موو پھی کر رہے تھے-----

پت جھڑ کے موسم میں توں بارش کی پہلی بوند ہے------

مینو اپنڑا بنڑا لے میری ہیر یے ے ے ے ے ے ے-----

----بوہے باریاں تے نل کنداں ٹپ کے توں آجاویں ہوا بنڑ کے---

!ان کے ڈانس ختم کرنے پہ

سب نے تالیاں بجائی
تھیں وہ اس سے الگ ہوئ تھی ..یعنی اس کی بھی خواہش پوری ہو ہی گئ
تھی--------

دوسری طرف حرا اور رمشا کی ضد سے مجبور ہو کے ان لوگون کو مہندی کرنے کی اجازت دی تھی دلاور نے اور اب وہ اور ان کی دوستین سب ایک کمرے مین جمع ہو کے اپنے طور پہ مہندی کا فنگشن بلکہ فنگشنی کر رہی تھین ..ادھر سے ردا ان کو مہندی کے ڈانسز اور باقی سب کی ویڈیوز بنا بنا کے سینڈ کر رہی تھی .....

آخر مہندی کا رولا ختم ہوا تو سب نے کھانا کھایا تھا ...وہ سب بھی دوسری طرف جانے کی بجاے سٹیج پہ ہی اپنی اپنی پلیٹس لے کے بیٹھے تھے ....جبکہ عمر باقی سب بڑون کے ساتھ تھا اور رمیز عمر کے ساتھ...

زوا حاشر اور المیر پہلے تو عائزہ کے پاس رہے تھے پھر سارا کے ...باقی جن کی اولادین تھین وہ سب تو بس انجواے کرنے میں لگے تھے ....پھر رات دیر تک ن کی باتیں نہین ختم ہوئن البتہ روحی شانزے اور فاطمہ کو کمرے مین بھیج دیا گیا تھا...

OOOOOOO

....اگلے دن بارات تھی علی شانزے فاطمہ اور عثمان کی ...اور اب وہ سب ہال میں تھے

....بس کچھ دیر کا ہی فنگشن تھا لے رسم ہی تو نبھانا تھی

ان کی بارات کے دو دن بعد رمیز اور زوہیب کی بارات اسلام اباد جانی تھی ...اور ان دو دنون کے درمیاں ...ردا اور احمد نے اسلام آباد پہنچنا تھا کے ردا کی بہنوں اور بھائ کی شادی ہے اور پھر اتنے کم وقت مین وہ اکیلی تو جا نہیں سکتی تھی پھر احمد ہی اس کے

...ساتھ جاتا

بارات کے بعد وہ لوگ اب گھر اچکے تھے اور گیسٹس بھی تقریباً چلے گئے تھے ...ردا اور عشا دلہنوں کو ان کے کمرے میں چھوڑ کے آئ تھیں ....فاطمہ تو نہیں لیکن شانزے

بہت گھبرائ ہوئ تھی

ان لوگون کو بیٹھا کے باہر نکلی ہی تھین کے وہ دونون سیڑھیون سے اوپر کی طرف ا رہے

...تھے ...دونون جلدی سے ایک ایک کے دروازے کے سامنے کھڑی ہو گئ

...چلو اب نکالو ... جتنا ہمارے شوہروں کو لوٹا ہے نا

...دونون نے ہاتھ پھیلا کے سامنے کیے

...ہم نے کب لوٹا ہے ...وہ تو جو مہارنیان اندر بیٹھی انہون نے لوٹا تھا

...جو بھی تم لوگ نکالو ....جلدی سے

..بھابھی مین خود ابھی لیتا ہون میرے پاس تو ہیں ہی نہیں ... علی بچارگی سے بولا

...بہانے مت بناو ... جلدی نکالو

دوسری طرف عثمان نے نکال کے دے دیے ..کہ لمبی بحث کا مطلب اپنا ہی نقصان ... علی نے بھی پھر جتنے بھی تھے نکال کے دے دیے ...نشا میڈم کو تو ان کے میاں لے گئے تھے ..اور روحی اور ماہی بھی سونے چلی گئ تھین....

......ان کے جانے کے بعد انہون نے سکھ کا سانس لیا اور اندر کی قدم بڑھاے

OOOOO

وہ جو پہلے اتنا گھبرا رہی تھی علی لو اتنے جلدی اندر اتا دیکھ کے اس کے تو مانو پسینے ہی چھوٹ گے ...وہ جلدی سے بیڈ سے اتری تھی...

اسی چکر مین اس کا گھونٹ بھی ڈھیلا ہوتے اس کی اگے کی طرف گردن سے نیچے تک پہنچ گیا تھا...

....علی سکون سے بلکہ مزے سے چلتا اس کے پاس ایا

ہاے میری جان ... تم کتنی بے چین ہو رہی تھی نا مجھ سے ملنے کے لیے ...پاس اکے اسے گھونگھٹ سمیت ہگ کیا ..پھر پیچھے ہو کے کھڑے کھڑے ہی اس کا گھونگھٹ اٹھایا...

ماشاءاللہ ...کتنا خوبصورت تیار کیا ہے پارلر والیون نے ...دل کرتا ان کے ہاتھ چوم لوں ....اس نے ہاتھ کے اشارے سے کس کا اشاراہ بھی کیا تھا ...اور شانزے جو اپنی .....تعریف سنے کی منتظر تھی پارلر والیون کی سن کے توکو تو جیسے اگ ہی لگ گئ

چوم لو جا کے پھر ...میرے پاس کیا کر رہے ہو ...ایک ہی جھٹکے سے اس نے دوپٹہ کھینچا تھا ..پر پھر تکلیف کی شددت سے کراہ کے رہ گئ ..کہ دوپٹہ پینوں کے ذریعے سیٹ ..تھا جو کھنچنے کی وجہ سے بالوں سمیت جیسے اتری تھین

یار مزاق کر رہا ہون ..بس تمہین ریلکس کرنے کے لیے ...ورنہ تم تو اتنی پیاری لگ رہی ہوکہ بس ...دراصل جب اس نے اسے گلے لگایا تھا تو وہ اس کا کاپتا جسم محسوس کر چکا ...تھا ...سو وہ کسی طرح اسے ریلیکس کر رہا تھا

...اچھا ...تواس وجہ سے ...شانزے دو قدم اگے ائ تھی اور علی دو قدم پیچھے ہوا تھا

...ہون اس لیے ....وہ اور پیچھے ہوتا گیا

پہلے دن ہی تم نے میری انسلٹ کر دی ...وہ بغیر دوپٹے کے جیسے اس کے دل پہ ...بجلییاں گرا رہی تھی

...ہان جی ...اب وہ دیوار کے ساتھ جا لگا تھا

پر مین ...اس کے ساتھ ہی وہ جلدی سے باتھروم کی طرف مڑی تھی ..اور علی نے اس کا ارادہ سمجھتے لمحے کے ہزاروین حصے مین اس کا بازو پکڑ کے اپنے طرف کھینچا ...وہ جو مکمل مڑ چکی تھی جھٹکے سے اس کی بیک علی کے سینے سے لگی تھی ....

کہان بھاگ رہی ہو ...ڈارلنگ ..مساں مساں تو اس فاطمہ چڑیل سے جان چھوٹی ہے اب تم خود بھی بھاگ رہی ہو ....اسے قابو کیا جو پھڑپھڑا رہی تھی ...

م ...مطلب کیا .... تمہیں شرم نہین اتی ابھی چھوٹے سے ہو اور سب ..کر رے میں بھی چھوٹی سی ہون ....وہ جو منہ میں ا رہا تھا بولے جا رہی تھی ...

اچھا ..جی .....اوکے لین اب اتنے بھی چھوٹے نہین ہین ..مین 22 کا ہونے والا ہون اور تم بھی انس بس کی تو چل جاے گا سب خیر ہے کہتے اس نے وہین کھڑے اس کے ہار کا ہک کھولا تھا ...پھر جھک کے وہاں لب رکھے ...وہ اندر تک کانپ گئ تھی ...لیکن اج کی رات تو حسین ہونے والی تھی ...

میری منہ دیکھائ تو دو ...وہ خود کو چھڑاتی الگ ہوئ ....

میں پورے کا پورا دیکھائ دے رہا یہ کم ہے کیا ....وہ اسے دوبارہ پکڑنے کے لیے اگے ہوا لیکن وہ پیچھے ہوگئ تھی ...

مجھے نہین پتا پہلے منہ دیکھائ پھر قریب انے دون گی ..گردن اکڑائ کہ علی کے پاس کچھ ہونا تو تھا نہین سو اس کی بچت ہو جاتی ..لیکن یہ اس کی خوش فہمی ہی تھی ...علی صاحب نے جیب مین ہاتھ ڈال کے بغیر باکس والی سو روپے والی ارٹیفشل رنگ نکالی جو ...ڈیزائن مین کافی پیاری تھی ...اور دکھنے مین گولڈ کی لگتی تھی

واہ ہ ہ ...شانزے اس کے قریب ائ تو علی نے اس کے ہاتھ مین پہنائ ...یہ ہے تو ...سستی سی جب مین خود کماون گا تو ...گولڈ کی لے کے دون گا پکا

اچھا چلو ..یہ بھی بہت پیاری ہے ...شانزے نے بھی بڑے دل کے ساتھ ----قبول کر لی

OOOOOO

....عثمان چلتے ہوے اس کے پاس اکے بیٹھا تھا ...پھر ہاتھ بڑھا کے گھونگھٹ اٹھایا ماشا ...م .م ..ف ...فاط .طمہ ...ک ..کیا ہوا ....یہ کیا کیا ...فاطمہ ...وہ اسے دیکھ کے ایک دم سے گھبرایا تھا ...کہ اس کے منہ سے خون نکل رہا تھا ...اور انکھون مین مکمل سفید مطلب بلیک ختم ہو گیا تھا .بس سفید انکھین اور منہ سے نکلتا خون ...وہ ایک دم ....سے پیچھے گری تھی

....ماما ....ع ..علی ....وہ نیچے بھاگا----

...کیا ہوا ...اسد جو سامنے ہی کھڑا تھا اسے حواس باختہ ہوتے دیکھ کے اس کے پاس ایا

...یار ...وہ اندر فاطمہ کو پتا نہین کیا ہو گیا تقریبا سب جمع ہو گے تھے ..پتا نہین کیا ہوا

اسے ...وہ رونے لگا تھا ...اس کی ہمت نہین ہو رہی تھی کہ اوپر جاے ...سب اوپر کی

طرف بھاگے تھے ...سامنے ہی فاطمہ بیڈ پہ بیٹھی حیرانگی سے سب کو دیکھا ....اور سب

....نے عثمان کو ..اور عثمان سب سمجھنے سے کاثر

..فاطمہ تم ٹھیک ہو بھاگ کے اس کے پاس ایا تھا

...ہان مین بلکل ٹھیک ہوں تمہین کیا ہوا ...ان سب کو ..کیون بلا لیا

نہین کچھ نہین بس وہ سب ایسے ہہ ...سب کے سامنے وہ شرمندہ ہو گیا..سب باری

باری واپس چلے گے ...وہ دروازہ لاک کر کے دوبارا گھوما تو ..فاطمہ پھر سے ویسی ہی حالت

...مین جسے پہلے سب کے انے سے پہلے تھی

...پر اس دفہ عثمان کو سب سمجھ اگیا تھا کہ سب ڈرامہ ہو رہا

...وہ دوبارہ سے اس کے پاس ایا تھا ...اور رونمائ گفٹ نکال کے اس کے سامنے رکھا

...یہ ...امید کرتا ہون پسند اے گا

سیڈ سمائیل پاس کرتے وہ کپڑے لے کے باتھ روم مین گھس گیا ....پانی کے چھپاکے ...چہرے پہ مارے اس کی ہمت ہی نہین ہو رہی تھی کہ وہ اب جا کے اسے کچھ کہے ...اس نے تو جان ہی نکال لی تھی اس کی ...ضبط سے انکھون کو بند کیا

فاطمہ جو پلین پہ عمل کر رہی تھی ..اسے لگا عثمان اس سے لڑے گا مگر وہ تو الٹا ...خاموش ہو گیا تھا

...اوہ ہ شٹ کافی دیر بعد وہ باہر نہیں ایا

... عثمان پلیز سوری----..وہ اس سے ناراض ہو گیا تھا لڑنے کی بجاے

. .....سو جاو تم ..اندر سے اواز ائ .. عثمان سوری بس مزاق کیا تھ مین نے پلیز اوکے تم چینج کر کے سو جاو ..پھر فاطمہ اس کا انتظار کرتے انہیں کپڑون مین سو گئ تھی ... عثمان کافی دیر بعد نکل کے باہر ایا تو اسی حالت مین اسے سویا دیکھ کے مسکرا دیا---

فاطمہ شرارت نا کرتی تو وہ فاطمہ کیسے لگتی پھر-----

عمر مین ردا بھابھی اور احمد بھائ کے ساتھ اسلام اناد چلی جاوں ...لگلے دن وہ اس کے ....افس کی تیاری کرواتے پوچھ رہی تھی

....یار ...اب کیوں جانا ہے ...وہ ٹائ باندھ رہا تھا

....شادی نا حرا اور رمشا کی تو ہماری طرف سے بھی تو کوی ہونا چاہے نا

احمد اور ردا ہموری طرف سے ہی جا رہے ہیں نا ...خود کو آئنے میں دیکھتے ایک نظر اسے بھی دیکھا ..

لیکن وہ تو .....کچھ نہیں ....کوئ پلین نا بنایا کریں ایسے جن کی اجازت دینا مشکل ہو جاے میرے لیے....

...اچھا--- لیکن اپ بلکل بھی سہی نہیں کر رہے کوٹ اسے پکڑاتے وہ نیچے چلی ائ

تھوڑی دیر بعد وہ نیچے ایا تو نشا دابو کے کانوں میں گھسی شائد سفارش کا انتظام کر رہی تھی ....

...ناشتہ شروع ہوا ...ردا احمد تم لوگ کب جا رہے ...دابو نے ان دونون کو دیکھا

....بس یہ ناشتہ ختم ہو لے پھر نکل رہے دس پندرہ منٹ تک ...احمد نے جواب دیا

میں نے بھی جانا ہے ....نشا نے جلدی سے ٹانگ اڑائ ....فاطمہ اور شانزے کو نہین بلایا تھا ..ناشتے پہ ..کہ وہ سو رہی تھیں---

پلیز نا ... عمر کی غصے سے بھری شکل کو دیکھا جو دابو کا اشارہ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا ...

...ہووں اوکے چلی جائی ...گہری سانس لی.. لیکن حاشر کیسے رہے گا ...ایک اور مسئلہ

اپ اس کی فکر نا کریں ..حاشر کو ہم سنبھال لیں گے بس اپ خود کیسے رہیں گے..اس

کا سوچیں ردا نے کہا----

عمر دو منٹ بھی رکے بغیر چلا گیا تھا ناشتہ کر کے ...اور نشا ادھا ناشتہ چھوڑ کے اپنی اور

...حاشر کی پیکنگ میں مصروف ہو گئ

OOOOOO

...فاطمہ کی انکھ کھلی تو عثمان پاس ہی سو رہا تھا

اووو میرا بے بی---- .مزا ایا رات کو ...اس کی گال پہ کچھ کچھ کیا پھر اپنا بھاری بھرکم

ڈریس سنبھال کے اٹھنے لگی کہ کراہ کے رہ گئ ...ایک ہی حالت میں وہ بھی اتنے وزنی

سے ڈریس میں سوتے جسم درد کر رہا تھا .. بمشکل اٹھ کے باتھ روم تک ائ تھی .شاور

...لے کے کچھ سکون ملا تھا ...نہا کے اس نے پھر عثمان کو جگایا

عثمان ..اٹھو ماما بلا رہی ناشتے کے لیے ...اسے اٹھانے کے لیے پاس ائ ...وہ جو جاگ

...رہا تھا ...اس کے قریب انے پہ اسے پکڑ کے اپنی طرف کھینچا

رات کو تو بچ گئ تھی اب کیسے بچو گی ....اس کے گیلے بالوں میں منہ چھپاتے وہ شرارت

..کر گیا تھا

...پیچھے ..ہو عثمان ..ابھی ماما بلا رہی چھوڑووو ...اس کی گدگدیاں بڑھ رہی تھیں

.....ہون ...جاو ...وہ اسے چھوڑ کے دوبارہ سے لیٹ گیا

اٹھ جاو ...فاطمہ ا

...ئنے کے سامنے جاتے اسے اواز دے گئ ...وہ بھی اٹھ کے باتھ روم مین گھس گیا

فاطمہ نے ڈارک ریڈ لپسٹک لگائ ..میک اپ کو اخری ٹچ دے کے اس کا انتظار کیا جو کنگھی کر رہا تھا اب ...اس کے ریڈی ہونے پہ وہ لوگ باہر کی طرف بڑھے ..

..رات کو تم نے جو کیا اچھا نہین کیا ... عثمان نے شکواہ کیا

سوری پلیز میں نے تو بس چھوٹا سا مزاق کیا تھا اور تم سیریس ہی ہو گے ...وہ اس کے قریب ائ ..اور اس کی گال پہ زور سے لب رکھے ...تیس سیکنڈز بعد ہٹاے تو وہ لپسٹ کا نشان بنا گے تھے...

...چلو ..جلدی سے فاطمہ اسے لے کے باہر نکلی

نیچے انے تک سب عثمان کو دیکھ کے شرارتی مسکراہٹ سے نواز رہے تھے اور اسے سمجھ نہین آ رہا تھا کے اس نے ایسا کیا کر دیا ..

تماری لپسٹ بہت پیاری ہے اسد نے عثمان کو دیکھتے ساتھ مین شرارت سے فاطمہ کو دیکھا...

شکریہ اسد بھائ عشا اپی کے پاس بھی ہے سیم.----فاطمہ نے حق سمجھ کے تعریف وصول کی----.

ہو گی لیکن کبھی ہم نے گالوں پہ نہیں لگائ ... عثمان کو جسے اب سمجھ ایا تھا .. جلدی سے گال رگڑا تو اس کا ہاتھ سرخ ہو گیا...

اہ ہ ہ ہ ہ مطلب دوسری دفہ بھی فاطمہ شرارت کر چکی ہے...

بدلہ لون گا .. یاد رکھنا کہتا وہ اٹھ کے کمرے میں .ایا نشان صاف کرنے کے لیے...

OOOOOO

شانزے علی کے تقریبا اوپر پہ سو رہی تھی ...رت کو بھی وہ لوگ ایک دوسرے کو تنگ کرتے کرتے سو گے تھے ...اب جو علی کی انکھ کھلی تو شانزے معصومیت سے سور رہی تھی...

چک کرو زرا مہارانی کو ...مزے سے سو رہی .. پھر خود ہی اسے احتیات سے ہٹا کے سیدھا کیا اور فرش ہونے چلا گیا واپس ا کے اسے اٹھانے کی بجاے نیچے چلا ایا جہاں فاطمہ اسد عشا بیٹھے تھے زوا پاس ہی کھیل رہی تھی ..

شانزے نہین اٹھی ...اسد نے داند نکالتے پوچھا...

جی نہین رات کو سوے نہیں تھے تو بس ... شرماتے بالوں مین ہاتھ پھیرا....

اے ہاے ...میرا شرمیلا بھائ ....اسد نے جھک کے اس کے دونون گالون کو مٹھی

...میں قید کیا اور چٹا چٹ چوم ڈالا

بس کر دیں اسد بھائ اتنا تو میں نے عثمان کو نہیں چوما ...اوپر سے اتے اسے فاطمہ

...دیکھ چکی تھی

.....کیا!!!!!!! .....ان کی تو حیرت سے انکھیں کھلیں مطلب فاطمہ اتنا کھلے عام

..و ..وہ میرا مطلب ہے کہ ...وہ

کیا وہ جلدی بتاو---- علی نے فورس کیا

کچھ نہین بس ایسے ہی .. عثمان بھی اس .کے پاس آ کے بیٹھ چکا تھا

...فاطمہ اٹھ کے کچن مین اگئ

...ناشتہ کرنا اپ لوگون نے ..عائزہ نے پہلے اس کا ماتھا چوما تھا

...جی بھوک تو لگی ہے کافی زیادہ ...ادھر ادھر دیکھتے کہا

..اوکے باہر بیٹھو میں لے کے اتی ہوں

جی

وہ باہر نکل ائ......شانزے بھی اچکی تھی پھر کچھ دیر مین اچھے ماحول مین ان لوگون

نے ناشتہ کیا تھا

OOOOOOO

ادھے گھنٹے تک پھر وہ لوگ اسلام آباد کے لیے نکل گے ...وہاں پہنچے تو مورے نے ان کا اچھے سے ویل کم کیا تھا.....رداا پنے گھر جانے کی بجاے امی کے گھر ائ تھی ...حاشر اور المیر بھی سو گے تھے ..ردا نشا کو کمرے میں چھوڑ کے چلی گئ تو اس نے عمر کو اپنی پکس اور ویڈیوز بھیجیں جو وہ راستے مین بناتی ائ تھی.....

کچھ ہی دیر بعد عمر نے دیکھ تو لیں تھیں لیکن کوئ ریسپانس نہیں دیا تھا...

سڑیل ---اکڑو ...نک چڑھے .....کھڑوس ..یہ چارو الفاظ اسے سینڈ کر کے خود سونے کے لیے لیٹ .گئ حاشر اور المیر بھی پاس ہی لیٹے تھے.....

OOOOOOOOO

عمر میٹنگ سے فارغ ہو کے اب اس کی وہ پکس اور ویڈیوز دیکھ .رہ تھا جو اس نے کچھ دیر پہلے بھیجی تھیں...

خود مزے میں اور میرا سکون چھین لیا....

..وہ شام کو جلدی اٹھ ایا تھا ...کمرے مین ایا تو وہ بھی خالی ...اس کی عادت ہو گئ تھی اور اب اس کی غیر موجودگی میں سب عجیب سا لگ رہا تھا....

رات کے دس بجے عمر نے نشا کو کال کی تھی لیکن وہ سو رہی تھی ...سو کال کا پتا ہی نہیں لگا موبائل بھی وائبریشن پہ لگا تھا ...

OOOO

اگلے دن بارہ بجے ہی پارلر سے حرا اور عمشا کو تیار کرنے کے لیے آگئی تھین ..نشا اور ردا دونون احمد کے ساتھ ان کے گھر ائی تھین...

ویسے بھابھی یہان کیتنا مزا اتا ہو گا نا ...اپ دونون اور چھوٹا سا گھر ..ادھر حیدرآباد مین تو بندا حویلی مین گم ہی جاے...

خاک مزا اتا پرائوسی ہی نہین ملتی ...احمد بچاراہ..

یہاں بھی پرائوسی چاہے اپ کو اکیلے تو ہوتے اپ لوگ ...مین اور عمر ہوتے تو کتنا مزاہ اتا ...ہاتھون کو جوڑتے اس نے آنکھین بند کین...

ساتھ والا فری ہے ادھر ہی شفٹ ہو جاو ...احمد نے مشورہ دیا...

ردا نے کافی بنائ تھی ..کافی دیر ادھر رہے رھے پھر واپس اکے وہ لوگ بھی تیار ہونے لگین ..حاشو اور المیر پھپو کے پاس ہی تھے ...وہ تیار ہونے لگی تھی جب عمر کا مسج ایا ....حاشو کو بہت مس کر رہا ہون ..ساتھ سیڈ ایموجی ...

ہوون ...وہ اداس ہوئ کہ اسے یاد ہی نہین کیا ..ایکچولی وہ اس سے ناراض تھا....

...کیسا ہے بات ہی کرا دین اس سے ....دوبارہ میسج ایا ....دس منٹ میں کرواتی ہون

...اوکے

وہ بس تیار ہو چکی تھی ...گرین کلر کی شوٹ فراک کے ساتھ گولڈن کلر کی کیپری اور ... دوپٹے کے ساتھ شال .. لیکن ابھی بس دوپٹہ ہی لیا تھا ...وہ حاشر کو لے کے ائ ..اسے بیڈ پہ تکیون سے ٹیک لگا کے بٹھایا ...اور ویڈیو کال کی ....جو عمر نے فورا پک کی اس کے خیال مین پہلے وہ نشا کو ہی دیکھے گا لیکن وہ بھی چلاک تھی جلدی سے کنکٹ ہوتے ہی وہ حاشر کے سامنے کر چکی تھی ..حاشو بھی عمر کو دیکھ کے خوش ہوا ..اور سکرین کو ٹچ کر کے جسے اسے چھونا چاہ رہا تھا ..دونون باپ بیٹا اپنی زبان مین ڑوں ڑون ...لگے تھے

بس کر دین ...اسے غصہ بھی آ رہا تھا کہ عمر نے اس کے بارے مین ایک بات بھی ... نہین کی

...اپ تھک گئ ہین کیا ..ابھی بھی بس وہ اس کی اواز ہی سن پا رہا تھا

...جی تھک گئ ہون ...بائے ....وہ بند کرنے لگی

...اچھا سنیں

...جی ..ایک لفظی جواب ایا

..مین اپنے بیٹے کی ماما کو بھی مس کر رہا ہون ..کہہ کے اس نے خود ہی فون کاٹ دیا اور نشا وہین انکھیں پوری کھولے حاشو کو دیکھ رہی تھی ..جس مین عمر کی جھلک ملتی تھی....

.ردا بھی تیار ہو گی تھی اسے لینے ائ تو اسے بیٹھے دیکھ کے اس کے پاس ائ

کیا ہوا سب ٹھیک ہے ...فکر مندی سے پوچھا ..وہ اس کا خود سے بھی زیادہ خیال رکھ رہی تھی کہ اس کے لیے نئ جگہ تھی اور دوسرا اس کے اپنے بھی فلحال وہ ہی دو تھے ....کچھ نہین حاشر کی عمر سے بات کروائ تو اسی لیے

...اووو اچھا اسی لیے مراکبے مین ہو

...جی نہین ..بس ایسے ہی

..اچھا .. عمر بھی آ رہا ہے کیا برات کے ساتھ حاشر کو گدگدی کرتے پوچھا

پتا نہین مجھے یاد ہی نہین رہا پوچھانا ابھی پوچھتی ہون ...اسے تو بہانا چاہیے تھا سو فوراً کال کی...

جی ...مسکراتی اواز پہ تلملا کے رہ گئ ....میسنے ...ردا کی وجہ سے کہ تو نا سکی بس سوچ کے رہ گئ...

....وہ ..اپ بھی آ رہے ساتھ ....جلدی سے پوچھا

...نہیں .. مین نہیں اوں گا

...ہووں ...اپ اپنی بیوی کو لینے نہیں آسکتے حد ہے ... غصے سے فون بند کر دیا

نہیں آ رہے ... نہیں

.....اچھا چلو کوئی بات نہیں ہم لوگ تو واپس چلے جائیں گے نا

...ہوں

OOOOO

..شام کو چھ بجے بارات پہنچی تھی ..دلہنیں بھی بس تیار ہو چکی تھیں

ریڈ اور گولڈن کلر کے امتزاج مین ان کے برائڈل ڈریس تھے ...بہت پیاری لگ رہی

.. تھیں ....دونوں دلہنیں

شانزے اور فاطمہ اس سے تو آ کے لپٹی تھیں...بہت مس کیا سچی---فاطمہ نے اس

...کی گال کو چوما تھا-- عائزہ سے مل کے وہ ادھر ادھر دیکھ رہی تھی کہ شائد عمر ایا ہو

....اسد روحی اور بسما کے علاوہ سب تھے

...فاطمہ .. عمر نہیں اے کیا

اس نے ایک دفعہ پھر چاروں طرف نظر دوڑائ ...جہاں وہ لوگ کھڑی تھیں اس طرف کم

...ہی لوگ تھے حاشر تو نانو کے پاس تھا دو دن ان سے دور رہا تھا تو

..ہیں فاطمہ ...دوبارا پوچھا ..اب وہ پنجو کے بل اونچی ہوئ کہ شائد نظر اجاے

اۓ ہین نا .... عمر نے مسکراتے جواب دیا ...فاطمہ اور شانزے اسے دیکھ کے کب کی

...کھسک گئ تھیں

کہاں ہیں ..نظر تو آ نہین رہے ....اس نے مردانہ گھمبیر اواز پہ شائد غور نہیں کیا

تھا... لیکن اب شوک ہوی

...ااپ !...ائے ہیں ...وہ جلدی سے اس کے سینے سے لگی تھی

شکر ہے اپ اگے ....سچ مین مین پ کو بہت مس کر رہی تھی ...جلدی سے الگ

...ہوتے وہ ہلکا سا خوشی سے اچھل بھی رہی تھی

اچھا ...اسے پکڑ کے روکا ...مجھے تو نہین لگتا اپ نے مس کیا ...ایک دفہ بھی میسج کال

... نہین کی اج بھی مین نے ہی کہا

...کرتی تھی اپ اٹھاتے نہین تھے ..چٹا سفید جھوٹ بولا

اچھا ... لیکن مجھے مسڈ کالز بھی ....اپ کو نظر نہین ائین ہو گی نا ویسے مین کرتی تھی

...اس کے بات درمیان سے کاٹی

..اچھا .... عمر بچارا اب کیا کر سکتا تھا

...حاشر کہاں ہے ...پھر حاشر کا ہی پوچھ لیا

ماما کے پاس اب وہ اس کے ساتھ بازو کہنی سے اوپر پکڑے کھڑی تھی جسے وہ بھاگ

..جاے گا

..چلیں پھر ان کے پاس ...اسے دیکھا جو پاگلون والی حرکتیں کر رہی تھی

چلین ..پھر وہ دونون حاشر کے پاس ائے تھے ...حاشر تو عمر کو دیکھ کے حاشر بھی

...خوش ہوا کہ .نشا کا ہی بیٹا تھانا

..میرا بیٹا ...اس کے گالون کو چومتے وہ مسکرایا

عائزہ بھی ہنس رہی تھیں

OOOOO

...رمیز کمرے مین ایا تو حرا اس کا انتظار کرتے بیڈ کراون سے ٹیک لگاے سو چکی تھی

..اہممم گلا کنکھارا ... لیکن وہ ہلی تک نہیں

..اہمممممم اب سہی کر کے زور سے کھنکارا

..اب بھی ٹس سے مس نا ہوئ

...سوگئ ...یار ...ویسے حد ہے دلہن ہی سوگئ میری تو ...اکیلے ہی بڑبڑای جا رہا تھا

..ک ..کیا ہوا ... حرا جو اس کے دوسری دفعہ کھکارنے پہ اٹھ گئ تھی سیدھی ہوئ

کچھ نہین بس ایسے ہی ..وہ بھی شرمندہ سا ہوا ...اس کے پاس ا کے بیٹھا اور جیب

...سے ایک پیارا سا بریسلٹ نکال کے اسے پہنایا

...پھر اس کے ہاتھ کو دیکھتے بات کا اغاز کیا

میں جانتا تو نہیں ہوں اپ کو ..مطلب بس ایک دو دفہ ہی ملاقات ہوئ ہے ...میں

..کوشش کرون گا کے اپ کو میری وجہ سے کوئ تکلیف نا ہو ..پتا نہین کیا بول رہا ہوں

پھر خود ہی سوچتے خاموش ہوا تھا

اپ بہت پیاری لگ رہی ہین ...اور مجھے اپ سے محبت بھی ہوگئ ...حرا پہلے تو خاموشی

..سے سنتی رہی لیکن اب جیسے دل دھڑکا تھا ..اور رمیز جو اب سوچ کے بول رہا تھا

دراصل اسے یہ سارے ڈائیلوگز علی اور عثمان نے یاد کروائے تھے ..کہ تم اسے نہین

...جانتے ہم جانتے ہین وہ کون سی باتوں پہ خوش ہوگی وغیرہ وغیرہ

اپ چینج کر لین جب اور کچھ سمجھ نا ایا تو جلدی سے اسے کہ کے خود باتھ روم مین گھس

..گیا .وہ شائد گھبرا رہا تھا

مجھے لگا تھا یہ بھی عمر بھائ کی طرح ہوں گے ڈیسنٹ سے ...اووں پر ...حرا سوچ کے

رہ گئ

OOOOO

...دوسری طرف زوہیب نے بھی رمشا کو بریسلٹ ہی دیا تھا

...اس کے بعد اگلے دن رسیٹ اور پھر رمیز روحی کو لینے ایا تھا

..فاطمہ علی

شانزے عثمان

حرا رمیز

رمشا اور زوہیب چاروں کپلز ساتھ ساتھ تھے .. حرا اور رمشا کو زیادہ لوگ جانتے نہیں تھے ..ان کا انٹروڈکشن بھی کروانا پڑ رہا تھا ...احمد کی سالیان ہین ... کسی کو ردا کی بہنیں ہیں ...پتا نہیں کیا کیا

روحی اور دلاور کی دوبارہ بات نہین ہوئ تھی نا ہی دلاور نے کوئ کوشش کی تھی ..وہ اپنی حرکت پہ شرمندہ تھا لیکن پٹھان تھا ...اکڑ کوٹ کوٹ کے . بھری تھی ...ابھی بھی روحی اس کے پہلو میں بیٹھی تھی لیکن ایسے جسے بہت دور ہو ... سب ینگ پارٹی ان کو تنگ ...کر رہے تھے

رسموں کے بعد وہ لوگ واپس نہیں گے تھے ..دلاور نے اپنے لیے وہین حیدراباد میں ہی ...ہوٹل مین روم لیا تھا ..باقی سب حویلی مین ہی رہتے سو وہ اسے لے کے ادھر ایا تھا ...زیادہ ڈیکوریٹ تو نہین کیا تھا بس بیڈ پہ کچھ پھول وغیرا بکھرے تھے

کمراہ ویسے بہت پیارا تھا

وہ کمرے میں ایا تو روحی چینج کر کے سو چکی تھی ....دلاور کے اندر جو خان سو چکا تا وہ ایک دفہ پھر جسے جاگ اٹھا...

تپش کے عالم میں اس کے پاس ایا اور اس کے اوپر سے کمفرٹر کھینچا...

سرخ انکھیں چہرا انسوں سے بھیگا وہ روی تھی ..مٹا مٹا میک اپ حسن میں جسے اضافہ کر رہا تھا....

سارا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھا تھا....

تھوڑی سی جگہ بنا کے وہ اس کے پاس بیٹھا ...روحی کی انکھین بند تھیں...

یار آئ ایم ریلی سوری ...میرا مقصد تمہیں ہرٹ کرنا نہین تھا...

وہ کچھ نہیں بولی تھی ...بس رخ بدلنے لگی تو دلاور نے اسے ہاتھ رکھ کے روکا...

چھوڑیں ..وہ غصے سے اٹھ کے بیٹھی...

مجھے پتا تم مجھ سے بے انتہا بے شمار محبت کرتی لیکن کیا کروں میں ہی قدر خوش فہمی اپ کی کہ اپ سے محبت کرتی ہوں ....وہ جو اسے ڈیسٹریک کرنے کے لیے بس مزاق کر رکا تھا اس کا جواب سن کے ایک دفہ پھر غصے مین ایا...

تم خود کو سمجھتی کیا ہو اس کے بازو سے پکڑ کے قریب کرتے وہ جیسے غرایا تھا ...وہ ایک دم سے خوف زدہ ہوئ تھی...

حرنی جسی انکھون مین پانی جمع ہونے لگا....

س .. سوری میں معاف کر دیں....

یار .... سوری میں بول رہا ہون ...وہ اس کی انکھون مین ڈوب کے ابھرا تھا .. تم مجھے معاف کر دو سچ مین میرے منہ سے نکل گیا اور پھر تم نے کال بھی کاٹ دی تھی...

اسے خود سے لگا کے تسلی دی تھی جو اب زرا سا سہارا ملنے پر ہچکیوں سے رو رہی تھی...

اگر اپ کو مین پسند نہیں تھی تو شادی سے انکار کر دیتے ...روتے وہ بولی...

ہاں پسند تو تم مجھے ابھی بھی نہین آ رہی پر کیا کرون ..مین اس نے مزاق کیا تھا .. لیکن روحی سیریس موڈ مین تھی...

پھر چھوڑ دین وہ ایک دم سے پیچھے ہوئ تھی...

سچ مین چھوڑ دوں ...اس کی انکھوں مین دیکھتے سرد نگاہون سے گھورا....

ہان ہان چھوڑ دیں بے شک چھوڑ دین مجھے بھی اپ کے ساتھ رہنے کا کوئ شوق نہین ہے...

دلاور کا ہاتھ اٹھا تھا اور اسے خاموش کروا گیا...

اج تو یہ باتین کر لی ہین ائیندہ ایسا کچھ بھی بولا تو زبان کھینچ لو گا ...کہ کے تن فن کرتا باہر نکل گیا ..جبکہ روحی اتنے پیارے رونمائ کے تحفے پہ ابھی تک شاکڈ تھی ..اگلے دن صبح 6 بجے دلاور کمرے مین ایا تھا وہ بیڈ سے ٹیک لگائے نیچے زمین پہ گھٹنوں میں منہ دیے بیٹھی تھی ....

دلاور چینج کر کے واپس چلا گیا تھا پھر وہ بھی کافی دیر بعد چینج کر کے اس کا انتظار کرتی رہی تھی ...دس بجے کے قریب وہ اسے دوبارہ لینے ایا تھا ..حویلی والون نے اس کے سرخ گال کو شرم سے مشروت کہا تھا ..جبکہ روحی تو جسے خاموش ہوگئ تھی ....

OOOOOO

عمر میں یہ پہن لوں نا ...وہ آئنے کے سامنے کھڑی نوز پن کو ناک سے لگا کے چک کر رہی تھی جبکہ عمر خود بیڈ پہ لیٹا موبائل کم اس کی حرکتیں زیادہ نوٹ کر رہا تھاابھی وہ دیکھ ہی رہی تھی جب فاطمہ اندر ائ تھی ...یار نشا یہ کیا بات ہے ..یہ میں نے اج باندھنی تھی اور تم .....اس نے عمر کو نہیں دیکھا تھا ...

. ...اب تو میں نے باندھ لی اور زیاد پیاری لگ رہی مجھ پہ

حد ہے یار. میرا ریسپشن ہے اج شانزے اور میری سیم ہے اور تم باندھ کے بیٹھ گئ ہو ...یہ سہی بات نہیں ہے اتارو ...فاطمہ جسے چیخی تھی

پلیز تم لوگ کچھ اور پہن لو ...وہ پھر بھی اس کی منتیں کر رہی تھی ..

نہیں پہن سکتے تم چینج کرو ورنہ میں خود کھول لیتی ہوں اس نے ہاتھ بڑھا کے اس کی سیفٹی پن اتاری تھی ...

اچھا اچھا جاتی ہون رکو ...وہ جلدی سے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھی تھی ...اندر ا کے چینج کیا اور ساڑھی اس کے حوالے کی ...یہ لو ..بس اس کے جانے کی دیر تھی اور اس نے رونا شروع کر دینا تھا ...

شکریہ ..فاطمہ نے ساڑھی لی اور اگے ہو کے نوز پن بھی اٹھا لی وہ بھی اسی کی اٹھا کے لای تھی----- ...وہ عمر کو دیکھ چکی تھی لیکن اس کی بھی کوئ پرواہ نہیں کی .. عمر نے بس اسے جاتے دیکھا تھا ..نشا واپس ڈریسنگ مین گھس گئ تھی ..

ہیلو..اس نے کال کی کسی کو---

جی ....جی سر بتائیں کیا خدمت کر سکتے ..

عمر نے پانچ منٹ میں لگلے بندے کو بات سمجھا کے کال کاٹ دی تھی

پانچ منٹ ..

...دس منٹ

پندرہ ..اور پھر بیس ... لیکن نشا شائد اندر رونے کا شغل فرما رہی تھی .. عمر اٹھ

..کے ڈریسنگ روم کے دروازے کے پاس ایا ...ہنڈل گھمایا تو وہ کھل گیا

اندر کا منظر دیکھ کے وہ حیران نہیں ہوا تھا کے ایسا تو بلکل ہونا ہی تھا ...ساری کبڈز

خالی اور کپڑے نیچے بکھرے حتہ کے حاشر کے بھی..اور وہ خود وہین زمین پہ بیٹھی

...شدت سے رو رہی تھی

میں نے اتنے شوق سے باندھی تھی یار اور اتنی پیاری بھی لگ رہی تھی اپ نے دیکھا

...تھا ...وہ اسے روتے بتانے لگی

اچھا نا اپ کے پاس اور بھی تو کپڑے ہو گے نا ان میں تو کوئ پہن لیں وہ کپڑے

...بچاتے اس کے پاس ایا ..چلین اٹھ جائین میں نکال دیتا ہوں

...نہیں میں بس نہین جانا اب ..میرا دل نہین کر رہا ...گھٹنوں مین منہ چھپایا

..اچھا باہر تو ائیں نا

..اپ جائیں میں أتی ہوں ....ٹالنا چاہا

میں اٹھا کے لے جاوں گا ..دھمکی دیتے وہ اسے اٹھانے کے لیے جھکا بھی تھا ....اچھا نا اتی ہون اب مجھ پہ زور چلاتے ہیں ... کبھی کوئ میری بات نہیں مانتا ..وہ بڑبڑاتے ..اس کے ساتھ باہر ائ تو صوفہ پہ ایک باکس رکھا تھا ...بڑا سارا

یہ کیا ہے ...وہ عمر کا بازو چھوڑ کے اس کے پاس ائ وہان ایک اور بھی چھوٹا باکس رکھا ....تھا .. عمر بھی پاس ایا اور بڑے والے کو کھولا

... عمر ....سچ میں ...نشا نے منہ پہ ہاتھ رکھے اس کی طرف دیکھا تھا

اپ نے سوچ بھی کیسے لیا کہ اپ کی خواہش اپ کا شوق میرے ہوتے پورا نہیں ہو .....گا

پتا تھا مجھے اپ اندر رو رہی ہون گی. .اور مین اپ کو ہرگز روتا نہیں دیکھ سکتا ...اسکو ساتھ لگاتے اس کا بازو سہلایا تھا ...مین دیکھ لون ...وہ جلدی سے اس کو کھول کے اندر ...سے اب کچھ نکالنا چاہتی تھی

جی جی کھولیں ...جب اس نے کھولا تو اس کے اندر پندرہ سے بیس ساڑھیاں تھیں اور ...وہ بھی کافی پیاری اور مہنگی ..سب کلرز بہت پیارے تھے

...اب مین کون سی پہنوں ...وہ کنفیوز تھی

یہ .. عمر نے خود اسے نکال کے دی ..لائٹ ییلو کلر کے ساتھ ڈارک مہرون کلر کا ہلکا پھلکا کام ہوا تھا.....

ہر دفعہ یو کلر نکال دیا کریں ...نشا نے منہ بناتے پکڑ لی تھی ...پھر دس منٹ بعد چینج کر کے باہر ائ .. عمر بھی ڈریسنگ کے سامنے کھڑا پرفیوم سپرے کر رہا تھا ...اس کے پاس انے پہ ایک چھھسس اس کی طرف بھی کی...

میرا اپنا ہے ...اپ کی تو ہر چیز سڑی ہوئ ہے ....اپنا اٹھا کے اس پہ چھڑکا تھا اب نشا نے جو اس نے دل سے اندر تک اتارا تھا..

نشا ڈریسنگ کے سامنے سٹول پہ بیٹھی اور میک اپ باکس کھولا...

عمر اسے بیٹھتے دیکھ خود جانے لگا تھا لیکن عمر کہان جا رہے ..نشا نے روکا..

ادھر ہی ہون ابھی تیار ہو جائیں...

نہین اپ بال بنائیں میرے ...اور اچھا سا ڈزائین بنانا ...اسے ہدایت دیتے اس نے انکھون پہ ہلکا سا کاجل لگایا...

مجھے نہین اتے ...بال بنانا ...وہ رک گیا تھا..

وہ میرا موبائل اس میں سے سرچ کریں مل جائیں گے ..بلکہ مجھے اٹھا دیں مین بتاتی کون سا...

عمر نے اس کا موبائل پکڑایا پھر نشا نے اسے ڈھونڈ کر دیا
جو عمر نے پھر مشکل سے بنایا تھا....
ہلائیں تو نا ...وہ لائینر لگا رہی تھی اور عمر برش کرتا تو اس کا سر ہل رہا تھا...
اپ پہلے کر لیں پھر میں کرتا ہوں ...ابھی ور ہیر برش لے کے کھڑا تھا جب عائزہ حاشر کو لے کے اگیئں ...اسے پکڑو تم لوگون کی اولاد ہے اسے بے فکر ہو جاتے جسے ابھی کنوارے پھر رہے ہو ..وہ شائد نیچے سے ہی کسی سے لڑ کے ا رہی تھیں ....اگے عمر صاحب اپنی بیوی کی خدمت مین مشغول...
عمر اسے اٹھاو ...کب سے رو رہا ہے .. عمر ان کے کہنے سے پہلے ہی اس تک پہنچ چکا تھا اگے ہو کے اٹھایا ..حاشر بھی اس کے گلے میں بازو ڈال کے خاموش ہوتے اس کے کندھے پہ سر رکھ گیا تھا .. عمر اسے ہلکا ہلکا جھلا بھی رہا تھا...
عائزہ واپس مڑی..
ماما ...نشا نے روکا .. عمر کو بزی کر دیا اپ نے اکے بال بنائیں اب میرے ....مرر سے انہیں دیکھا..
مجھے اور بھی کام ہیں ...خود چھوٹی نہیں ہو...
وہ کہ کے باہر نکل گیئں..

نشا نے پھر خود بھی زحمت نہیں کی تھی بال بنانے کی بس ایسے ہی ایک طرف کر کے کھلے چھوڑ دیے ..ساڑھی کا بلاوز فل تھااور بازو نٹ کے مہرون کلر کے تھے ...پلو کے باڈر .....پہ بھی مہرون کلر کا کام ہوا تھا

دوسرے باکس مین نوز پن ہین دیکھ لیں ..وہ خود کو ائنے مین فائنل دیکھ رہی تھی جب ... عمر نے کہا

کیاااا سچ مین وہ جلدی سے دوسرا بکس کھولنے لگی واقع اس کے ندر بے شمار پینز اور .. نتھلیان تھی ..جسے پورے مال کی ہی اٹھا کے لے اے ہوں

..اب ان میں سے کون سی پہنوں ...پھر سے وہ ہی مسئلہ

.....ادھر دیکھائیں حاشر کو ابھی جھلا رہا تھا لیکن وہ سوچکا تھا

..یہ والی اٹھائ ...نظر سے اشارا کیا

...کون سی یہ والی نا سمجھی سے نشا نے اسے دیکھا

.. نہین نیچے والی

..یہ ..اب بھی غلط پہ ہی ہاتھ رکھا تھا

نہین یار ..یہ والی اب حاشر کو ایک بازو سے سنبھالتے دوسرے ہاتھ سے اسے نکال کے ...دی

..یہ پیاری لگے گی نا ...اسے دیکھتے پوچھا

..اپ پہ سب پیارا لگتا

اپ تو بس مسکے لگاتے ہیم .. مسکاتے اس نے ائنے کے سامنے کھڑے ہو کے نتھلی کی چٹکی سیٹ کی تھی .. پہلے تھوڑا سا درد ہوا تھا لیکن پھر نارمل ہو گیا .. نتھلی کا دائزہ اس کے ہونٹون کو ایک سائڈ سے کور کر رہا تھا .. بالوں مین ڈھیلی کر کے سیٹ کی ...اور واپس عمر کی طرف گھوم کے اسے دیکھائ .. کیسی لگ رہی...

بہت پیاری.....

سچ میں .....جی ہان بلکل...

اوکے .. پھر میں جوتے پہن لون نیچے چلتے ٹائم بھی ہو گیا.

..ہوں .. عمر نے ایک ہاتھ سے موبائل اٹھا کے جینز کی پاکٹ میں اڑیسا

..نشا بھی جوتے پہن چکی تو موبائل اور کلچ اٹھایا .....چلین

میرا کوٹ اٹھا لین .. عمر نے اسے کوٹ اٹھنے کا کہا ...نشا نے اٹھا لیا تو ..پھر اس کے نکلنے کے بعد عمر نے کمرہ لاک کیا .. حاشر سو رہا تھا اس کے کندھے پہ ہی ...نیچے ائے ..تو سب اودھم مچاتے تیار ہو رہے تھے ..... علی اور عثمان کا ریسپشن تھا اج

....حال میں پہنچتے بھی ایک بج گیا تھا ...لنچ ٹائم ڈھائ بجے کا تھا

شانزے اور فاطمہ نے سیم ساڑھی باندھی ہوئ تھی ..ردا اور عشا کی بھی ساڑھی ہی .. تھی ...اج سب نے ہی شائد ساڑھی کا سوچا تھ.ا ..روحی ماہی حرا رمشا نے بھی ساڑھی مطلب سب پلین تھا .. لیکن نشا کو کیون نہین بتایا گیا ...بعد مین پوچھوں گی سوچتے وہ عمر کے ساتھ گاڑی میں

بیٹھ گی

OOOOO

وہ ساری ایک طرف ہو کے پکس بنا رہی تھین حاشر المیر اور زوا بھی ایک طرف کھیل رہے تھے باقی بڑی خواتین اور مرد حضرات گیسٹس کے پاس تھے اور لڑکے اگے پیچھے ..سب چک کر رہے تھے

... تم لوگوں کو کیا ملا منہ دیکھائ مین ردا حرا اور رمشا سے پوچھ رہی تھی

ظاہر سی بات شوہر نے محبت ہی دی ہو گی ...رمیز اور زوہیب سے اور کسی چیز کی توقع .ہی نہیں کی جا سکتی ..پاس سے گزرتے علی نے ان دونون کو ٹونٹ کیا تھا ...جی نہیں

....بریسلٹ بھی دیا ہے

... غریب تو تم ہو ہو تم نے کچھ نہین دیا ہو گا شانزے کو

... حرا کی بات پہ شانزے نے نا محسوس طریقے سے ہاتھ کو چھپایا تھا

اویں جان بوجھ کے تنگ کرتا تم لوگ چھوڑو اسے ردا نے ان کو حوصلہ دیا ..اسے تو سب کی عادت ہو چکی تھی لیکن ان لوگوں کو ابھی کچھ ٹائم لگتا ..ویسے ان لوگون نے کون سا ان کے ساتھ رہنا تھا ..اپنے اپنے گھروں مین ہی ہوتیں..

اچھا چھوڑو ..روحی تم بتاو ...دلاور بھائ نے کیا دیا ...ردا کا رخ اب اپنی کیوٹ سی بھابھی کی طرف تھا...

کچھ نہیں ..بس اتنا کہ کے وہ خاموش ہو گئ..

کیا مطلب کچھ نہیں ....ایسا کیسے ہو سکتا ہے دلاور بھائ نے خود میرے سامنے پائل لی تھین ...

مجھے نہیں ملین ..اس نے رخ موڑتے آنسو چھپاے تھے...

یار مطلب کے حد ہو گئ ...مجھے لگا وہ سدھر جائیں گے ...میں مورے سے بات کرون گی وہ ہی سمجھائیں گی..

نہیں پیلز ردا بھابھی ...وہ ٹھیک ہو جائیں گے سامنے دیکھا جہان دلاور کھڑا اسی کو ہی دیکھ رہا تھا..

دیکھ لو یہ نا ہو بعد مین..---

اپ دعا کرنا اس نے اب کو دیکھا جو اداس سی شکل بناے اسے دیکھ رہی تھین...

...انشااللہ ٹھیک ہو جائے گا سب ..ہو جاے کی انڈرسٹینڈینگ اپ لوگون مین

...شانزے تم بتاو علی نکما تنگ تو نہین کرتا اور رونمائ میں کیا ملا

نہین تنگ نہین کرتا ....علی اور تنگ نا کرے ...ایک منٹ سکون کا سانس نہیں لینے

...دیتا ...وہ بس رونے لگی تھی

..ہائے میرا بچہ ..فاطمہ جو اس کی دوسری ماں تھی تقریبا جلدی سے خود سے لگایا

بس کرو ڈرامے نشا نے ٹوکا اسے تو پہلے ہی فاطمہ پہ غصہ تھا

.....اچھا رونمائ مین کیا ملا وہ تو بتاو

...یہ ..اس نے ہاتھ اگے کیا

...لگتا سیل سے لی رمشا نے علی کا بدلہ اس سے لیا

..جی نہیں ارٹیفشل تو ہے....لیکن کہتا خود کماے گا جب پھر اچھی لے کے دے گا

ویسے یہ بھی بہت پیاری ہے ...وہ جسے کیسی جزب مین بولی تھی ....ساری اس کی بات

...مین مسکرائین تھی

جی میرا بھائ چھوٹا ہے ابھی لیکن ہے بہت سمجھدار جو بھی وہ شانزے سے محبت تو سچ

میں کرتا ہے ...ان چیزو کا کیا ہے ....اج ہین تو کل نہین ...نشا نے سمجھداری سے

کہا---

پتا نہین لوگ سمجھداری کا مظاہرا کیون کر رہے ہین ماہی جو کب سے خاموشی سے بیٹھی موبائل کے ساتھ ان کو بھی سن رہی تھی حیران ہونے کی ایکٹینگ کی...

ہاہاہا ..ہاہاہا ...اہاہاہ ...بہت ہنسی آہی ...نشا نے اسے باقائدہ ہنس کے دیکھایا ...اچھا اب بس کرو جس کام کے لیے ادھر اے وہ بھی کر لو عشا نے بھی آخر ٹانگ اڑا ہی دی..

پھر وہ کافی دیر تک ڈیفرنٹ پوزیز مین پکس بناتی رہی تھین

OOOO

علی عثمان کے ولیمے کے بعد رمیز اور زوہب کا بھی بخیرو عافیت ہو گیا تھا آج ریسٹ کا دن تھا پھر کل دلاور کا ایک ادھر حیدراباد میں اور ایک اسلام اباد مین..

اج بھی وہ ہوٹل کے اسی روم مین تھے..

یہ تمہارے لیے لایا تھا ...کھانا ٹیبل پہ رکھتے اسے کہا ..مطلب کھا لینا ....وہ اس سے ناراض تھی ..بلکہ وہ لوگ راضی کب ہوے تھے..

مجھے بھوک نہین ہے واپس لے جائیں..

اچھا ...ٹھیک ہے ...مت کھاو ..وہ واپس جانے لگا تھا جب ویٹر بل بجا کے اندر ایا تھا...

سر اپ کا دوسرا روم تیار ہے آ سکتے ہین....

ہوون اوکے

روحی نے حیرانی سے دونوں کو دیکھا تھا .دلاور اس کے جانے کے بعد اس کے پاس ایا اور بازو سے پکڑ کے اٹھایا ....خود چینج کرو گی یا مین کرواون...

...کیا مطلب ہے اپ کا مین سمجھی نہیں

... سمجھ جاو گی ..پھر خود ہی کبڈ سے اینویلپ نکال کے اسے دیا اور چینج کرنے کا اشارہ کیا

....مین نہیں کرون گی ...وہ بھی ضدی تھی

...مین خود کروا دیتا ہوں ..اس نے اگے ہو کے اسکے گلے سے دوپٹہ نکالا تھا

..بے شرم انساان ....کہتے وہ اٹھا کے باتھ روم مین گھس گئ

چینج کر کے ائ تو ..خود کو مرر کے سامنے دیکھ کے جسے حیران ہوئ تھی پھولا سا ریڈ کلر کا فراک اس پہ بہت سوٹ کر رہا تھا..

چلین ..اس کے بازو سے پکڑ کے وہ باہر ایا ...دو پورشن اور اوپر کمرہ تھا جہان وہ اسے لایا تھا..لائٹس بند تھیں جو ان کے نے پہ روشن ہوئ تھیں..

یہ ...سب کیوں ....ہر طرف سوری کے کاڈز لٹک رہے تھے بیڈ پہ بھی پھولون سے سوری لکھا تھا حد ہے ویسے.

..دروازہ لاک کرتے دلاور نے روحی کی حیران شکل دیکھ کے سوچا

یہ سب کرنے کی کیا ضرورت تھی ....وہ پلٹی لیکن پیچھے کھڑے دلاور سے ٹکرا گئ ..اس کا سر اس کے سینے سے لگا تھا ..ایک دم سے پیچھے ہوئ لیکن دلاور اسے حصار مین لے چکا تھا ...پھر جھک .کے اسی گال پہ لب رکھے ....جہان تھپڑ مارا تھا ....سور...ی ...میری جان ..مسکا لگایا ساتھ مین

....ان رومینٹک انسان رومینس کرتے کنفیوز ہو رہا تھا

نا کرون تو ...ویسے اب روحی کا دل بھی کچھ نرم پڑا تھا ...تو ساری زندگی مار کھانی پڑے گی ..بے بسی سے کہا

اب ہاتھ لگا کے دیکھانا توڑ دون گی ... مسکراتے کیا ..اس کے لب ابھی تک اس کی گال پہ رکھے تھے ..

...چلو شکر ہے ... تم راضی تو ہوئین

...ہون لیکن اگلی دفہ کوئ گنجائش نہیں ملے گی ساتھ دھمکایا

اوکے ..ٹھیک ہے لیکن اب اگے کا کیا خیال ہے ... مسکراتی انکھون سے اسے دیکھا تھا ..روحی نے شرماتے اس کے سینے مین چہرا چھپا لیا

OOOO

دلاور کا ریسپشن تھا سب لوگ اج پھر ویسے ہی اودھم مچاتے تیار ہو رہی تھی ..اخر کار تیار ہو ہی گئین ..شام آٹھ بجے قافلہ حال پہنچا تھا ...اج روحی اور دلاور بھی بہت پیارے لگ رہے تھے ...الگ ہی روپ تھا روحی پہ جسے...

عمر وہ جو سٹیج سے عمر کو ڈھونڈتے اس تک ائ تھی ..وہ دابو کے ساتھ بیٹھا پتا نہیں کون سے راز و نیاز کی باتین کر رہا تھا ...حاشو لوگ کہان .ہیں ..اکے پوچھا..

بچے سارا ماما کے پاس ہی ہین اب...

اچھا ..وہ مڑنے لگی تھی کی اچانک غیر اردی طور پہ عمر نے اس کا بازو پکڑا تھا ..دابو نے مسکراتے نظرین پھیرین لیکن . مجل ہے جو عمر شرمندہ ہو ...پر نشا جسے سمٹ تھی..

سارا خون کلاي پہ آٹھرا ہو جیسے----

جی ..کیا بات ..اسے لگا کچھ کہنا ہو..

کچھ نہیں تھوڑی دیر کے لیے کہیں بیٹھ جائیں ہیل میں تھک جائیں گی ...کب سے دیکھ رہا اپ کو کبھی یہاں سے وہاں کبھی وہاں سے یہاں....

نہیں تھکی میں ..بس حاشو کو دیکھ لوں پھر بیٹھ جاوں گی ...بازو ابھی بھی عمر کے ہاتھ میں تھا ...اچھ جائیں ....جانے کا تو کہ دیا بازو چھوڑنا بھول گیا...

بازو .....انکھوں سے اشارا کیا اور لب بھینچ کے دابو کو دیکھا جو بڑی مشکل سے ہنسی روک رہے تھے اس کی جانے کی دیر تھی ..دابو کا جاندار قہقہ سب کو ان کی طرف متوجہ کر گیا تھا ..جبکہ عمر بالوں پہ ہاتھ پھیر کے رہ گیا ..ان کو تو کچھ نہین کہ سکتا تھا نا اب ....نشا جو حاشو کو اٹھاے واپس مڑی تھی ....سامنے حال کے دروازے پہ اس لڑکی کو کھڑے دیکھ کے ساکت ہوئ تھی .. عمر جو کچھ ہی فاصلے پہ تھا وہ بھی دیکھ چکا تھا ..لیکن نشا کا فا صلہ ماہم کی طرف کم تھا .. عمر تیر کی تیزی سے اٹھ کے ان کی طرف بڑھا تھا ..لیکن ...ماہم پہلے ہی اس کی گال پہ پسٹل رکھ چکی تھی

وہ جو دوسرے حال میں کسی اور کی شادی تھی وہاں ائ تھی غلطی سے اس حال مین اگئ ...اور وہاں اکے الٹا پھنس گئ ... لیکن گن جو وہ اپنے ساتھ رکھتی تھی اس کے کام اگئ..

عمر اپنی جگہ پہ رکا تھا کی جان سے پیارا بیٹا اور بیوی خطرے مین تھے ..اس کا اگلا قدم ان کے لیے جان لیوا بھی ثابت ہو سکتا تھا

سرخ چہرا لیے وہ مشتعل دیکھای دیتا تھا---- سرخ انکھیں اس پہ جماے وہ اس کی حرکت کا منتظر تھا----

احمد جو کسی کام سے حال سے باہر گیا تھا ...اندر کا منظر دیکھ کے شوکڈ ہوا....

اب درمیان مین ماہم نشا اور حاشر ایک طرف احمد اور ایک طرف عمر ....سارا حال ساکت

...تھا جیسے

..ماہم نے احمد کو ابھی تک نہین دیکھا تھا

لیکن احمد دور سے ہی عمر کی انکھ کی وہ زرا سی جنبش دیکھ چکا تھا .... عمر خود نا محسوس

طریقے سے اگے بڑھ رہا تھا ....احمد بھی چلتے ماہم کے بلکل پیچھے پہنچا ....حال میں موجود

لوگ نشا اور حاشر پہ تنی اس گن کو دیکھ رہے تھے ... عمر نے احمد کو پھر اشارہ کیا تھا

لیکن اس بار ماہم کو شک ہو گیا ....اس نے پیچھے مڑ کے دیکھا ...احمد کو دیکھتے اسنے ٹریگر

پہ زور بڑھا دیا ...لمحے کے ہزارویں حصے میں عمر نے ساکت زرد پڑتی نشا کو پکڑ کے اپنی

....جانب کھینچا تھا ...حال میں گولی کی اواز گھونجی تھی

...احمد نے جلدی سے اسے قید کرتے گن اس کے ہاتھ سے چھینی

اور اس کے ماتھے پہ رکھی ...اگر میں چاہوں تو تمہارا ابھی انکاؤنٹر کر دوں ...اور مجھے کوئ

...پوچھنے والا بھی نہیں ہو گا ....احمد کو اتنا غصہ ایا تھا ... عمر کو کتنا ایا ہو گا

کھینچتے حاشر جو اس کے کندھے سے لگا تھا وہ سرک کے اس کے پیٹ تک ایا تھا .. لیکن

اس نے اسے چھوڑا نہیں تھا ..پاس کھڑی عائزہ اب حاشر کو اٹھاے خاموش کروا رہی

تھیں ...اور نشا عمر کے ساتھ لگی جسے ابھی تک کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھی---اگر عمر اسے نا کھینچتا تو------

OOOOOO

تم یہ مت سمجھنا مین عورتوں پر ہاتھ نہیں اٹھاتا تو تم بچ جاو گی ....اس وقت عمر ماہم کا جبڑا دبوچے کھڑا تھا..کہنے کے ساتھ ہی مردانہ بھاری ہاتھ ماہم کے نرم گال انگلیوں کے نشان چھوڑ گیا----- وہ لڑکھڑا کے گری ---

ہا ہا ہا عمر عمر عمر ... تمہیں پتا یہ جو سارا ڈرامہ ہوا تھا شیرازی اور خرم والا ....اس سب سے میرا کوئ لینا دینا نہیں تھا ...ویسے میری زاتی دشمنی تو کسی سے بھی نہیں نا تم سے ....نا نشا سے اور نا تمہاری فیملی سے ....تو میرے خیال میں میری سزا بنتی نہیں ہے ہوں ... پچھلے کے لیے تو شائد میں تمہیں معاف کر بھی دیتا .... لیکن اج ...اج جو تم نے کیا ہے نا .....اس کے لیے تو نہیں چھوڑو گا---وہ جیسے دھاڑا تھا---

اج تو میں نے اپنی جان بچانے کے لیے سب کیا تھا ...اگر مین اسے نا پکڑتی تو میں خود پکڑی جاتی ...اور ایسا میں ہونے نہیں دینا ...کہتے وہ عمر کو دھکا دے کے باہر کی طرف بھاگی تھی ... عمر دھکا لگنے سے ہلکا سا پیچھے ہوا تھا ... لیکن اس کے ہاتھ میں جو گن تھی ...اس کا ٹریگر دبایا ماہم کے دروازہ پار کرنے سے پہلے ہی وہ زمین پہ گری تھی ...

تمہارا کیا خیال ہے تمہیں چھوڑ دوں گا ... تمہیں بھاگنے دوں گا .... چلتا اب وہ اس کے قریب ایا تھا جو تڑپ رہی تھی...

بس اتنا ہی کافی ہے تمہارے لیے ... اس کے پاس پنجون کے بل بیٹھا...

جب جب تم نشا کے قریب گئ اسے نقصان پہنچانے کیلئے تب تب میں ایسے ہی تڑپا تھا ... جان نکلتی محسوس ہو رہی ہے نا تمہیں ... مجھے بھی ایسے ہی جان جاتی محسوس ہوتی ہے....

اج تو تم نے میرے بیٹے پہ ... اب تو نہین چھوڑ سکتا تھا ... وہ اٹھ کھڑا ہوا پسٹل اسکے سینے پہ پھینکا---

اب ایسے ہی مرو--- طنزیہ ہنستا وہ باہر نکا ایا---کہ اب بس ماہم چند سانسیں اور لے سکتی تھی بس--

OOOOOO

ایک سال بعد......

بڑی عید انے والی تھی ... ان سب کا ارادہ مل کے حیدراباد حویلی میں ہی کرنے کا تھا....---

اسلام آباد سے روحی اور دلاور بھی آ رہے تھے ...ماہی کا بھی رشتہ طے ہو گیا تھا ..احمد کے دوست سے....

ردا بھابھی ...اپ کو اور کوئ کام نہیں ہے .....نشا فاطمہ اور شانزے بیٹھی ردا کو دیکھ رہی تھیں--فاطمہ بھا اکسپکٹ کر رہی تھی ---

جب کہ ردا ٹیوی پہ ایکسرسائز والا پروگرام لگاے خود بھی ساتھ ساتھ کر رہی تھی .. پچھلے چھ ماہ سے اس کا یہ ہی معمول تھا.....

کیا ہے نشا ... تم لوگوں کو بس مجھے ٹوکنے کے علاوہ کوئ کام اتا ..ایک وہ احمد جو ہر وقت طعنے دیتا موٹی ہو گئ ہو کم کھایا کرو ...یہ ...وہ ...اور تم لوگ...

حد ہے ویسے بھابھی .کہاں سے موٹی اپ ...احمد بھائ چیڑاتے ہیں بس اپ کو ورنہ اپ تو گول مٹول سی بہت پیاری لگتی ہین ..فاطمہ اور شانزے خاموشی سے ان دونون کو دیکھ رہی تھیں ...روز کا معمول تھا یہ بھی

نہیں یار ..اگر ایسا ہوتا تو روز نا کہتا ..احمد نے بھی اپنا ٹرانسفر کراچی کروا لیا تھا ...سو وہ زیادہ حویلی ہی پایا جاتا...

چھوڑیں نا بھابھی .... عثمان مجھے بھی تو کبھی کیا تو کبھی کیا کہتا رہتا ..اس کے خیال میں میں کبھی موٹی ہوتی جا رہی کبھی میری ہائٹ کم اور کبھی رنگ کالا ہو گیا ...پر میں تو کبھی ..ایسا کچھ نہیں کیا اپ تو بس شروع ہی ہو گئ ہیں

علی بھی مجھے طعنے دیتا جب سے اس نے آفس جوائن کیا ....حالنکہ میں .نے اس کا کتنا ساتھ دیا تم لوگوں کی باتین سنی پھر بھی ....شانزے نے بھی اپنا دکھڑا رویا---

نشا باری باری سب کی شکایتین سن رہی تھی اور ساتھ ساتھ لیز سے بھی انصاف کر رہی ... تھی

بس یہ نشا تم اچھی ہوو .. عمر بھائ کو گئے دو ماہ ہو گے چھوٹی عید پہ ہی اے تھے اس کے بعد ابھی تک شکل نہین دیکھائ..نا طعنے نا ٹینشن---- .ویسے ہوتے کہاں پتا ..کچھ ....ردا اب تھک کے بیٹھ گئ تھی

... عمر کے زکر پہ اس کی ہاٹ بیٹ مس ہوئ تھی

مجھے کیا پتا بھابھی ...میری اپنی کتنے دنوں سے بات نہین ہوئ حاشو بھی بہت مس کرتا ....ان کو .....چہرے پہ اداسی سی چھائ تھی

ماما ....حاشو اور زوا گر گے ہیں ....المیر بھاگتا ان کے پاس ایا تھا ...دو سال کا المیر اپنے ...سے کچھ ماہ چھوٹی زوا اور حاشو کا ایسے خیال رکھتا جسے کوئ ماں اپنے بچے کا رکھتی ہو

ابھی بھی باہر لان وہ بوا کے ساتھ گے تھے .. لیکن شائد بوا اگے پیچھے ہوئ ہون گی اور ...ان لوگوں کی شرارتیں شروع

وہ تینو باہر ائیں تو زوا اور حاشر کے کپڑے کیچڑ سے لتھڑے ..پھولوں کے گملوں کے اندر گھسنے کی کوشش میں شائد سب ہوا تھا ..اب حاشر تو اس کے اندر بیٹھ چکا تھا .. لیکن زوا ....اس سے بڑی تھی تو اس کے اند فٹ نہین آ رہی تھی

شاباش ہے ..افرین ہے تم لوگوں پہ ...کوی اور جگہ ملی نہیں ہو گی اپ لوگوں کو ...ردا ..نے اگے ہو کے حاشو کو گملے کے اندر سے اٹھایا ...جو مٹی سے ہاتھ بھی گندے چکا تھا نشا اس کے کپڑے لینے گئ تھی ..زوا کے کپڑے گندے نہیں تھے البتہ ہاتھ سارے ..مٹی سے بھرے

ادھر او ..زوا اپ بھی ..دونوں کو پکڑے وہ پانی تک لائ حاشر کو بے بی ٹب میں بٹھا کے زوا کے ہاتھ دھلواے .. عشا اور عائزہ بازار گئ تھیں زوا کو ان کے حوالے کر کے سو ...اب ان کی زمداری تھی وہ

شانزے حاشر کے پاس جا کے وہ بھی اس کے ساتھ مٹی والے پانی مین شڑپ شڑپ ...کر کے اسے ہنسا رہی تھی

ٹب خالی کر کے دوبارا بھر دو ..ردا نے اسے اواز دی ...شانزے نے حاشر کو نکالتے خود کو بھی گیلا کر لیا تھا ...نشا کے انے تک وہ اسے نہلا بھی چکی تھی ...لان میں پودون کو پانی دینے کے لیے لگے پائیپ سے وہ لوگ اپنا کام سر انجام دے رہی تھیں..نشا نے پھر حاشر کو کپڑے پہنا کے اٹھا لیا تھا ...زوا اور المیر دونون ساتھ ساتھ چہل قدمی کرنے ...مین مصروف ہو گے

حاشر ابھی سہی بول نہیں سکتا تھا ..المیر اور زوا البتہ توتلی زبان میں باتیں کرتے تھے

روحی لوگ کب پہنچیں کے ردا بھابھی ..فاطمہ نے موبائل بند کرتے پوچھا ..اب وہ چاروں ...لان مین پڑی چیئرز پہ بیٹھ چکی تھیں

...شام تک .. مورے بھی ساتھ آ رہی ہیں

.کیا ......نا کریں یار وہ تو اتنا ڈانٹتی ہیں ...کچھ بھی کرنے نہیں دیتیں

ہاہاہا .. شرم کر لو میرے سامنے میری ماں کی برایاں کر رہی ہو

نہیں برایاں نہیں کر رہے پر اپ کو پتا نا کیا کرتی ہیں وہ پچھلی دفعہ بھی جب آئیں تھیں ..دابو سے شکائت لگا دی تھی

ہاں تو تم لوگ بات مان لیا کرو نا ..کس نے کہا تھا ادھی رات کو اٹھ کے کچن مین اودھم ... مچاو

...ہوا کچھ یوں تھا ...دو ماہ پہلے وہ ائیں تھیں ادھر روحی کے ساتھ

تو یہاں سب لڑکیوں نے ادھی رات کو کچھ بنانے کا پلین کیا ہوا تھا ...لڑکوں کو نہیں پتا تھا ..لیکن پتا نہیں ان کو کیسے پتا لگ گیا ..ان لڑکیوں کے پہنچنے سے پے وہ لوگ پہنچ گے ...اور پھر ان کے جینون والے قہقھوں سے مورے کی انکھ کھل گئ اور پھر صبح ناشتے کے ٹیبل پہ ان سب کی پوری انکھیں کھلیں جب دا بو نے سزا کے طور پہ لڑکوں سے گاڑیوں کی چابیاں چھین لین ..پھر بچارے ایک ماہ تک بسون مین لٹک لٹک کے ...جاتے رہے تھے

یار ویسے حد ہے ..اتنی بھی سخت نہین ہے ..اب کیا وہ ائین بھی نا ....کیا

...مزاق کر رہی ہون یار سوری ..فاطمہ نے ناک چڑھائ

ہوں ...پھر اس کے بعد وہ لوگ کافی دیر وہین بیٹھی ادھر ادھر کی باتین کتتی رہی ... تھین

شام کو روحی اور دلاور کے ساتھ مورے بھی پہنچ گے ... عشا لوگ بھی 3 بجے ا گے ...تھے

..رات کو کافی دیر محفل جمی رہی تھی

OOOOOO

اگلے دن وہ سب لوگ فارم ہاوس پہنے ...سنڈے تھا تو سب گھر ہی تھے بڑے بھی سب لوگ تھے....

یار کرکٹ کھیلتے ہیں ..یہ علی کا مشورہ تھا اور سب مان گے تھے ....رمیز اور زوہیب کو بھی بلا لو ... عثمان نے کہا ...اب وہ سارے لوگ تیار تھے تمام مرد ایک طرف اور تمام لڑکیاں ایک طرف..

نشا عشا ردا فاطمہ شانزے روحی حرا ماہی اور رمشا کے ساتھ ساتھ عائزہ بھی ان کی ٹیم مین شامل تھیں...

دوسری طرف احمد اسد علی عثمان زوہیب رمیز دلاور اور چھوٹے پاپا..

لڑکے کم تھے لیکن بقول ان کے یہ ان کے بائین ہاتھ کا کھیل ہے وہ کم ہو کے بھی ان کو ہرا دیں گے..

اب مسئلہ کپتانی کا تھا....

جو ردا اور احمد کو بنایا گیا....

مین نے بنا ہے لرگز کا کپتان ...نشا نے کہا ...اپ اس راؤنڈ کے لیے کوالی فائد نہین ہیں مس اپ پھر کبھی ٹرائے کیجیے گا ..یہ احمد تھا...

..کیوں کیوں ..کیوں نہیں ہو احمد بھائ ..مجھے نہین پتا
..وہ رونے لگی تھی
یار کپل کا ہونا لازمی اور عمر بھای تو ہین نہین اگر ہوتے تو بھی کون سا انھون نے
..ہمارے ساتھ کھیل لینا تھا
. .اچھا اگر وہ ہوے تو اپ لوگ بنا دو گے مجھے وہ خوشی سے اچھلی تھی
...ہاں بنا دیں گے ...ویسے عمر بھائ نے انا ہے تو نہین
نشا نے وہین کھڑے کھڑے عمر کو فون ملایا ...جو تیسری .بیل پہ رسیو ہو گیا تھا .. عمر جو
ابھی بس نکلنے لگا تھا ..کوٹ اور چابیان اٹھاتے فون کان سے لگایا اور افس کا دروازہ بند
..کیا
جی اسلام علیکم ..واعلیکم سلام .. عمر کہان اپ ....جلدی سے آ جایں---رونے کی
...ایکٹینگ کرتے جلدی سے پوچھا
بس ابھی نکل رہاں ہون کیون خیریت....وہ پریشان ہوا---
..اپ بس جلدی سے فارم ہاوس ا جائین ابھی کے ابھی پلیز
..سب ٹھیک ہے نا-----
..نہین کچھ بھی ٹھیک نہین ہے اپ بس فارم ہاوس پہنچیں دس منٹ تک

اوکے اوکے اتا ہون مین ..اپ بس ریلکس رہیں ...اس کی روتی اواز پہ وہ فکر مند ہوا
...تھا

....بس اب وہ ا رہے ہیں فون بند کرتے وہ خوشی سے بولی تھی
...ا جاین لیکن کھیلین گے نہین دیکھ لینا
...اویں نہیں کھیلین گے ...مین کھون گی تو لازمی کھیلین گے ..ناز سے کہا
....اچھا چلو دیکھتے
بچے اندر کھیل رہے تھے ..ادھے گھنٹے میں عمر جب پہنچا تو وہ بھاگ کے اس کے پاس
ائ تھی ...شکر اپ ا گے ..مجھے لگا تھا نہین آئین گے ...اس کے ہاتھ کو پکڑتے
..مسکاتے کہا
اپ کہتی اور مین نا اتا ..اس کے گال کو ہلکا سا مس کرتے وہ لوگ چلتے سب کے پاس
پہنچے تھے ..دابو بڑے پاپا سارا اور بسما جو چئیر پہ بیٹھے تھے ایک سائڈ پہ ان سے مل کے وہ
..ینگ پارٹی کے قریب ایا
...لو اگے اب ہم لوگ کپتان...نشا نے جلدی سے کپتان بنے کا علان کیا
مطلب---عمر نے نا سمجھی سے اسے دیکھا---
ہم کرکٹ کھیل رہے تو اپ بھی کھیلیں گے---

نہیں نشا میں تھک چکا ارام----

اوکے نا کھیلیں---ناراضگی سے وہ پیچھے ہوی----

اوکے چلیں ---وہ اسے اب ناراض تو کر نہیں سکتا تھا نا---

پھر ان دونوں کو ہی کپتا بنایا گیا

..پھر ٹاس ہوا جو لڑکے جیت گے انہون نے پہلے باولنگ کا فیصلہ کیا تھا

سب سے پہلے روحی اور حرا ائ تھیں ..ایمپائر کا فریضہ بڑے پاپا اور دابو سر انجام دے رہے تھے...

...جبکہ سارا لڑکوں اور مورے اور بسما لڑکیوں کے ساتھ تھیں

...باولنگ کے لیے پہلے اؤور عثمان نے کروانا تھا

..میچ سٹارٹ ہوا

...پہلے دفہ بال مس ہوئ دوسری دفہ اوٹ

..بس ایسے ہی ہوتے رہو ..اوٹ ہم لوگ ایسے ہی جیت جائین گے ..اسد نے کہا

....بس کرو ابھی .سٹارٹ ہوا ہے ہم لوگ جیت جایں گے دیکھنا یہ عشا تھی

..چلو دیکھتے ہیں

اب ماہی ائ تھی ..ان لوگوں نے مل کے اٹھارا سکور بنائے تو حرا اوٹ ہو گئ پھر شانزے ائ ان کی پاٹنر شپ بھی اچھی رہی وہ لوگ پچاس تک ہی ساتھ رہ سکے شانزے بھی اوٹ ..

نکسٹ رمشا اور ماہی کی بس تھوڑی دیر ہی چلی ماہی اوٹ ہوئ تو ردا ائ ..اب دوسری طرف اسد باولنگ کروا رہا تھا...

اووٹ ..ا

آوٹ

آوٹ ...ردا نے بلا گھمایا تو وہ بال کی بجائے وکٹ سے جا لگا ..سو ایک اور آوٹ ...نیکسٹ عشا ...ان دونوں نے مل کے مسان دو اور سکور بنائے تھے کے عشا کیچ اوٹ ہو گئ ..

اب نشا کی باری تھی اور باؤلنگ کے لیے عمر ایا تھا ...وہ بیٹ پکڑے اس کے پاس سے گزری ...

سنیں ...اس کے پاس جا کے رکیاور روب دار انداز مین بلایا ...

جی عمر نے مسکراہٹ چھپائی ..

ارام سے با کروانی ہے ...اوکے ....انکھون سے سختی سے باور کروایا ..

ہممم .اوکے .. عمر اپنی جگہ پہ ایا .

نشا نے بیٹ زمین سے ٹک ٹک کرے ے ہوا مین لہرا کے اپنی امد کا بتایا اپنی جگہ سنبھالی ...

عمر نے پہلی بال ارام سے ہی کرائ تو جو اس نے ایزی لی پک کرتے چوکا لگیا تھا ..

رنز میں اضافہ ہوتے 64 تک پہنچا ...

اگلی بال بھی ارام سے تھی اس پہ وہ لوگ دو رنز بنا گے تھے ....

اس دفہ عمر نے مسکراتے تھوڑی تیز بال کروائ لیکن اس نے بیٹ سے اسے ہوا میں اچھال دیا تھا ..بال دوبارا عمر کے ہاتھوں میں آ رہی تھی .اور نشا کا دل دھک دھک کے آؤٹ ہو جانا ...

پر عمر نے کیچ ڈراپ کر دیا تھا ..لڑکوں نے شور تو مچایا پر عمر کے سامنے کس کی چلنی تھی ..

ابھی بیٹنگ کے لیے رمشا سامنے تھی .. عمر نے اسے فاسٹ بال کروائ تھی جو سیدھی ویکٹ کو اڑاتے ہوے دور گئ تھی ...

نشا نے مڑ کے پاس کھڑے عمر کو ہونٹ بھینچتے غصے سے گھورا ...

اس کے بعد عائزہ ائ تھیں ...

ان کو بھی عمر نے ارام سے ہی بال کروئ تھی کہ ساس جو تھین ...

.ایک رنز کے بعد اب پھر نشا اور عمر امنے سامنے تھے

سپیڈ سے بھاگتے عمر نے قریب آ کے اتنی سلو بال دی تھی کے نشا تک ہی وہ ماساں پہنچی...

..اپ جان بوجھ کے کر رہے نا وہ اس کی سیاست سمجھتے چیخی

.... نہین سچ مین نہین ..انکھ دباتے اسے تپش دلا گیا تھا

..ایک رنز کے بعد وہ اس کے ساتھ کھڑی تھی بیٹینگ سیٹ پہ عائزہ ماما تھیں اب

اپ کو بعد میں میں بتاون گی ... عمر کو کالر سے پکڑتے دھمکی دی ..سب نے ان دونوں کو دیکھا تھا..

ادھے گھنٹے کی بریک کے بعد اب لڑکوں کی بار

..... تھی ....سب سے پہلے احمد اور عمر بیٹنگ کے لیے اے

ادھر سے بالنگ کے لیے فاطمہ ائ تھی بیٹنگ اسے ماما نے نہیں کرنے دی تھی کے بال غلطی سے لگ جاتی تو---...

....اور پہلی ہی بال پہ چھکا

کوئ بات نہین کوی بات نہیں ...پہلی بال ہے اگے نہیں بنانے دیں گے ...بسما نے مورے کو تسلی دی...

...اگلی بال پہ چوکا ...مارنے والا عمر تھا

....حد ہے ...دو بالوں پہ وہ دس بنا چکے ہیں ...ردا چیخی تھی

باری باری سب نے ایک ایک اور بالنگ کی ...اور اب نشا کی باری تھی ...کیپ سیدھی کرتے وہ بال کو گھماتے پیچھے گئ تھی ....بلا احمد کے ہاتھ مین تھا ...بھاگتے اس نے بال کروائ ..جو بغیر ٹپہ کھاے سیدھا بیٹ سے ٹکرائ تھی اور بال ہوا میں ...اب اسے کیچ کرنے کے لیے تین روحی حرا اور شانزے بھاگی تھیں ..اور تینون نے ہی ایک دوسرے کے اسرے پہ ڈراپ کروا دیا ....ایک تو بال غلط کروای تھی اوپر سے اوٹ کرنے لگی تھیں----

عمر اور احمد رنز لیتے جگہ چینج کر چکے تھے ...اب عمر نے نشا سے ٹکرانا تھا ...بال پکڑے وہ عمر کو دور سے ہی گھورتے بھاگتی آ رہی تھی اور پاس آ کے سلو بال دی جو بمشکل عمر نے اگے ہو کے ٹچ کی تھی بلے سے ... تھوڑا سا ہی فاصلے پہ جانے کی وجہ سے وہ لوگ ....رنز نہیں لے سکے تھے

نیکسٹ بال ...نشا نے سہی کروائ تھی بقول لڑکون کے ...کیوں کہ اس پہ دوبارہ سے ...چھکا لگا تھا

عمرررر ....اب اپ نے رنز بنائے نا تو مین چھوڑون گی نہین ...نشا نے سب کے سامنے

... غصے سے دانت بھینچتے اسے دھمکایا تھا

اور عمر نے بھی انکھون سے جو حکم کا اشارہ دے دیا ... لیکن اس کی کسی دھمکی کو سیریس

نہیں لیا---

پھر بھی وہ لوگ ادھے اورز مین ٹارگٹ مکمل کر چکے تھے وہ بھی بغیر کسی کے آوٹ ہوے

اچھا بتا لینا پر ابھی تو اب کے سامنے .اسے جگہ کا احساس دلایا اس کی انکھیں مسلسل

مسکرا رہی تھیں ...70 تک کا ان لوگوں نے ٹارگٹ دیا تھا ..جو آرام سے دو لڑکون نے

.ہی مل کے بنا لیا. .وہ لوگ ہار گئ تھیں

پر ٹریٹ وہ جیتنے والوں سے ہی لے رہی تھیں----

..

بچو کو بھی دیکھ لو کیا کر رہے .بسما نے ردا کو اشارا کیا تھا ..اب وہ سب تھک کے بیٹھے

..تھے

ردا ان تینوں کو باہر لے کے ائ حاشر جو المیر اور زوا کے پیچھے چھوٹے چھوٹے قدم لے

.کے چل رہا تھا

عمر کی جھلک دیکھی پھر تھوڑا سائڈ پہ ہو کے وہ فل سپڈ سے بھاگتے عمر کے پاس ایا تھا .. عمر نے بھی اسے اٹھانے کے لیے وہیں سے باہیں پھیلائ...

ع ....ع . عمر ....حاشر خوشی سے حاشر چیخا تھا ...سب اس کے عمر کہنے پہ ساکت ہوے تھے ...پہلا لفظ جو اس نے کلئیرلی کہا تھا وہ عمر تھا..---

نشا نے منہ پہ ہاتھ رکھا ...حاشر اب عمر کے گلے لگا جیسے اس کے اندر سما جانا چاہتا تھا اتنے دن بعد ملنے کی خوشی جیسے اس سے سنبھالی نہیں جا رہی تھی----

عمر کی انکھ سے ننھا سا قطرہ نکل کے گربان میں جزب ہوا ----اس کے جگر کے ٹکڑے نے سرشار کر دیا تھا اسے ---نشا جو اسے ماما کہنا سکھاتی تھی---اور باقی بابا---لیکن اس نے عمر کہہ کے سب کو شاکڈ کیا تھا----

تھوڑا سا اگے ہو کے پاس بیٹھی نشا کو بھی حصار میں لیا ...ان کی چھوٹی سی اپنی فیملی مکمل تھی....

سب کی خواہش تھی کہ "بابا" کہے وہ...

لیکن میرے بیٹے نے "عمر" کہا پہلے

....

ختم شد